فیوضِ طلسمات

مصنف و مؤلف

سید فیض احمد شاہ بخاری

مکتبہ روحانی آئینۂ قسمت
کاشانۂ زنجانی 125 ڈی۔ گلبرگ 2
نزد مین مارکیٹ۔ لاہور۔ کوڈ 54660

فیوضِ طلسمات

تصنیف و تحقیق

سید فیض احمد شاہ نقوی البخاری

روحانی و جسمانی عامل

مکتبہ آئینہ قسمت

کاشانہ زنجانی، D-125، گلبرگ 2، حضرت سیدؒ میراں حسین زنجانی روڈ نزد مین مارکیٹ، لاہور

پیش لفظ

دنیائے طلسمات کا موضوع صدیوں پرانا ہے۔ عجائبات دنیا میں اہرام مصر بحیثیت خود ایک طلسم آج بھی دنیا کی توجہ کا مرکز ہیں۔ اس علم کے عروج کی عظیم الشان داستانیں آج تاریخ علوم مخفیہ کا ایک حصہ ہیں۔ دنیا میں آج بھی ماہر طلسمات موجود ہیں مگر ان کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ پیش نظر کتاب کے مصنف ماہر روحانیات و طلسمات سید فیض احمد شاہ نقوی البخاری بھی ہیں۔ بخاری صاحب جو میرے مرحوم والد بزرگوار منجم اعظم الحاج سید ناظر حسین شاہ زنجانی کے دیرینہ رفیق، دوست، ساتھی، جانی اور ہمدم ہیں۔ آپ کی علمی و روحانی بصیرت نصف صدی پر محیط ہے۔ روحانی علوم کو توہمات کا درجہ دینے والی میڈیکل سائنس جب جنات و آسیب اور سحر و جادو کے اثرات کے سبب پیدا ہونے والی پریشان کن اور تکلیف دہ عوارضات کی تشخیص سے عاجز آ جاتی ہے تو بالآخر روحانیات کی طرف رجوع کرتے ہیں اور جام شفا پاتے ہیں۔ میں از خود کئی ایسے ڈاکٹر حضرات کا علاج کر چکا ہوں جو نظر بد سحر و جادو سے متاثر تھے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ دوا بھی انہیں آرام و سکون نہ بخش سکی مگر جب انہوں نے کلام اللہ سے اپنا روحانی علاج معالجہ کروایا تو حیرت انگیز طریقے سے انہیں شفا نصیب ہوئی۔

آجکل کی نفس پرست دنیا میں جہاں دن دہاڑے قتل و غارت گری ایک محبوب مشغلہ بن گئی ہے وہاں برصغیر پاک و ہند کے علاوہ یورپ، امریکہ، مشرق بعید کے بعض مخصوص علاقوں کے گلی کوچوں میں معمولی معاوضہ کے عوض کالا جادو کر کے دشمن کی ہلاکت، بیماری کے لیے جادو کروانا بھی ایک مشغلہ کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ ایسے سیاہ بخت لوگ یہ نہیں سوچتے کہ انکا دنیا آخرت میں انجام کیا ہوگا۔

قبلہ بزرگوار سید فیض احمد شاہ صاحب نے زمانے کی نبض شناسی کے بعد جہاد فی سبیل اللہ شروع کرنے کا اعلان فرمایا اس میں سید صاحب نے مجھ گنہگار شاہ زنجانی ثانی کو بھی شامل جہاد کا شرف بخشا۔ بخاری صاحب کی فراخی علم کی بدولت آپ فیوض طلسمات کے مطالعہ سے بہ آسانی اپنے اردگرد ہونے والے کالے علم سحر و جادو، بیماری، ہلاکت، دشمن کے گھر برسائی جانے والی خونی بارش کی حقیقت اور اس کی تشخیص کے علاوہ اس کا روحانی تدارک یعنی توڑ جان جائیں گے۔ فیوض طلسمات کے مطالعہ سے کوئی دشمن آپ یا آپ کے کسی عزیز یا دوست کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ پائے گا۔ جب فرعونیت بڑھ جاتی ہے تو ہر زمانے میں اللہ کسی موسیٰؑ کو نامزد کرتا ہے۔

فیوض طلسمات کے مطالعہ سے آپ ایک قلبی سکون محسوس کریں گے۔ آج کے دور میں ایسے کسی ایک عمل کا بھی حصول مشکل ہے جبکہ سید صاحب نے اپنے علم کے خزانے آپ کے لئے کھول دیئے ہیں۔ آپ تجربہ کی کسوٹی پر کسی ایک عمل کو بھی پرکھ کر بے اختیار کہہ اٹھیں گے کہ یہ کتاب لاکھ روپے میں بھی سستی ہے۔

بطور جہاد شائع ہونے والی یہ کتاب بے شک آپ تک مفت پہنچتی مگر وطن عزیز پاکستان میں جس طرح پچھلے چند برسوں میں ۴۰۰، ۵۰۰ فیصد کاغذ کی قیمت میں اضافہ ہوا ہے۔ ایسا اضافہ تو سونے میں ہوا ہے اور نہ ہی گندم میں ہوا ہے۔ لہٰذا اس کی قیمت کو ہدیہ جانیں۔

آخر میں سید صاحب کی درازی عمر، صحت و سلامتی کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں روحانیات کی مزید خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سید انتظار حسین شاہ زنجانی
چیف ایڈیٹر آئینہ قسمت لاہور
۱۱۔ جولائی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم !

طلوع

علم، ارباب علم و فن کے نزدیک حجاب اکبر کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ حجابِ اکبر سے مراد ایسا بھید ہے جس کے اسرار و رموز کو جاننا اور سمجھنا عامۃ الناس کا کام نہیں ہے بلکہ علم کا آغاز وحیٔ الٰہی سے ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کے قلب نبوت پر ملائکہ سے علمی مقابلہ کے وقت بطور معجزہ کے ہوا۔ مرکز و مبداء علم خدائے حقیقی کے بعد وارثانِ علم و حکمت، انبیاء و مرسلین جیسی پاکیزہ و مقدس جماعت کے افراد کو ہی قرار دیا جاتا ہے انہی ہادیانِ دینِ خدا تعالےٰ کے ذریعے علم کی روشنی پھیلی۔

علمائے طلسمات و روحانیات نے جملہ علوم مروجہ اور غیر مروجہ کو منجانب خدائے تعالےٰ مانتے ہوئے تمام علوم و فنون کو کتب اربعہ اور صحائف سماویہ سے استنباط شدہ حقائق پر مشتمل تسلیم کیا ہے۔ حضرت ابوالبشر کی اولاد میں سے ہابیل و قابیل علم و حکمت نبوت کے وارث و امین بنے۔ چونکہ خدائے بزرگ و برتر نے انسان کو اپنے تمام افعال پر قدرت دے کر خلق فرمایا ہے۔ اچھائی برائی کی تمیز سے نوازا عقل و خرد کے زیور سے آراستہ کر کے نفع و نقصان میں فرق پیدا کرنے کی قوت بخشی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قابیل اسرار و رموز علم کو قتل و غارت کی میزان پر تولنے لگا۔ جبر و ظلم اور مکر و فریب کی قوت کے مقابلہ کے لیے ہابیل نے اپنے ورثہ علم کو نیکی و تقویٰ، رشد و ہدایت اور اس کے حقیقی استعمال کے میزان پر تول کر اپنی جان دے دی۔

ہابیل و قابیل دونوں حضرت آدمؑ کے بیٹے ہیں، دونوں کا خون ایک ہے، باپ کی وراثت میں دونوں برابر کے حصہ دار ہیں۔ لیکن ظلم و عدل، حق و باطل اور نیکی و بدی کے اعتبار سے اپنے اپنے طور پر جدا جدا راستوں پر چل نکلے

علم چونکہ حجابِ اکبر ہے اس لیئے اگر کسی کی عقل و خرد پر اس کے ذاتی اغراض و مقاصد کی سوچ کی قوت غالب آجائے تو علم کا استعمال اس کے ہاتھوں میں ظلم کی تلوار بن جاتا ہے اور اگر ذاتی خواہشات کی تکمیل کے ساتھ مفادِ عامہ بھی وابستہ ہوں، علم کا حجاب جس کے دل و دماغ پر سکون و امن اور محبت و پیار جیسی آفاقی قوت کا نشان بن کر اُبھر جائے تو اس کے لیئے علم ظلم و جبر کی قوتوں کو مٹانے والی سیفِ نامدار بن جاتا ہے۔

آدمؑ اور ابلیس لعین کے مقابلہ کے وقت جہاں خدائے بزرگ و برتر جیسی ہستی کے سامنے ابلیس لعین نے اس کی مخلوق کو گمراہ اور ضلالت کی اتھاہ گھاٹیوں میں اُتار دینے کی قسم کھائی تھی وہاں خدائے لم یزل نے آدمؑ کو تاجِ خلافت سے نواز کر ابلیسی قوتوں کے مقابلہ کے لیئے رُوحانی قوتوں کا وارث و امین بنا کر بھیجا۔ آدمؑ و ابلیس، ہابیل و قابیل، موسیٰؑ و سامری اور ابراہیمؑ و نمرود، یہ تمام تر طاقتیں رحمانی و شیطانی دو قوتوں میں تقسیم ہیں۔ ان کی جنگ روزِ اوّل سے جاری ہے اور ابدالآباد تک جاری رہے گی۔

ہمارا موضوع چونکہ ابلیسی قوتوں کے متعلقہ علوم و فنون اور ان کی مددگار قوتوں کے مقابلہ کے لیئے علوم رُوحانیہ کی تبلیغ و اشاعت ہے اس لیئے ہم اپنی زیرِ نظر تصنیف "فیوضِ طلسمات" میں سحر و جادو ارواحِ خبیثہ یعنی جنات و شیاطین کے ہاتھوں مبتلائے مصیبت و آلام، درد و غم میں جکڑے ہوئے، بیمار و پریشان مالی و معاشی طور پر الجھے ہوئے، ذہنی اور جسمانی طور پر مفلوج اور شیطانی قوتوں کی دست و بُرد کی وجہ سے جیتے جی مر جانے والے حالات کے ستائے ظلم رسیدہ لوگوں کے لیئے ان کی مشکلات کا رُوحانی حل پیش کرتے ہیں۔ اس لیئے زیادہ تفصیل کی بجائے ان تمہیدی و تسدیدی کلمات کے بعد کتاب کے مختلف ابواب کی ترتیب و تقسیم کو بیان کرتے ہیں۔

ہماری یہ کتاب چار مختلف ابواب پر منقسم ہے۔

- **باب اوّل:** سحری و آسیبی امراض کی تشخیص پر مشتمل ہے اس لیئے اس باب کا نام تشخیص الامراض رکھا گیا ہے۔

- **باب دوم:** سحر و جادو کی قوتوں کے دفع کرنے، جادو کی حاضری اور اس کے رُوحانی علاج کا جامع ہے۔ اس اعتبار سے اس باب کو علاج السحر کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔
- **باب سوم:** آسیب و بلیّات کے علاج اور ان کے دفعیہ کے اعمال و وظائف پر مرتب ہے۔ جسے باب علاج الخبائث کے نام سے لکھا گیا ہے۔
- **باب چہارم:** سحر و آسیب اور رُوحانی امراض کے مشترکہ علاج کے حقائق کا حامل ہے۔ جسے نافع الامراض کے نام سے بیان کیا گیا ہے۔

بابِ اوّل

تشخیص الامراض

باب تشخیص الامراض کو دو فصلوں میں تقسیم کر کے بیان کیا جاتا ہے۔ فصلِ اوّل میں سحر و جادو کی ابتدائی تاریخ، سحر و جادو کے اثرات اور اسکے متعلقہ موضوع کی تفصیل کو بیان کیا گیا ہے۔

فصلِ اوّل:۔ مورخ سحر و طلسمات واصل ابنِ عطاء بغدادی اپنے مصحف میں رقمطراز ہے کہ سحر کے معنی وسوسہ و خیالات کی پراگندگی کے ہیں۔ لُغت میں اگرچہ سحر سے مراد نہ سمجھ میں آنے والی نقصان دہ قوت ہے (اصطلاحی) طور پر بھی سحر سے مراد ایذا دہندہ طاقت ہے۔ لغوی اور اصطلاحی طور پر سحر کا مفہوم انہی معنوں میں ہی مستعمل ہے۔ بغدادی کے نزدیک مخفی طور پر وسوسہ پیدا کرنے والی قوت جسے وہ سحر کا نام دیتا ہے کسی اعتبار سے بھی سحر کے لغوی و اصطلاحی مفہوم سے متصادم نہیں ہے بلکہ سحر کے جس اعتبار سے بھی معنی لئے جائیں وہ تقریباً ایک ہی حقیقت کی واضح نشاندہی کرتے ہیں اور وہ حقیقت یہ ہے کہ سحر انسانی زندگی کے متعلقہ حالات میں پریشانی پیدا کرنے والی قوت کا نام ہے۔ مصحفِ بغدادی کے مطابق سحر و جادو کے حقائق کی اوّلین بنیاد نفرت و عداوت کے عملیات پر مشتمل ہے۔ بغدادی کے اس نظریہ سے اس فن کے علمائے سلف و خلف نے بھی اتفاق کیا ہے کیونکہ منبعِ علوم و فنون قرآن مجید میں بھی جادو کی ابتدائی حقیقتوں کا جو بیان ملتا ہے اس میں ہاروت و ماروت کے واقعہ میں یہ صاف طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بابل کا وہ کنواں جس میں یہ دونوں فرشتے عذابِ الٰہی کا شکار ہو کر مقید کر دیئے گئے ہیں وہاں پر سحر و جادو کی تعلیم کے لئے آنے والے لوگوں کو یہ دونوں فرشتے پہلے تو سحر کی تعلیم حاصل کرنے سے منع کرتے لیکن جب وہ یہ دیکھتے کہ اتمامِ حجت کے بعد بھی لوگ سحر کی تعلیم پر بضد ہیں تو وہ

ان لوگوں کو ابتدائی سحر کی تعلیم کے لئے میاں و بیوی کے درمیان نفرت کرنے کے عمل کی تعلیم دیتے۔ سحر کی تعلیم کا یہ ابتدائی دور تھا جس کے بعد اس فن کی باقاعدہ اشاعت کے راستے ہموار ہوتے چلے گئے۔ اور ضروریات زندگی کے مطابق ہر شعبۂ زندگی کے متعلقہ حالات و واقعات کے منفی نتائج پر مشتمل سحری عملیات کے حقائق مرتب و مدوّن ہوتے چلے گئے۔

قارئین کتابِ ہٰذا کے لیے ان کی معلومات اور دلچسپی کی خاطر سحری موضوع پر ملنے والی قدیم ترین کتب سے ہاروت و ماروت کے تعلیم کردہ ابتدائی سحری اعمال کو جو زیادہ تر سریانی زبان میں پائے جاتے ہیں درج کیا جاتا ہے۔ تاکہ سحر کے دورِ اوّل کے حقائق کو باقاعدہ سمجھنے میں مدد مل سکے۔ مصحفِ بغدادی میں میاں و بیوی کے درمیان نفرت پیدا کرنے کے لیئے جس طلسماتی عمل کو درج کیا گیا ہے اس کے کلمات و اشکال کی صورت درجِ ذیل ہے:۔

قَشَمَ قَادَقْ هَتَاهَتُ مَرَةَ نَوا ةَ هَشَهَشْ دَدُقْ
دَقُيَا بَيَا هَوُهَيَا تَاه

ان سریانی زبان پر مشتمل الفاظ و حروف میں میاں و بیوی کے درمیان نفرت پیدا کر دینے والی تاثیر کو تسلیم کیا گیا ہے۔ بغدادی کہتا ہے کہ عامل اپنے مطلب کے لیے جن دو میاں و بیوی کے درمیان نفرت پیدا کرنا چاہتا ہو۔ ان دونوں کے جسم کے پہنے ہوئے کپڑے، سر کے بالوں یا پھر فرضی تصویروں پر اس طلسماتی عبارت کو ان کے ناموں کے حروف کے اعداد کے مطابق پڑھ کر پھونک دیتا ہے اور ان چیزوں کو جلا کر ان کی راکھ یا تو ان دونوں کو کھلا پلا دی جاتی ہے یا ان کی جائے رہائش میں پھینک دی جاتی یا پھر ان کے جسموں پر ڈال دی جاتی۔ تو اس عمل کے نتیجہ میں دونوں کے درمیان پائی جانے والی محبت و الفت ختم ہو کر نفرت و دشمنی کا دَور شروع ہو جاتا۔ اگر عامل کا مقصد محض دونوں کے درمیان ذہنی نفرت پیدا کرنا ہی ہوتا تو پھر ایک مرتبہ کے عمل پر ہی اکتفا کر لیا جاتا اور اگر نفرت و عداوت کو طلاق تک پہنچانا مقصود ہوتا تو اس کے لیئے عامل اس عمل کو مسلسل سات بار بجا لاتا جس کے بعد یقینی طور پر عامل کے مدعا کے مطابق میاں و بیوی کے

درمیان طلاق واقع ہو جاتی۔

بغدادی اس طلسم کے درج کرنے کے بعد تحریر کرتا ہے کہ سحر کا موضوع نفرت و عداوت ہے کہ سحر کے مقابل میں ایسا علم موجود ہو جو سحری نفرت و عداوت کے طلسم کو توڑ کر محبت و اتحاد کو برقرار رکھے تاکہ مخلوقِ خدا محض نفرت اور عداوتوں کا شکار ہو کر تباہ و برباد نہ ہوتی رہے بلکہ ظلم کے ساتھ اس کا مقابلہ کرنے کی قوتیں بھی صف آرا رہیں۔

بغدادی کہتا ہے کہ ہاروت و ماروت کے اس تعلیم کردہ نفرت و عداوت کے سحر کے علاج کے طور پر علمائے مخفیات و روحانیات نے جو اعمال ترتیب دیئے ہیں ان کے مطابق اس طلسمانی عبارت میں موجود ہر نقطے کے ساتھ (ئیل) کا اضافہ کر دیا جائے تو نفرت و عداوت کا یہ عمل میاں و بیوی کے درمیان ابدی محبت و پیار کا لاریب عمل بن جاتا ہے۔ بغدادی رقمطراز ہے کہ اگر عامل کے پاس میاں و بیوی کے درمیان نفرت کا کوئی مسئلہ درپیش ہو تو نفرت و عداوت کا سبب کچھ بھی ہو۔ اس کے لیئے ذیل کی عبارت کو جو (ئیل) کے اضافہ کے ساتھ نفرت و عداوت کی عبارت پر ہی مشتمل ہے کاغذ پر تحریر کر کے عبارتِ عمل کو پانی سے محو کر کے دونوں میاں و بیوی کو پلا دی جائے تو ان کے درمیان واقع ہو جانے والی نفرت و عداوت ہمیشہ کے لیئے ختم ہو جاتی ہے عبارت کی صورتِ ترکیب یوں ہے:۔

فَشَرَ قَیْئِیلُ دَقُئِیلُ هَتَائِیلُ هَتُئِیلُ مَرَتَائِیلُ
نَوَاتَائِیلُ هَشَهَشَئِیلُ دَوقَئِیلُ دَقْیَائِیلُ بَیَائِیلُ
هَوئِیلُ هَیَاتَائِیلُ ٥

بغدادی علمائے فن سے اس بات کو سند کے ساتھ نقل کرتا ہے کہ ہاروت و ماروت کے تعلیم کردہ عمل کے الفاظ و حروف دراصل آسمانِ اوّل کے ملائکہ غضب کے نام ہیں جن کی تاثیر نفرت و عداوت ہے۔ خدائے ارض و سماء نے آسمانِ دوم پر ملائکہ غضب کے مقابلہ میں ملائکہ رحمت کو پیدا فرمایا ہے جن کے نام کے الفاظ و حروف ملائکہ غضب کے اسماء سے شروع کر کے اپنے

اسمائے حسنہ میں سے ہر اسم کے ساتھ (ئیل) کا اضافہ کر کے ملائکہ غضب کے ناموں کی تاثیر کو دور کرنے کے لیئے محبت و پیار کے مخفی و اسراری حقائق و رموز سے تبدیل کر دیا ہے۔ بغدادی کہتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے اپنی مخلوق پر کس قدر رحم فرمایا ہے کہ اگر اس کے غضب کا شکار ملائکہ نے اس کی مخلوق کے درمیان بے چینی و پریشانی پیدا کرنے کے لیئے ملائکہ غضب کے مخفی اسماء کو عام لوگوں پر منکشف کر دیا تو خدا تعالےٰ نے برائی کا مقابلہ کرنے کے لیئے روحانیت کے علمبرداروں کے ذریعے ملائکہ رحمت کے مخفی ناموں کو اپنی مخلوق تک پہنچا دیا۔ شارح عمل واصل بغدادی نے میاں و بیوی کے درمیان محبت و الفت پیدا کرنے کے حقائق پر مشتمل اس عمل کے الفاظ و حروف کو مکاشفاتِ داؤدی سے ماخوذ کر کے بیان کیا ہے۔

تسخیر و محبّت کے طلسماتی و رُوحانی عملیات

علامہ طلبدانی مدارج البروج میں حُبّ و تسخیر کے سلسلہ کے عملیات میں تحریر کیئے جانے والے ذیل کے عمل کے متعلق عمل کی تفصیل میں لکھتے ہیں کہ حُبّ و تسخیر کا یہ عمل پہلے عمل سے کسی طور پر بھی سریع الاثر اور مؤثر ہونے کے اعتبار سے کم تر نہیں ہے۔ البتہ یہ عمل ترتیب و ترکیب کے اعتبار سے پہلے عمل سے مکمل طور پر مختلف اور جداگانہ کیفیت کا حامل ہے۔ جس طرح باقی عملیات و اعمال کے لیئے ادائے زکواۃ کی شرط، شرطِ اوّلین ہے۔ اسی طرح یہ عمل بھی اپنے نتائج کے حصول کے لیئے اپنی متعلقہ زکواۃ کی ادائیگی کی بجا آوری کا تقاضا کرتا ہے۔

مدارج البروج میں مندرجہ ذیل عمل کی مندرجہ ترکیب کے مطابق عامل جب حُبّ و تسخیر کے اس عمل کو عمل میں لانا چاہے یعنی عمل کے سریع الاثر ہونے کا مشاہدہ کرنا چاہے تو اس کے لیئے عروجِ ماہ کے نوچندے دنوں میں زہرہ یا مشتری کی کسی سعید ساعت میں وہ حُبّ و تسخیر کے اس عمل کو اس طرح پر ترتیب دے کر پہلے سے مہیا کردہ جست اور سکّہ کی دھاتوں کو کٹھالی میں ڈال کر پگھلائے اور اس مرکب دھات سے دو ایک جیسی الواح تیار کرے۔ ان الواح کو مقررہ ساعت کے اندر ہی تیار کرنے کی شرط کو، شرطِ اوّل کے طور پر تحریر کیا گیا ہے۔ ان دونوں الواح کو سوہن سے خوب صاف کرے کہ چمک پیدا ہو جائے۔ اس عمل کے بعد عامل رصاص یا مِس کے قلم کے ساتھ ایک لوح پر طالب کی شکل و صورت پر ایک دوزانو ہو کر بیٹھے ہوئے مرد کی تصویر بنائے۔ اس طرح پر کہ دونوں ہاتھ اس کے مُنہ کے قریب دعائیہ صورت میں کُھلے ہوئے ہوں۔ تصویر میں طالب کی نظریں اپنی دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کی طرف ہوں۔ تصویر کے سر پر عمامہ یا پگڑی بنی ہوئی ہونی چاہیئے۔ اسی طرح دوسری لوح پر مطلوب کی تصویر اس طرح بنائی جائے کہ جس میں مطلوب اپنے گھر کے دروازے کی چوکھٹ میں کھڑا ہوا نظر آئے الواح پر متذکرۃ الصدر صورتوں کو کندہ کرنے کے بعد طالب کی تصویر کے چاروں

طرف اور نیچے ذیل کے اسمائے طلسمات کو لکھے۔ اسمائے طلسمات ملاحظہ ہوں۔

هَوْسَطَا مَرْمَوْقْ مَوْطَسَا قَوْمَرْسَا هَا طَسَوْهَا
تَوْمَا رِقَا قَسَا رَوْسَطَا مَوْقَوْطَسَا هِيَا هَيُوْبَادِ
هَطَسَا هَجُسَلاً هُنَادَ وَقَسَا يَا سَطَا قِيْلَمْ مَوْ
سَطَائِيْلَمْ يِيَا قَسَا هِيَا طَسَا طَسَوْ مَسَوْ سَوْ مِيَا
قَوْتِيَا سَرْمَا قَرْهَا هَرْهَدْ قَسَا سَا
اَنُوَا هِيَا اشْرَا هِيَاه

یاد رہے کہ اسمائے طلسمات کو فولادی قلم کے ساتھ تحریر کرنا ہوتا ہے اسمائے طلسمات کے بعد طالب اور اس کی والدہ کے نام کو تحریر کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ ترکیبِ عمل کے مطابق طالب کی لوح کے عمل کو مکمل کرنے کے بعد مطلوب کی تصویر کے قدموں کے تلے ذیل کے اسمائے اربعہ کو لکھے اور ان کلمات کے آخر پر مطلوب کا نام اور اس کی والدہ کا نام بھی تحریر کرے۔ اسمائے اربعہ یہ ہیں:-

تَوْهِيَاظْ ـ شِيْلَعْفًا ـ شَوْيَرْدِنَا ـ يَوْبَدَاشَاه

طالب و مطلوب کی دونوں الواح کو ترکیبِ عمل کے مطابق مکمل کرنے کے بعد کسی سکون و سکوت کے مکان میں عمل کی مقررہ جگہ پر پاک و پاکیزہ فرش بچھائے اور انگیٹھی میں سدرہ کی لکڑی کے کوئلے دہکا کر ان پر صندل و عُود کا دھنہ جلائے۔ پھر جب عمل کرنے کا ارادہ کرے تو غسل کر کے پاک و صاف لباس پہنے اور عمل کی نشست پر بیٹھ کر طالب و مطلوب کی ہر دو الواح کو اپنے سامنے میز یا کسی بلند جگہ پر رکھے اور ہر دو الواح پر کندہ طالب و مطلوب کی اشکال کو ان کے حقیقی اجسام تصوّر کرتے ہوئے طالب پر اپنی دائیں آنکھ اور مطلوب کی تصویر کو بائیں آنکھ سے دیکھتے ہوئے تصوّر کامل کے ساتھ کہ طالب و مطلوب کو ایک دوسرے کی محبت میں دلوانہ کیئے دیتا ہوں مسلسل نظر جمائے رکھے اور ذیل کے اسمائے سبعہ کو تلاوت کرتا رہے۔ اور مسلسل پڑھ پڑھ کر دونوں الواح کی طرف پھونکتا رہے۔

عامل اس عمل کو شرائطِ عمل کے مطابق حُبّ و تسخیر کی متعلقہ ساعت میں ہی بجالائے۔ عمل کو قمر زائد النور کے دنوں میں ہی مکمل کرے۔ عمل کی مقررہ مدّت سات یوم ہے۔ گویا عامل کو اس عمل کی تسخیر کے لیئے سات دن تک عمل کرنا ہوتا ہے اس عمل کی ایک حیرت انگیز خصوصیت یہ ہے کہ عامل کو عمل کے پہلے ہی روز طالب و مطلوب کی الواح پر نظر جمائے ہوئے یہ مشاہدہ میں آتا ہے کہ اس عمل کے دَوران طالب و مطلوب کی الواح پر کندہ ان کی خیالی تصویریں ایک دوسرے کے ساتھ باہم بغلگیر ہو جاتی ہیں۔ عمل کے مقررہ سات دنوں کے دَوران یہی کیفیت عامل کے لیئے ظاہر ہوتی رہتی ہے۔ یہ صورت حال عامل کی نظر فریبی کا کرشمہ نہیں ہوتی بلکہ حقیقت میں عمل کی قوتِ تاثیر کا نتیجہ ہوتی ہے۔ جونہی عامل عمل کو شروع کرتا ہے اس کے ساتھ ہی طالب و مطلوب کی الواح کی اشکال ایک دوسرے سے والہانہ طور پر چمپٹ جاتی ہیں۔

مدارج البروج کے مطابق عامل عمل کے سات یوم کے چلّہ کو بجا لانے کے بعد ہر دو الواح کو ریشم کے کسی بھی رنگ کے کپڑے میں لپیٹ کر سورج کی روشنی سے محفوظ کسی بند اور تاریک مکان میں رکھ چھوڑے۔ پھر جب کبھی عمل کی حقیقت کو مشاہدہ کرنا چاہے تو طالب کو حکم دے کہ وہ ان دونوں الواح میں سے لَوحِ اوّل یعنی طالب کی لَوح کو کسی برتن میں پانی ڈال کر اس میں رکھ دے اور مطلوب کی لَوح کو آگ جلا کر دہکتی ہوئی آگ کے انگاروں میں ڈال دے اور انتظار کرے کہ پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔ مدارج البروج کے مطابق مطلوب کی لَوح آگ میں پوری طرح گرم بھی نہیں ہونے پاتی کہ مطلوب کا دل اپنے طالب کی محبت میں جل اٹھتا ہے اور وہ بے قرار و بے سکون ہو کر جیسے بھی اور جس بھی حالت میں ہوتا ہے دیوانہ وار اپنے طالب کی تلاش میں چل نکلتا ہے اور جب تک اپنے طالب کو تلاش کر کے اپنے سر کو اسکے قدموں میں نہیں رکھ لیتا اس وقت تک سکون نہیں پاتا۔

صاحبِ کتاب مدارج البروج اس عمل کے سلسلہ میں احتیاط و انتباہ کے طور پر تحریر فرماتے ہیں کہ عامل کے لیئے ضروری ہے کہ وہ اس عمل کے بجا

لاتے وقت احتیاط کرے اور لَوح کو ہلکی سی حرارت پہنچانے کے فوراً بعد ہی اُٹھا لے اور فوراً ہی دوسری لَوح کے ساتھ پانی میں ڈال کر سرد کر دے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ کیا گیا اور عامل کی غلطی کے سبب آگ میں سُرخ ہو کر پگھل گئی تو مطلوب کی جان جاتی رہے گی۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حُبّ و تسخیر کا یہ عمل کس قدر سریع الاثر اور مؤثر ترین اثرات کا حامل ہے۔ اسمائے سبعہ طلسمات یہ ہیں :-

طِیمَا عَزَ وُ سَلْطَا عِیمَا سَوْ مَلْطَا هِیمَا عَوْ طَلْطَا
جِیمَا جَوْ مَلْطَا دِ بیهَا شَا شَوْ زَ مَا شَا اَلاَهُو ىَاشَاه

مدارج البروج کے علاوہ طلسمات کے فنِ متین پر ملنے والی دَورِ اوّل کی مستند ترین کتابوں میں بھی اس عمل کو بڑی شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ امام ہرمس اپنے افادات میں محبت و تسخیر کے اس عمل کو صاحبِ آیمامۃ الروحانیوں کے حوالہ سے نقل کرتے ہوئے اس کی تعریف و توصیف میں رقمطراز ہے کہ یہ عمل حُبّ و تسخیر کا ایک ایسا اوّل و آخر عمل ہے جس کے مقابلہ کا کوئی ایسا عمل موجود نہیں ہے جسے اوّل قرار دیا جا سکے اور نہ ہی کوئی پہلا اور آخری عمل اس کے مقابلہ کا ملتا ہے کہ جسے اس عمل کا مقابل عمل قرار دیتے ہوئے آخری عمل قرار دیا جائے۔ یاد رہے کہ ہرمس کے نزدیک اوّل و آخر سے مراد اس عمل کا حکمی طور پر ایسا سریع التاثیر ہونا ہے کہ جس کے مقابلہ کا کوئی دوسرا عمل موجود و ممکن نہیں ہے۔

اسی طرح کتاب الآیات میں بھی اس عمل کو بڑی تعریف کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ اس عمل کی ایک خاص خوبی یہ بھی ہے کہ یہ عمل سریع التاثیر اور بے نظیر و بے مثال ہونے کے ساتھ ساتھ دوسرے اعمال کی طرح ناممکن العمل شرائط کا حامل نہیں ہے بلکہ یہ ایک آسان ترین عمل ہے کہ شائد ہی عملیاتی دنیا میں اس عمل کے مقابل کا کوئی دوسرا اس جیسا آسان عمل ملتا ہو۔ صاحب مدارج البروج اس عمل کی ضروری شرائط کو بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ اس عمل کے عامل کے لیئے پاکباطن اور پاکیزہ عمل و کردار کا مالک ہونا ضروری ہے۔ عمل کو عمل کی مقررہ ساعت

کے وقت بجالانے کی شرط ہے۔ان دونوں شرائط کے علاوہ تیسری کسی قسم کی کوئی شرط موجود نہیں ہے۔

راقم السطور اربابِ علم وفن کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ حُبّ وتسخیر کے سلسلہ کے عملیات میں متذکرۃ الصدر عمل بلاشبہ اپنی قسم کا بے نظیر و بے عدیل عمل ہے۔کیونکہ اس عمل کے ضمن میں صرف ایسی شرائط ہی موجود ہیں جن پر عمل پیرا ہونا چنداں مشکل نہیں ہے۔فی الحقیقت یہ عمل محنت طلب ہے مشکل نہیں ہے۔حُبّ وتسخیر کے لیئے جب تمام تر اعمالات کی بجاآوری کے بعد بھی مثبت نتائج نکلتے ہوئے نظر نہیں آتے تو اُس وقت جب بھی مجھے اس عمل کے بجا لانے کا اتفاق ہوتا ہے تو نتیجہ کے طور پر اس عمل کے کراماتی اثرات دیکھ کر خود ورطۂ حیرت میں گم ہو جایا کرتا ہوں۔میری طرف سے شرعی طور پر جائز امور کے لیئے حُبّ وتسخیر کے عمل کا بجالانا منظور ہو تو اس عمل کو بجالا کر طلسمات کی حقیقت کا بچشم خود مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔میں پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس عمل کی بجاآوری کے بعد ہر شخص اپنے مطلوب ومقصود کو حاصل کر سکتا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ بھی عرض کر دوں کہ علمائے فن نے اس عمل کے سلسلہ میں یہ ایک شرط بطورِ خاص بیان کی ہے کہ اگر عامل اس عمل کو حرام کاری یا کسی پاکدامن عورت کی عزت کو خراب کرنے کے لیئے بجالائے گا تو اس پر دنیا وآخرت دونوں میں اس عمل کا زوال پڑے گا اور عمل کی متعلقہ طلسماتی عبارات کے مخفی مؤکلات اسے جان سے مار دینے کی بھی پرواہ نہیں کریں گے۔وہ مطلوب کی لوح کو آگ کے شعلوں کی نذر کر کے اُسے تو حاصل نہیں کر سکے گا۔البتہ خود جیتے جی عمل کی قوت وتاثیر سے جل کر خاکستر ہو جائے گا۔کہ جیتے جی اس کے بدن میں آگ جلتی رہے گی جسے صرف وہی محسوس کر سکے گا۔لیکن دوسروں کو ظاہری طور پر کچھ نظر نہ آ سکے گا۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ عمل صرف جائز مقاصد کے لیئے ہی بجالایا جا سکتا ہے۔اس عمل کا غلط استعمال خوفناک اور مہلک قسم کی رجعت کا سبب بن سکتا ہے امید کی جاتی ہے کہ صاحبانِ ذوق وشوق اس عمل کو جائز قسم کے مقاصد کے لیئے ہی اپنے عمل وتجربہ میں لائیں گے۔

عمل کی تفصیل

علامہ جلداقی صاحب بمدارج البروج لکھتے ہیں کہ حُبّ وتسخیر کے اس عمل کے کلمات جو سُریانی لغت پر ترتیب ہیں یہ ایسے پُر تاثیر الفاظ وحروف کا مجموعہ ہیں جو مختلف قسم کے اعوان ومؤکلات کے اسمار کا مخزن ہیں۔یہ کلمات وحروف جو حُبّ وتسخیر کے عمل کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہیں۔ان کو میں نے سلارکوس کی کتاب السحر والبیان سے نقل کیا ہے۔جبکہ سلارکوس کے بقول یہ وہ طلسماتی وسحری کلمات ہیں جو چاہ بابل میں مقید ملائکہ کی طرف سے ان کے پاس آنے والے سحر وجادو کے شائقین کو تعلیم کیئے گئے تھے۔علامہ جلداقی ،سلارکوس کا یہ قول نقل کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ بلاشبہ یہ عمل اپنے اثرات کے اعتبار سے اسرار وعجائبات کا ایک ایسا راز ہے جس کے حقائق کو عقل کی میزان پر نہ تولا جا سکتا ہے اور نہ پرکھا جا سکتا ہے۔مجموعی طور پر یہ کلمات سبعہ ایسے مؤکلات واعوان کے اضمار کے اسمار ہیں جو علمائے فن کے نزدیک حُبّ وتسخیر کے امور کے لیئے مقررہ قوتوں کا سرچشمہ ہیں۔

چنانچہ جب بھی کوئی عامل عمل کے کلمۂ اول (طِیمَاَ عَوَدُ سَلُطًا) کا وِرد کرتا ہے تو باطن میں اس عمل کا مخفی مؤکل جو (طِیمَا سَوْتِیلُم) کے نام سے منسوب ہوتا ہے وہ فوراً اپنے مقام پر کھڑا ہو جاتا ہے اور اپنے تابع مؤکل کو حکم دیتا ہے کہ وہ مجھے پکارنے والے عامل کے مطلوب کے حصول کے لیئے فوراً اس کی مدد کو پہنچے۔اس طرح جب عامل اس عمل کے دوسرے کلمے (عِیمَا سَوُ مَسُطًا) کو تلاوت کرتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اس اسم کا حامل مؤکل جس کا نام (عِیمَا سَوتِیلُم) لکھا گیا ہے اپنی جگہ پر مستعد ہو جاتا ہے اور اپنے ماتحت مؤکل کو ایک تیز قسم کے نورانی شعلہ کے ساتھ حکم کرتا ہے کہ وہ فوراً پکارنے والے کے مقصود کو حاضر کرنے کے لیئے اس کی مدد کرے۔جب عامل تیسرے کلمے یعنی (رھِیمَا عَوُ طَلُطًا) کا وِرد کرتا ہے تو

اس کلمے کا مخفی مؤکل (ھیماعوئیلُ) اپنے زیر اثر مؤکل کو عامل کی خدمت میں حاضر ہونے اور اس کے مقصود کے بجا لانے کا حکم کرتا ہے۔ اسی طرح عامل جب عمل کے چوتھے کلمے یعنی (جیماجوُ مَلطاً) کو وردِ زبان کرتا ہے تو اس کا باطنی و مخفی مؤکل (جیماجوئیلُ) اپنے عرش سے بیدار ہو کر فولادی شمشیر کو اپنے ہاتھ میں بلند کر کے اپنے تابع مؤکلات کو حکم کرتا ہے کہ وہ فوراً عامل کے حضور پہنچ کر اس کے حکم کی تعمیل میں سر بسجود ہو جائیں۔ عمل کے یہ چاروں کلمات مخفی مؤکلات کے اسماء کے حاکم اضماء ہیں۔ جن کے تابع بہت سے دوسرے مؤکلات ہوتے ہیں۔ عمل کے باقی اسماء ثلاثہ جو دیھاشاً۔ شوُ ذَماشاً اور آلاھوُ نَظاشاً ہیں یہ تینوں اسماء اعوان مؤکلات ہیں۔ یعنی یہ کلمات پہلے اسماء پر تاکید ہیں اور ان کا ورد درحقیقت عمل کے لیئے تکرار کا درجہ رکھتا ہے۔

علامہ جلدانی کی اس عمل کے سلسلہ میں اس تفصیل کو مزید تفصیل کے ساتھ بیان کرنا عمل کی وضاحت کا سبب بن سکتا ہے۔ اس لیئے مختصراً بیان کیا جاتا ہے کہ یہ اسمائے سبعہ طلسمات میں محبت و تسخیر کے عنوان سے ملنے والے عملیات و اوراد میں اپنی حیثیت کے ایسے اسماء ہیں جن کا استعمال ان کے متعلقہ عملیات کے علاوہ کسی بھی دوسرے عمل میں نظر نہیں آتا۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ یہ عمل اور اس کی متعلقہ عبارت ایک ایسا خصوصی طلسماتی و کراماتی معجزہ ہے جس کے مقابلہ کا عملیاتی اوراد میں کوئی ورد یا عمل نہیں ہے۔ عمل کی تفصیل سے مراد چونکہ عمل کی تفسیر کرنا ہوتا ہے اس لیئے سریانی لغت پر مشتمل اس عمل کے پہلے کلمے طیماعزوُ سلطاً کے مقابلہ میں عربی لغت میں طیاغا ذوُ سُلطاناً ہے۔ جس کے معنی محبت کا مددگار بادشاہ ہے۔ اہل عرب جن سے مراد روحانیات کے علماء ہیں ان کے نزدیک اس مددگار بادشاہ سے مراد مؤکل مَیطَطروُنُ ہے جو ساتویں آسمان کا بادشاہ ہے اور مؤکلات پر حاکم و سلطان مقرر کیا گیا ہے۔ یہ مؤکل نوری لباس میں ملبوس ہاتھ میں فولادی عصا لیئے حُبّ و تسخیر کے متعلقہ مؤکلات کو ان کے اُمور کی بجا آوری کے لیئے حکم دیتا رہتا ہے۔

عمل کا دوسرا کلمہ عیما شوُ مَلطاً ہے جس کے لیئے عربی میں الفاظ

سُلطاناً نَصیرُ کی لغت کا کلمہ آتا ہے جس کے معنی مددگار بادشاہ کے ہیں۔ گویا یہ کلمہ بھی پہلے کلمہ کے مقررہ مؤکل کی طرح اپنے مؤکل کو بھی محبت کے لیئے مددگار سلطان قرار دیتا ہے۔ علمائے فن کے نزدیک اس کا مخفی مؤکل طَیاطَرَوْنُ ہے۔ یہ مؤکل چھٹے آسمان کا حاکم ہے۔ ملوک سفلیہ کے تمام تر مؤکلات اسی مؤکل کے تابع ہیں۔ علمائے فن نے اس مؤکل کو دوشنبہ کا حاکم قرار دیا ہے۔ یہ مؤکل اگرچہ مَیطَطروُنُ کے زیر حکم ہے مگر اپنے فلک پر تمام تر قوتوں کا مختار و مالک شمار کیا جاتا ہے۔ یہ آتشی لباس میں اپنے فلک کے مشرقی اُفق پر کھڑا ہاتھ میں کوڑا لیئے پورے فلاک پر محیط چہرہ ہزار منہ کھولے یاوُدوُد کا ورد کرتا رہتا ہے۔ اس مؤکل کا فریضہ یہ ہے کہ اگر کوئی مؤکل اس کے سلطان مَیطَطروُنُ کے حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اُس وقت یہ ملک غضبناک ہو کر اپنے ماتحت مؤکلات کی طرف نظرِ غیض و غضب سے دیکھتا ہے۔ جس پر یہ مؤکلات تھر تھر کانپنے لگتے ہیں۔ ایسے جیسے آندھی سے درختوں کے پتے اور ٹہنیاں کانپتی ہیں۔ چنانچہ ہر مؤکل اپنے مقام پر اپنے حاکم کے حکم کے بجا لانے کے لیئے اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

تیسرا کلمہ ھیماعوُطلطاً ہے جس کے لیئے عربی لغت میں ھَشوُ زاً وَدُود اً ہے۔ اس کے لیئے پانچویں فلک کا مؤکل شَطالیوُن مقرر ہے۔ چوتھے کلمے جیماجوُ مَلطاً کے لیئے عربی میں لفظ اَلعُجَل ہے۔ اس کا ملک قیاطَروُنُ ہے۔ یہ جمعۃ المبارک کے دن کا مالک ہے۔ عمل کی تاثیر میں سُرعت کے پیدا کرنے پر مقرر کردہ مؤکلات کا بادشاہ ہے۔ پانچواں کلمہ دیھاشاً ہے۔ اس کے مقابلہ کے لیئے عربی لغت میں [illegible] آتا ہے۔ مراد مطلوب کو پاگل یا دیوانہ بنانا ہے۔ ملک اس کا ھیاطَروُنُ ہے جو دل و دماغ پر خلل ڈالنے کے وظیفہ پر مامور ہے۔ یہ چوتھے فلک کا حاکم مانا جاتا ہے۔ چھٹا کلمہ شوُ ذَماشاً ہے جس کے لیئے عربی میں مُضطَرِب ہے اور قرآن مجید میں اس کے لیئے لَیلیٰ مَجنوُم صَیلاً بھی آتا ہے۔ یہ تیسرے فلک کا حاکم ہے جس کا نام عَوطِیاطَروُنُ ہے۔ ساتواں اسم

آخری کلمہ اَلَاھَوْطَاشًا ہے۔ جس کے لیئے قرآنِ مجید میں اَلسَّاعَتْ آتا ہے۔ مؤکل کا نام خِیَاطَطُوْدُنُ ہے۔ دوسرے اور پہلے فلک کا مشترکہ حاکم ہے۔ یہ شنبہ اور یکشنبہ کے دنوں کا مالک ہے۔

محرّر السطور قارئین فیوضِ طلسمات کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ طلسمات کے فنِ متین کا بنظرِ غائر مطالعہ کرنے پر ایک محقق کے سامنے طلسمات کے ایک ایک موضوع کے بیسیوں شعبے اور ان شعبوں کا سینکڑوں دوسرے موضوعات سے تعلق و ربط نظر آتا ہے جس میں وہ گم ہو کر رہ جاتا ہے اور جب تک وہ اپنی خداداد صلاحیتوں اور خصوصی عنایاتِ خداوندی کے زیرِ اثر طلسماتی حقائق کا علم وادراک حاصل نہیں کر لیتا اُس وقت تک کے لیئے وہ طلسمات کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کے کنارے پر مبہوت و ششدر ہو کر کھڑا رہتا ہے۔

انہی حقائق کی بنیاد پر علمائے متقدمین و متاخرین نے طلسمات کے حقائق کو بیان کرتے ہوئے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ یہ فنِ متین جس کا موضوع صرف عجائبات و کمالات کے ظہور اور مشاہدہ تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ یہ انسانی زندگی سے متعلق جملہ قسم کے حالات و واقعات سے بھی بحث کرتا ہے۔ بحقیقت ایک رُوحانی اور الہامی علم و فن ہے جو انبیاء علیہم السلام اور خاصانِ خدا کو منجانب خدا تعالیٰ بطور وحی و الہام کے عطا فرمایا گیا ہے اور ان ذواتِ مقدسہ نے انسانی ضروریات کے اعتبار سے منشائے خداوندی کے ماتحت اس مقدس علم و فن کے مختلف شعبہ جات کے حقائق کو عام لوگوں تک پہنچایا۔

چنانچہ حکیم ادرّس بیلی مجمع الاعمال میں رقمطراز ہیں کہ طلسمات کے حقائق و دقائق کا ذکر آسمانی و الہامی کتابوں اور انبیاء علیہم السلام کے صحائف و مکاشفات میں موجود ہے۔ اس سلسلہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حکیم موصوف نے مکاشفاتِ داؤدی سے مختلف حوالہ جات نقل کیئے ہیں اور ان سے اپنے مقصد کو واضح طور پر ثابت کیا ہے۔ اس سلسلہ کی وضاحت کے لیئے ہم ذیل میں مجمع الاعمال سے

ایک عمل نقل کر رہے ہیں جو حکیم موصوف کے دعویٰ کے مطابق حضرت داؤد علیہ السلام کی کتاب زبور کے مکاشفات سے ماخوذ ہے۔ اس طلسماتی عمل کا موضوع میاں و بیوی کے درمیان پیدا ہونے والی نفرت و عداوت کا ختم کرنا ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا عمل کی تفصیل و ترکیب کے متعلق حکیم موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ مکاشفاتِ داؤدی میں مذکور و مسطور ہے کہ جن دو میاں و بیوی کے درمیان باہمی نفرت و ناچاقی موجود ہو تو اس کے ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی آب نارسیدہ سُرخ مٹی کے برتن میں سات مختلف مقامات کا پانی ڈال کر اسے چاند کے سایہ میں رکھ کر تین شب تنجیم کرے۔ تین روز کے بعد اس پانی پر کلمات مبارکہ :۔

دَاؤُدُ ھَدُ وُد وَدُوُدھَدَادُوُدہ

کو دونوں میاں و بیوی کے درمیان محبت و اتفاق کی نیت کے ساتھ چار سو تیرہ پڑھ کر پھونکے اور چار روز کے اندر اندر دونوں کو پلا دے تو ایک ہفت عشرہ کے دَوران ہی دونوں کے درمیان پائی جانے والی رنجش و عداوت دُور ہو جائیگی اور ایسی کامل محبت و الفت پیدا ہو جائے گی کہ جب تک جیتے جی باقی و برقرار رہے گی۔ جیسا کہ اوپر تحریر کیا جا چکا ہے کہ صاحب مجمع الاعمال کے مطابق یہ عمل ان سینکڑوں عملیات میں سے ایک ہے جنکی نسبت مکاشفاتِ داؤدی اور اس جیسی دوسری الہامی و آسمانی کتابوں سے ہے۔ اس سے قبل کہ ہم اس عمل کی تفصیل و تشریح بیان کریں یہ بیان کر دینا ضروری خیال کرتے ہیں کہ ادرّس بیلی کا یہ نظریہ کہ طلسماتی عملیات و وظائف الہاماتِ ربانی پر مشتمل ہیں ان کا ذاتی و انفرادی نظریہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک ایسا اُصولی اور مبنی بر صداقت نظریہ ہے جس پر اکابر علمائے فن کا اتفاق پایا جاتا ہے۔

چنانچہ حکیم سلارکوس، اناپوشتس مصری، حمورابی اور حکیم جیاکوط جیسے مشائخ علمائے فن نے بھی طلسماتی عملیات و وظائف کی نسبت مکاشفاتِ داؤدی کی طرف بیان کی ہے۔ مذکورہ بالا عمل جو اربابِ علم و فن کے یہاں اتحادِ قلوب کے طور پر مشہور و مقبول ہے ایک ایسا سریع التاثیر اور حکمی عمل ہے جو کسی صورت میں بھی تخلف نہیں کرتا۔ یہ عمل جن کلماتِ اربعہ پر مشتمل ہے۔ سریانی زبان کا طلسم ہے جن کے متعلق حکیم ادرّس بیلی خود تحریر فرماتے ہیں کہ یہ عمل جن کلمات

حروف کا مجموعہ ہے لُغت میں ان کے معانی دریافت نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ حکیم تحریر فرماتے ہیں کہ یہ عمل اگرچہ سُریانی لُغت کے متعلقہ کلمات وحروف کے ساتھ لفظی مطابقت رکھتا ہے۔ لیکن اپنی تفسیری ومعنوی حقیقت کے طور پر سُریانی لُغت کے کسی بھی اپنے جیسے یا اپنے مترادف المعنی الفاظ وحروف سے مطابقت نہیں رکھتا۔

چنانچہ طلسم متذکرۃ الصدر کا کلمۂ اوّل " دَادُوُدُ" ہے جو لُغت واصطلاح میں اپنا کوئی معنی نہیں رکھتا بلکہ واضح طور پر ایک مجہول لُغت نظر آتا ہے جو کلمہ ہونے کے باوجود اپنی تعریف کو ظاہر نہیں کرتا۔ حکیم موصوف فرماتے ہیں کہ میں نے اس طلسم کے کلمات وحروف کی تشریح وتوضیح کے سلسلہ میں رسائلِ فلاطیس کا مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچ سکا ہوں کہ یہ کلمات وحروف جو مکاشفات کے علاوہ حکیم فلاطیس کی تحقیقات کے مطابق رسائلِ موسوی میں بھی مرقوم ومذکور ہیں۔ ایسے عجیب وغریب کلمات ہیں جن کے حقیقی معانی کا علم صرف اور صرف خاصان خدا تعالےٰ کو ہے۔

حکیم ادریس بیلی نے مذکورہ بالا عمل کے سلسلہ میں جو تفصیل بیان کی ہے اور اس تفصیل کو ہم نے جس اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے اس سے یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ یہ علم وفن اپنے حقائق ودقائق کے اعتبار سے الہامی وآسمانی ہے جو بطور موہبتِ خداوندی خاصانِ خدا تعالےٰ کو عطا ہوا۔ اور ان خاصانِ خدا تم سے حسب ضرورت وحالات تمام لوگوں تک پہنچا۔ اس جگہ پر یہ بھی وضاحت کر دینا ضروری خیال کیا جاتا ہے کہ طلسمات کو سحر وجادو سمجھنے والے سخت مغالطہ کا شکار ہیں اس لیئے کہ طلسمات کا تعلق رُوحانی عملیات سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طلسمات کا موضوع بھی انسانی فلاح وبہبود اور مختلف قسم کی مشکلات وحالات کا حل تجویز کرنا ہے۔ اس کے برعکس سحر وجادو کا موضوع انسانی زندگی کے متعلقہ حالات ومشکلات کا حل پیش کرنے کی بجائے، مشکلات وپریشانیوں کا پیدا کرنا ہے۔

طلسمات کے فن کو انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب کر کے بیان کیا گیا ہے جبکہ سحر وجادو کی نسبت ساحرانِ جنات وشیاطین کی طرف دی جاتی

ہے طلسمات خیر کا نام ہے اور سحر وجادو شر سے تعبیر ہے۔ طلسمات خدائے بزرگ وبرتر کی عظمت وربوبیت کو اُجاگر کرتا ہے جبکہ سحر وجادو ضلالت وگمراہی اور شیطانی قوتوں کے مکر ودجل کی ظلمتوں میں دھکیل دیتا ہے اس سلسلہ کی آسان ترین وضاحت کچھ اس طرح پر ہے کہ طلسمات کا علم حضرتِ انسان کو خدائے رحمٰن کا بندہ بنا دیتا ہے جبکہ سحر وجادو جس کی بنیاد استمداد من غیر اللہ پر ہے، انسان کو شیطان کا بندہ بلکہ خود شیطان تک بنا دیتا ہے۔

حکیم ادریس بیلی تحریر فرماتے ہیں کہ میاں وبیوی کے درمیان اتفاق واتحاد پیدا کرنے والے اس طلسماتی ورُوحانی عمل کو معکوس عمل کے طور پر کام میں لایا جائے تو یہی عمل محبت واتحاد کی بجائے نفرت وعداوت کا حامل عمل بن جاتا ہے۔ علمائے علوم طلسمات ورُوحانیات کے مطابق اس جیسے اعمال کو جو خیر کی بجائے شر اور نیکی کی بجائے بُرائی پیدا کرنے کا سبب بنیں انہیں سحر وجادو کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

مذکورہ عمل کی اس قدر تشریح وتوضیح کے بعد صاحب مجمع الاعمال اس عمل کا معکوس عمل بھی تحریر فرماتے ہیں اور اس سلسلہ میں خود ہی رقمطراز ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ یہاں پر یہ اعتراض کیا جائے کہ جب طلسمات کے اس عمل کا موضوع اتفاق واتحاد کا پیدا کرنا ہے اور شر کے مقابلے میں خیر کی تبلیغ واشاعت ہے تو پھر خیر کے ساتھ شر کے اعمال کو کس لیئے طلسمات کا موضوع بنایا جاتا ہے؟

اس اعتراض کا جواب بیان کرتے ہوئے حکیم موصوف لکھتے ہیں کہ بلاشبہ خیر کی تبلیغ ہی مناسب وجائز ہے۔ لیکن طلسمات میں جب تک شر اور عناد پیدا کرنے والے عمل کی حقیقت کا پتہ نہ چلایا جا سکے اس وقت تک خیر پر مشتمل عملیات کی بجا آوری مؤثر ثابت نہیں ہو پاتی۔ اس لیئے کہ علمائے فن نے ساحرانِ شیاطین کے وضع کردہ عملیات کو ہی ان کے متعلقہ کلمات وحروف سے معکوس ترتیب دے کر طلسمات میں رُوحانی کلمات وحروف سے تبدیل کیا ہے۔

اس وضاحت کے بعد حکیم موصوف مذکورہ عمل کے معکوس عمل کی عبارت کو تحریر فرماتے ہیں جو درج ذیل ہے:-

يَلُ هَادَا دُوُدَا هَلُ هَيَا هَدُ وُدَا يَلُ هَلُ وَدُوُدَا يَا
هَلُ هَدَا دُوُدَا ٥

حکیم ادرس بیلی متذکرۃ الصدر عمل معکوس کی تشریح و توضیح کے ضمن میں بیان فرماتے ہیں کہ یہ عملِ معکوس جو میاں و بیوی کے درمیان نفرت و عداوت کے پیدا کرنے کے حقائق کا موثر ترین سحری عمل ہے درحقیقت شیطان کے اسمار اربعہ پر مشتمل ہے۔ جس سے کام لینے کا طریقہ یوں ہے کہ اس عمل کو انیس (۱۹) مرتبہ پڑھ کر کھانے پینے کی چیزوں پر پھونک دیا جاتا ہے اور ماکولات و مشروبات کے ہمراہ ہی جن دو میاں بیوی کے درمیان نفرت و نفاق کا پیدا کرنا مطلوب ہو کھلا پلا دیا جاتا ہے۔ یہ عمل اس قدر موثر ہے کہ اس کے ایک مرتبہ کے بجا لانے کے نتیجہ میں ہی دونوں میاں و بیوی کے درمیان محبت و اتحاد کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور نفرت و عداوت پیدا ہو جاتی ہے۔

حکیم فرماتے ہیں کہ اربابِ علم و فن اب بخوبی سمجھ چکے ہوں گے کہ یہ معکوس عمل جو ساحرانِ شیاطین نے طلسماتی و روحانی عمل کے مقابلے میں ترتیب دیا ہے چند ایک کلمات و حروف کے اضافہ کے ساتھ ہی پہلے عمل سے قدرے مختلف ہے جس سے حقیقتِ حال کا علم نہ رکھنے والے مغالطہ کا شکار ہو کر ہر دو طریقے کے اعمال کو ایک ہی عمل سمجھ کر غلطی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اسی بنیادی قسم کی علمی غلطی کے سرانجام دینے سے اسی صورت میں ہی بچا جا سکتا ہے۔ جبکہ ایک ماہر و عالم شخص متذکرہ حقیقت سے بخوبی واقف ہو۔

عمل کی تشریح و توضیح

اتحادِ قلوب کا مذکورہ بالا عمل اپنے سریع التاثیر اور عجیب و غریب فوائد و نتائج کے اعتبار سے علمائے متقدمین و متاخرین تک سب کے نزدیک اپنے موضوع کے اعتبار سے مجرب و آزمودہ عمل کے طور پر مقبول و معروف ہے اس حیرت انگیز مگر آسان ترین عملِ روحانی کا جن اسمائے اربعہ سے تعلق ہے وہ اپنے معکوس عمل کی طرح اسمائے ربانیہ پر مشتمل ہیں۔ حکیم ادرس بیلی اپنی کتاب

مجمع الاعمال میں علمائے فن کا یہ قول بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ یہ عمل جن کلماتِ مبارکہ و مطہرہ پر مشتمل ہے وہ اسمائے جلیلہ درحقیقت خدائے بزرگ و برتر کے صفاتی اسماء ہیں جن کو علمائے فن نے مجہول المعانی لغت میں ترتیب دیکھ لکھا ہے۔

حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے اس عمل کو برسوں کی محنت و تلاش کے بعد قاضی ابوالفرح علی ابن حسین اصبہانی کے رسائل سے حاصل کیا جنہوں نے رسائل میں ان اسماء کی انتہیں بیان کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ اس عمل کے اسمائے مبارکہ قدیم اہلِ یونان کی روایت کے مطابق فلکِ اول کے نگہبان موکل حمّا سارئیل کی پیشانی اور دونوں ہاتھوں پر لکھے ہوئے ہیں۔ حکیم موتھوت کے نزدیک اس عمل سے کام لینے کا جو ایک دوسرا طریقہ بیان کیا گیا ہے اس کے مطابق ان اسمائے جلیلہ کو آفتاب کے برج شرف میں ہونے کے اوقات میں سیسہ کی دھات کی لوح پر تحریر کر کے ان کے نیچے جن دو میاں بیوی کے درمیان محبت و اتحاد کا پیدا کرنا مقصود ہو ان کے نام تحریر کر دیئے جائیں۔ اس عمل کے بعد اس لوح کو سوہن وغیرہ سے اچھی طرح صاف کر کے شمس کی شعاؤں کے سامنے سات روز تک تنجیم کر لیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ اس لوح کو سیسہ کے ہی پیالے نما برتن میں رکھ کر پانی سے لبالب بھر دیں۔ اور شرائط و آدابِ عمل کے مطابق طلوعِ آفتاب کے وقت اس برتن کو آفتاب کے سامنے رکھ دیں اور کامل ایک ساعت تک لوح کے اسمائے مبارکہ کو وردِ زبان رکھیں پھر جب ایک ساعت گذر جائے تو لوح کو برتن سے نکال کر سیاہ رنگ کے کپڑے میں لپیٹ کر اپنے پاس رکھ لیا کریں۔

اسی ترکیب کے ساتھ سات روزہ عمل کے بعد اس لوح کو عورت یا مرد جس نے یہ عمل تیار کروایا ہو وہ اپنے پاس رکھے، گلے میں ڈال لے یا بازو بند بنا لے۔ حکیم فرماتے ہیں کہ اس لوح کو اپنے پاس رکھنے کے ایک ہفتہ کے اندر اندر خدائے بزرگ و برتر کے فضل و کرم سے میاں و بیوی کے درمیان پائی جانے والی ظاہری و باطنی رنجش و عداوت جاتی رہے گی اور دونوں کے درمیان

کامل محبت و اُلفت پیدا ہو جائے گی۔ حکیم موصوف کے علاوہ مجمع الاعمال کے مترجم و اصل ابنِ عطار بغدادی اس عمل کی تشریح و توضیح میں فرماتے ہیں کہ اتحاد مرد و زن کے حقائق کا حامل یہ عمل اپنے فوائد کے اعتبار سے حُبّ و تسخیر کے سلسلہ کے حقائق کا بھی ایک عالمگیر اثرات کا حامل ہے علمائے فن کی اکثریت نے اتحادِ قلوب کے علاوہ حُبّ و تسخیر کے ایک بے نظیر طلسم کے طور پر بھی تحریر کیا ہے۔

بغدادی رقمطراز ہے کہ بلا شبہ یہ ایک ایسا بے نظیر طلسم ہے جس کی نظیر طلسماتی عملیات کی دنیا میں تلاش کرنے سے بھی نہیں ملتی۔ حُبّ و تسخیر کے اس عمل کا عامل جس بھی مطلوب کی طرف ایک نظر اٹھا کر دیکھ لے گا تو دیکھتے ہی وہ مطلوب عامل کے قدموں پر سر بسجود ہو جائے گا۔ اتحادِ قلوب کے اس عمل کو اگر حُبّ و تسخیر کے لیئے استعمال کرنا ہو یا عمل میں لانا ہو تو اس عمل کی ریاضت و تسخیر کا طریقہ یہ ہے کہ عامل سب سے پہلے ترکِ خواہشات کرے، ترکِ حیوانات کا پابند بنے جلالی و جمالی پابندیوں کو ضروری سمجھے، افعالِ قبیحہ سے اجتناب برتے اور پھر جب عمل کی ریاضت کرنا چاہے تو شرائط و قواعدِ عمل کے مطابق عروجِ ماہ کی نوچندی جمعرات سے اس عمل کا آغاز کرے۔ عمل بجا لاتے وقت رُو بقبلہ دو زانو ہو کر بیٹھے اور اوّل و آخر درود ابراہیمی کے ساتھ عمل کے اسمائے اربعہ کو چار ہزار (۴۰۰۰) کی مقررہ تعداد کے مطابق روزانہ پڑھتے ہوئے عمل کے چلّہ کو مکمل کر لے۔ عامل ہو جائے گا۔

تسخیر و ریاضتِ عمل کے بعد جب اس عمل سے کام لینا مقصود ہو تو اس کے لیئے عامل شب بسری کے وقت اسمائے طلسمات کا ایک ہزار (۱۰۰۰) بار جاپ کرے عمل کے اسماء کے اعوان و مؤکلات کو پکار کر کہے کہ وہ اس کے فلاں مطلوب کو اس کے لیئے حاضر کر دے۔ اس عمل کو تین شب بجا لائے تو خدا تعالٰے کے فضل و کرم سے اور عمل کی قوتِ تاثیر سے کوسوں دور مطلوب عامل کے حضور آ حاضر ہوگا۔ عمل کے اسمائے اربعہ کے اعوان و مؤکلات کے اسماء سے ترتیب دیا ہوا عبارت حسبِ ذیل ہے۔

یَا دَادُ دُدَرْئِیلُ یَا ھَدُ دُدَرْئِیلُ یَا وَدُ دُدُئِیلُ یَا ھَدَادُ دُدُئِیلُ

اِنّی ھَلَقَتُ لَکُمْ بِتَسْخِیْرِ فُلَانْ اِبْنِ فُلَانْ اَلْوَحَا اَلْعَجَلْ اَلسَّاعَۃْ اَلْیَوْمْ ○

بغدادی تحریر فرماتے ہیں کہ اس عمل سے کام لینے کا ایک دوسرا طریقہ اس طرح پر ہے کہ عامل کسی کھلے میدان میں چلا جائے اور ہوا کے رُخ پر کھڑا ہو کر اسمائے اربعہ کو بلا تعین تعداد پڑھتے ہوئے حکم دے کہ ہوا کے جھونکے اس کے پیغام کو اس کے مطلوب یہ مطلوب تک پہنچا دیں۔ یہ عمل اس قدر مؤثر ہے اور یہ طریقہ اس قدر کراماتی ہے کہ سات سمندر پار مطلوب بھی عامل کے پیغام کو فی الفور اپنے دل کی دھڑکنوں میں محسوس کر لیتا ہے اور قلب و اذہان پر الہامی طور پر نقش ہوتے ہوئے محسوس کرتا ہے اور اس کے نتیجہ کے طور پر جب تک طالب کے یہاں قدم بوسی کے لیئے حاضر نہیں ہو جاتا اس وقت تک ہر طرح سے درماندگی اور بے چینی محسوس کرتا ہے۔

بغدادی تحریر کرتا ہے کہ اس عمل کی تسخیر کے بعد جب مجھے ذاتی طور پر اس کے نتائج و فوائد کو میزانِ تجربہ پر پرکھنے کا موقع ملا تو میں نے اسکندریہ کے شہر سے باہر نکل کر ہوا کو بابل میں موجود اپنے مطلوب تک پیغامِ محبت کے پہنچانے کا حکم دیا تو میرے مطلوب کے میری خدمت میں حاضری کے بعد اس کے یہ الفاظ تھے کہ جب آپ نے مجھے میرا نام لے کر پکارا تھا تو میں نے اسی وقت ہی آپ کی پکار کو سُنا تھا اور پھر جب آپ نے مجھے اپنی خدمت میں بلانے کے لیئے حکم دیا تھا تو میں اُسی وقت ہی آپ کی طرف چل پڑا تھا اور اب آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ فرمائیے میرے لیئے کیا حکم ہے۔

واصل ابن عطار بغدادی کے حُبّ و تسخیر کے اس عمل کے متعلق یہ ریمارکس اس عمل کی صحت کے لیئے ایک سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ یہ حقیر اربابِ علم و فن کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہے کہ اگرچہ مجھے اتحادِ قلوب کے اس عمل کو حُبّ و تسخیر کے باب میں استعمال کرنے کا موقعہ نہیں ملا ہے۔ تاہم میں یہ بات پورے یقین و وثوق کے ساتھ تحریر کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ عمل اپنی قسم کا لافانی طلسم ہے۔ حُبّ و تسخیر کے سلسلے کا بے خطا عمل ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ شائقین حضرات

اس عمل کو اپنے علم و تجربہ میں لائیں گے تو یقینی طور پر اس کے عجیب و غریب فوائد سے بہرہ ور ہو سکیں گے۔ کسی بھی حالت میں تخلف نہ کرنے والا اس جیسا کوئی عمل اب تک میری عملیاتی زندگی میں میری نظر سے نہیں گذرا ہے۔

اتحادِ قلوب کے لیئے اس عمل سے کام لینے کا میرا ایک اختیار کردہ و تجویز کردہ ذاتی طریقہ یہ ہے کہ عمل کے اسمائے اربعہ کو شکر، چینی یا کسی بھی میٹھی چیز پر ایک ہزار (۱۰۰۰) بار پڑھ کر پھونک لیا جائے۔ یہ شکر اور چینی وغیرہ جو عورت اپنے مرد کو راہ راست پر لانے کے لیئے کھلا پلا دے یا مرد اپنی گستاخ بیوی کو اپنا تابعدار بنانے کے لیئے کھلا پلا دے تو مرد اپنی بیوی کا اور بیوی اپنے خاوند کی تابعدار اور فرمانبردار ہو جائے گی۔ میں اس عمل کو کم و بیش تین بار چینی پر پڑھ کر دیتا ہوں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب تک حاصل ہونے والے نتائج میری توقع سے بڑھ کر ثابت ہوئے ہیں۔ اتحادِ قلوب کے لیئے بجا لائے جانے والے اس عمل کے لیئے کسی چلہ وغیرہ کی کوئی پابندی نہیں۔

عملیاتِ اسمائے سبعہ برائے حُبّ و تسخیر

قارئینِ کرام کے لیئے یہ بات بڑی حیرت انگیز ہوگی کہ عمل کے سلسلہ میں اس قدر تفصیل کو کیوں بیان کیا گیا ہے اور ہمارا مدّعا و مقصود کیا ہے۔ وضاحت کی جاتی ہے کہ اس تفصیل کے بیان کرنے سے مراد نہ صرف عمل کے سربستہ راز کی تفصیل کرنا ہے اور اس کے حقائق کو آسان ترین لفظوں میں کھول کر بیان کرنا ہے کہ یہ مؤثر اعمال جو بظاہر جناتی قسم کی زبان پر مشتمل نظر آتے ہیں۔ درحقیقت مخفی و باطنی قسم کے اسحار، و اعوان اور ان کے متعلقہ موکلات کی قوتوں سے تعبیر ہیں۔ اس عمل کی زیادہ تفصیل کی جائے تو یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ اس کے لیئے ایک الگ دفتر کی ضرورت پڑے گی جس کے لیئے فیوضِ طلسمات کے اوراق مجھے ناکافی نظر آتے ہیں۔ چنانچہ اس مختصر سی تشریح و توضیح کے بعد اس عمل کی ایک معجزاتی قوتِ حبّ و تسخیر کا نمونہ پیش کرتے ہوئے اس سلسلہ کے تیسرے مثالی عمل کو بیان کرنا چاہتے ہیں علمائے فن فرماتے ہیں کہ اگر اس عمل کی صداقت کا مشاہدہ کرنا ہو تو رات کو کسی تنہائی

کے مکان میں شیشے کا ظرف پانی سے لبالب بھر کر اپنے سامنے رکھیں۔ اس شفاف برتن کے پانی میں آسمان پر ٹمٹماتے ہوئے ستاروں کو دیکھتے رہیں اور ساتھ ہی ساتھ عمل کے اسمائے سبعہ کو دل ہی دل میں دہراتے رہیں۔ پھر جب برتن کے پانی میں کسی ستارہ کو ٹوٹ کر اپنی جگہ تبدیل کرتے ہوئے دیکھیں تو فوراً ہی جراحت فصد سے اپنے جسم کے کسی حصّہ سے چند قطرے خون کے نکالیں اور برتن کے پانی میں ڈال دیں۔ عمل تمام ہوا۔ عمل کی نشست سے اُٹھیں اور اس پانی میں سے ایک چلو بھر کر اپنے مطلوب کے گھر کی طرف مُنہ کر کے کھڑے ہو جائیں۔ عمل کے کلمات کو پڑھیں اور چلو میں موجود پانی کو فضا میں پھینک دیں۔ اسی ترکیب کے مطابق اس عمل کو تین دن تک بجا لائیں۔

یاد رہے کہ تین یومیہ عمل کی بجا آوری کے بعد برتن میں کچھ تھوڑا بہت پانی ضرور بچا لینا چاہیئے۔ اس پانی کو محفوظ کر لیں۔ بحکم خدائے تعالیٰ چوتھے روز مطلوب والہ و شیدا ہو کر آپ کے قدموں میں آگرے گا۔ اب آپ اس بچے ہوئے پانی میں سے جس قدر ممکن ہو سکے وہ اس مطلوب کو پلا دیں۔ وہ مطلوب جیتے جی عامل کا طالب ہو کر رہ جائے گا۔ صاحب مدارج البروح علامہ جلداتی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ اس عمل میں جب عامل عمل سے ترتیب دیئے ہوئے پانی کو اپنے چلو میں سے کر فضائے آسمان پر پھینکتا ہے تو اس عمل کے اسماء کے مقررہ موکلات اس پانی کو طالب کے مطلوب کے ہاں پھینکتے ہیں۔ عمل کی قوتِ تاثیر اس قدر غالب و بزنر ہے کہ اگر اس پانی کا ایک قطرہ بھی عامل کے مطلوب کے جسم پر پڑ جائے تو اس کی عقل خرید جاتی رہتی ہے۔ ہوش و حواس باقی نہیں رہتے اور وہ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر عمل کی تاثیر کے زیرِ اثر اپنے طالب کی تلاش میں سرگرداں و پریشان حال ہو کر جلد سے جلد تر اس کے ہاں حاضر ہونے کا قصد کر لیتا ہے

علامہ جلداتی فرماتے ہیں کہ اس عمل کی قوتِ تاثیر کے امتحان کے لیئے ایک آسان ترین ترکیب یہ بھی ہے کہ قمر زائد النور کے دنوں میں زہرہ و مشتری کے مقابلہ یا نظرِ تربیع کے اوقات میں اسمائے عمل کو زعفران اور گلاب سے چینی کی رکابی پہ لکھ کر پانی سے محو کر کے شہد سے شیریں کریں۔ اور مطلوب کو کسی طرح پلا

دیں۔ اس پانی کے حلق سے اترتے ہی مطلوب پر طالب کی محبت کا ہلکا ڈپٹ مسلط ہو جائے گا۔ اس عمل کو موضوع کے اعتبار سے اس جگہ پر ختم کر دینے سے قبل قارئین کی معلومات میں اضافہ کے لیئے عرض کر دینا چاہتے ہیں کہ یہ عمل نورانی و علوی قسم کا عمل ہے سحری و سفلی قسم کا عمل نہیں ہے۔ اس وضاحت کی ضرورت اس لیئے پیش آئی ہے تاکہ کوئی صاحب عمل کو بجا لاتے وقت شرعی جواز تلاش کرتے ہوئے پریشان نہ ہو جائیں۔ دوسری اہم وجہ یہ بھی ہے کہ اس عمل سے استفادہ کرنے کی دو مختلف النوع تراکیب کا ذکر ملتا ہے۔ پہلی ترکیب کی تفصیل ہم اوپر درج کر آئے ہیں۔ ترکیب محولہ بالا کو عمل کی خاکی ترکیب کا نام دیا جاتا ہے۔ دوسری ترکیب جس کو ہم ذیل میں درج کر رہے ہیں اسے عمل کی آتشی ترکیب کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے۔ عمل مذکرۃ الصدر کے سلسلہ کی یہ دوسری ترکیب تین قسم کی دوسری تراکیب پر مشتمل ہے جن میں سے ترکیب اوّل کی ترکیب یوں ہے کہ تسخیر مطلوب کے لیئے اسمائے عمل کو تحت الشعاع میں غروب آفتاب کے وقت مریخ کے نحس اوقات میں بلاور کی سیاہی کے ساتھ نعل اسپ پر لکھیں اور زیر زمین دفن کر کے اس پر آگ جلائیں۔ جلدآقی رقمطراز ہیں کہ ایک پہر بھی نہ گذرنے پائے گا کہ طالب کا مطلوب اس کے حضور سر بسجود ہو جائے گا۔

عمل مذکورہ بالا کی تیسری ترکیب جسے بادی ترکیب کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے آتشی اور خاکی کی طرح ہی پُر تاثیر تسلیم کی جاتی ہے۔ علامہ جلدآقی فرماتے ہیں حب و تسخیر کے اس عمل کا پختہ نیت کے ساتھ عمل سے قبل صدقہ و خیرات کرے۔ ان تراکیب پر عمل پیرا ہونے کے بعد خاموشی کے ساتھ آبادی سے نکل کر کسی جنگل یا صحرا کا رخ کرے یا ایسی جگہ تلاش کرے جہاں انسانی گذر کم ہو اور سکوت و سکون ہو۔ عمل کے دوران کسی قسم کا خلل یا شور و غل کا امکان نہ ہو۔ مطلوبہ جگہ پر پہنچ کر عامل ہوا کے رخ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے۔ سر پہ کپڑا باندھے پاؤں سے ننگا ہو۔ عمل سے قبل اپنا حصار کرے۔ حصار کے سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی شرط نہیں ہے۔ عامل اپنی صوابدید کے مطابق جس عمل کو مناسب خیال کرے اس سے اپنا حصار باندھے اور عمل کا جاپ کرتے ہوئے خانہ مطلوب

کا تصور کر کے پڑھتا رہے اور پھونکتا رہے۔ اس عمل کو ایک ساعت تک روزانہ بجا لایا کرے۔ عمل کی کل مدت سات یوم بیان کی گئی ہے۔ سات یوم کے بعد عامل عمل کی مخفی قوتوں کا باطنی طور پر ماہر ہو جاتا ہے

عمل کے بعد عمل کی قوت و تاثیر کا امتحان کرنے کے لیئے جب کبھی عامل پسند کرے تو انتظار کرتا رہے۔ چنانچہ جب کبھی آندھی یا گرد و غبار کے پیدا ہونے کا امکان ہو تو ایسا ہونے سے پیشتر غسل کرے یا اس قدر وقت نہ ہو تو باوضو ہی ہو کر کسی بلند جگہ پر کھڑے ہو کر عمل کے کلمات کو پڑھے اور ہوا کے کسی ایک جھونکے کو پکارے کہ اس کے معاوضہ مطلوب کو اس کے قدموں میں حاضر کیا جائے۔ عامل جب تک تیز و تند ہوا یا گرد و غبار کا طوفان اٹھتا رہے اس عمل کو مسلسل بجا لاتا رہے اور گرد و غبار کے خاتمہ کے ساتھ ہی عمل کو ختم کر دے۔ جلدآقی کہتے ہیں کہ گرد و غبار کے طوفان کے ختم ہوتے ہی عامل کا مطلوب اس کے قدموں میں پڑا ہوا نظر آئے گا۔

مدارج الروح کے مصنف کے مطابق اس حیرت الاثر عمل کے مخفی موکلات ہوا کے دوش پر سوار ہو کر عامل کے مطلوب کو چشم زدن میں اٹھا کر اس کے حضور لا حاضر کرتے ہیں۔ مدارج الروح کے علاوہ طلسمات کے موضوع پر مشتمل سینکڑوں کتب متداولہ میں علمائے فن نے اس مخفی و اسراری عمل کا ذکر کرتے ہوئے اسے حبّ و تسخیر کے سلسلہ کا اپنا نظیر آپ بیان کیا ہے۔ علماء کا اتفاق ہے کہ یہ عمل اپنی اعجاز نما قوتوں کے سبب معجزہ سے کم نہیں ہے۔

راقم الحروف عرض کرنا چاہتا ہے کہ حب و تسخیر کے عجیب و غریب حقائق کے حامل اس طلسماتی عمل کی اس بادی ترکیب کو جو ورطۂ حیرت میں گم کر دینے والے عجائبات کی مظہر ہے۔ میں ذاتی طور پر متعدد مرتبہ اپنے روحانی پیشوا سے مختلف مواقع پر اس کا عملی مشاہدہ کر چکا ہوں۔ تاہم یہ وضاحت کر دینا نہایت ضروری خیال کرتا ہوں کہ یہ عمل طلسماتی سلسلہ کا ایک عظیم ترین عمل ہے۔ اس لیئے اس عمل سے اسی صورت میں ہی استفادہ کیا جا سکتا ہے جبکہ عامل عملیاتی طور پر اس قدر روحانی قوتوں کا مالک ہو چکا ہو کہ مخفی و اسراری حقائق اس کے سامنے بالکل ظاہر باہر ہو چکے ہوں۔ ہر کس و ناکس اس عمل کو بجا لانے اور اس سے استفادہ کرنے

کی ابتدائی کوششوں میں یقینی طور پڑنا کام ہی رہتا ہے۔ ہاں علمائے بادی تسخیر
کے اس اعظم ترین عمل کے مقابلہ میں اعمالِ اصغر کا ایک باب بھی ترتیب دیا ہے،
جیسا کہ بیان کرتے چلے آ رہے ہیں کہ ہمارا موضوع حُبّ و تسخیر کے عملیات
کو منبطِ تحریر میں لانا نہیں ہے۔ یہ صرف ضمناً بیان کیے جا رہے ہیں۔ اس لیے
اس موضوع سے کسی باب کو مکمل طور پر لکھنے کی بجائے اس سلسلہ کے ایک
عمل کو ہی بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ ترکیبِ عمل کے مطابق خاموشی کے
کسی مکان میں دو زانو ہو کر بیٹھے۔ مطلوب کو حاضر کرنے کے ارادہ کے ساتھ
اس کے سانس کو سلب کر لینے کی نیت کے ساتھ اسمائے سبعہ کی مؤکلات
و اعوان پر مشتمل عبارت کو سات بار پڑھیں اور ایک زوردار سانس لیں اور اس
کے ساتھ ہی جتنے وقت کے لیے ممکن ہو سکے اپنے سانس کو روک لیں۔ آپ
کا مطلوب جہاں بھی موجود ہوگا اس کا سانس وہاں پر اس وقت تک کے لیے رک
جائے گا جب تک آپ اپنے سانس کو روکے رکھیں گے۔ امام جلداقی فرماتے
ہیں کہ عبارتِ عمل کے بعد جب عامل اپنا سانس روک لیتا ہے تو اس کے سامنے
مطلوب کی تصویر آ جاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی جب مطلوب کا سانس رکنے لگتا
ہے تو اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے طالب کی تصویر ظاہر ہو جاتی ہے۔ ترکیبِ
عمل کے مطابق عامل اس عمل کو بجا لاتا رہے تو سات یوم بھی نہ گذرنے پائیں گے کہ اس
کے مطلوب کی جان پر بن جائے گی اور وہ یہ جان جائے گا کہ اگر اسے زندہ رہنے کے
لیے سانس لینے کی ضرورت ہے تو اس کے لیے اسے اپنے طالب کے درِ دولت
پر حاضر ہونا پڑے گا۔

مدارج اکبروح میں امام جلداقی رقمطراز ہیں کہ اسمائے سبعہ روحانیہ کو دن کی ساتویں
ساعت میں سیسہ کے پترے پر کندہ کر کے پترے کو کسی ہوادار جگہ میں لٹکا دے۔
جوں جوں یہ پترا ہوا کے ذریعے ہلے گا تو اس کے ساتھ ساتھ اس کے مطلوب کا دل
اپنے طالب کی محبت میں پھڑک اٹھے گا۔ جلداقی کے مطابق کوسوں دور مطلوب
بھی عامل کے حضور آ حاضر ہوگا۔ یاد رہے کہ یہ عمل حاضری مطلوب کے علاوہ مفرور،
گم شدہ کے واپس بلانے کے لیے بھی اکسیر و بے نظیر کا حکم رکھتا ہے۔ خود مجھے

ذاتی طور پر اس عمل کی مدد سے متعدد مواقع پر مفقود الخبر افراد کو واپس منگوانے کا تجربہ
ہوا ہے۔ گویا یہ عمل ان ہر دو ضروریات کے لیے مفید و مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

عمل کی چوتھی ترکیب جسے آبی ترکیب کا نام دیا جاتا ہے یہ بھی عجیب و غریب
ترکیب ہے۔ اس کی تفصیل کچھ اس طرح پر ہے کہ عامل منزلِ شرطین میں کسی دریا،
ندی، نہر یا کسی جاری پانی کے کنارے کھڑے ہو کر اسمائے سبعہ طلسمات کو حاضریِ
مطلوب کے ارادہ کے ساتھ ایک پہر تک مکمل توجہ، تصور آفرینی اور یقینِ کامل کے
ساتھ پڑھے۔ عمل ختم کر کے اپنے دائیں ہاتھ کو جاری پانی میں ڈال دے۔ ایسا کرتے
وقت اپنی دونوں آنکھوں کو بند رکھے۔ تھوڑی ہی دیر بعد عامل کو ایسا محسوس ہوگا کہ جیسے
اس کے ہاتھ میں کوئی وزنی چیز خود بخود چل کر آ گئی ہے۔ جونہی عامل یہ محسوس کرے
تو فوراً ہی ہاتھ کو پانی سے باہر نکال لے۔ مدارج اکبروح میں تحریر ہے کہ اس وقت
عامل کے ہاتھ میں سنہری رنگ کی ایک مچھلی ہوگی۔ عامل خاموشی کے ساتھ اس مچھلی کو
لے کر واپس آ جائے اور ترکیبِ عمل کے مطابق اس مچھلی کو جلا کر جو راکھ وغیرہ بنے
اسے اپنے پاس محفوظ رکھے۔ اس راکھ میں سے ایک چٹکی بھر بھی پانی میں ملا کر جس
مطلوب کو کھلا پلا دی جائے گی وہ اپنے طالب کی محبت میں دیوانہ ہو جائے گا۔

صاحبِ ہرامس جلالی اسمائے سبعہ کے حُبّ و تسخیر کے اس عمل کے متعلق
اپنے تجربہ کے بعد ایک نہایت ہی سہل الحصول طریقہ بیان کرتے ہوئے اس کی
تفصیل میں فرماتے ہیں کہ اسمائے سبعہ کا یہ عمل اس قدر پُر تاثیر اور اثر آفریں ہے
کہ اس کے لیے مشکل ترین تراکیب کو اپنانا درحقیقت عمل کی صداقت کو جھٹلانا بھی
ہے اور اس کے ساتھ اپنے آپ کو پریشانیوں کا شکار کرنا بھی ہے۔ صاحبِ ہرامس
جلالی کے مطابق آبی تسخیر کی ترکیب کا ایک آسان ترین طریقہ یہ ہے۔ کہ حُبّ و
تسخیر کی متعلقہ ساعت میں پانی پر اسمائے عمل کو سات مرتبہ پڑھ کر پھونک دیں۔
یہ پانی جس کسی کو بھی پلا دیں گے وہی آپ کا والہ و شیدا ہو جائے گا۔ راقم الحروف
عرض کرنا چاہتا ہے کہ اسمائے سبعہ کے اس عمل کے متعلق علمائے فن نے
جن مختلف تراکیب کا ذکر کیا ہے اور اس سلسلہ میں جس قدر اختلافات پائے جاتے
ہیں ان سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ فلاں ترکیب صحیح ہے اور فلاں غلط، کسی طور پر بھی

احسن نہیں ہے کیونکہ اختلافات درحقیقت عمل کی صداقت کو واضح کرتے ہیں۔ اختلافات تو دراصل مختلف تراکیب کے نتائج کے حصول میں ہیں۔ عمل کی صداقت وحقانیت پر تو کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا۔ بلکہ اختلافِ رائے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ فنِ متین اس قدر وسیع اور پُر تاثیر ہے کہ ہر طریقہ پر مشتمل مشکل ترین تراکیب بھی مؤثر ہیں اور آسان ترین تراکیب کچھ کم پُر تاثیر نہیں ہیں۔

فیوضِ طلسمات کے سلسلہ میں حُب وتسخیر کے عنوان کے تحت یہ چند ایک عملیات بیان کیئے گئے ہیں۔ ان کے متعلق اس قدر واضح کر دینا نہایت ضروری خیال کیا جاتا ہے کہ یہ تمام تر عملیات اگرچہ مثالی طور پر بیان کیئے گئے ہیں تاہم ان مثالی اعمال میں بھی یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ ان کی تراکیب میں ہر قسم کے اصغر واکبر دونوں طریقے ایک ساتھ بیان کیئے جائیں تاکہ مبتدی اور منتہی دونوں ہی مستفید ہو سکیں۔ ان مثالی عملیات کے عنوان کو ختم کرنے سے پیشتر یہ ضروری خیال کیا جاتا ہے کہ اسمائے سبعہ کے اس مؤثر ترین طلسماتی عمل کی دو ایک تراکیب کو جو میرے ذاتی عمل و تجربہ میں آ چکی ہیں قارئین کے لیئے سپردِ قلم کر دوں تاکہ وہ بھی اس عمل کی حقیقتوں کا مشاہدہ کر کے میری طرح اطمینانِ قلب حاصل کر سکیں۔ ان تراکیب کے متعلق یہ بھی عرض کر دوں گا کہ یہ ایسی آسان ترین ضرورت کے وقت کی ایجاد و اختیار کردہ تراکیب ہیں جن کو کم از کم میں نے تو کسی کتاب میں درج نہیں دیکھا ہے۔

پہلی ترکیب کچھ اس طرح پر ہے کہ عامل اپنے اور اپنی والدہ کے نام کے حروف کو ایک ساتھ ایک سطر میں ترتیب دے کر لکھے۔ اسی طرح مطلوب اور اس کی والدہ کے نام کے حروف علیحدہ علیحدہ کر کے لکھے۔ اب نہایت احتیاط کے ساتھ عمل کی طلسماتی زمام تیار کرے جس کے لیئے طالب ومطلوب کے نام کے ایک ایک حرف کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر لکھا جائے۔ اس طریقہ سے طالب ومطلوب کے نام پر لکھی ہوئی دونوں سطریں ایک ہی سطر اختیار کر لیں۔ دوسرے مرحلہ کے طور پر اس تیار ہونے والی سطر کو حروف تخلیص کے قاعدہ کے مطابق ترتیب دے کر خالص حروف حاصل کرے یعنی سطر میں ایک ہی قسم کے مکرر آنے والے حروف کو کاٹ دیں۔ تیسرے مرحلہ کے طور پر سطر کے خالص

حروف کو ملفوظی صورت میں لکھے اس طرح جس قدر حروف حاصل ہوں ان کو دوبارہ ایک ہی سطر میں جدا جدا کر کے تحریر کیا جائے۔ اس کے بعد ان حروف کو عددی طور پر ترتیب دے کر حاصل جمع اعداد کو نو (۹) پر تقسیم کریں اور حاصل تقسیم کے جس قدر اعداد آئیں اس عمل کی تسخیر کے دن قرار دے کر ملفوظی حروف کو مقررہ دنوں کی تعداد کے مطابق زعفران اور گلاب کی سیاہی سے کاغذ پر تحریر کر کے ان کے فتیلہ جات بنائیں۔ پھر جب کبھی مطلوب کی حاضری کرنا مقصود ہو تو عروج ماہ میں زُہرہ یا مشتری کی کسی سعید ساعت کے وقت فتیلہ جات کو پاکیزہ قسم کی صاف روئی میں لپیٹیں اور نئے چراغ میں روغنِ کنجد یا زنبیق ڈال کر چراغ روشن کریں اور خود عمل کے مکان میں فرش پر میٹھی نیند سو جائیں۔ عمل کی زمام کی تقسیم کے دنوں کی تعداد کے مطابق تحریر کردہ فتیلہ جات کو روزانہ ایک ایک کر کے جلاتے رہیں تو حکم خدا تعالیٰ سے عامل کا مطلوب انسان ہو یا حیوان، آشنا ہو یا اجنبی، گورا ہو یا سیاہ، مشرق کا باسی ہو یا مغرب کا باشندہ، گدا گر ہو یا بادشاہ اور عورت ہو یا مرد جہاں بھی ہو گا اور جس بھی حالت میں ہو گا عامل کے حضور سرِ تسلیم خم کیئے ہوئے کشاں کشاں چلا آئے گا۔

مسودِ اوراق احقر العباد السید فیض احمد شاہ نقوی البخاری طلسماتی و روحانی عملیات و اعمال کے شائقین حضرات کی خدمت میں عرض کرے گا کہ عملیاتی حقیقتوں سے انکار کسی طور پر بھی ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ میں عملیات کی گود میں ہی پروان چڑھا ہوں اور اعمال و وظائف ہی میری زندگی کا اوڑھنا بچھونا ہیں۔ جن میں سے مذکورہ بالا عمل میری عملیاتی زندگی کا سب سے معتبر، مستند اور ایسا کراماتی عمل ہے جس کے متعلق میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ سورج کا مغرب سے نکلنا ممکن ہو سکتا ہے۔ لیکن اس عمل کی تسخیر کا خالی جانا ناممکن ہے۔ اگر آپ حُب وتسخیر کے سینکڑوں قسم کی تراکیب پر مشتمل عملیات بجا لا کر بد ظن ہو چکے ہوں تو آئیے ہمارا چیلنج قبول کرتے ہوئے اس عمل کو بجا لا کر دیکھیں۔ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ آپ کی محنت اکارت نہیں جائے گی۔ بلکہ آپ اپنی سوچ سے بھی زیادہ مؤثر طریقے پر اس عمل کی اثر آفرینی کو ملاحظہ کر سکیں گے۔ یہ ترکیب عمل کے سلسلہ میں حرفِ آخر

کے طور پر تحریر کرنا چاہتا ہوں کہ عامل کے لیئے ضروری ہے کہ جب وہ فتیلہ جات کو تیار کرے تو ملفوظی حروف سے قبل اسمائے سبعہ کو تحریر کرے۔ اس سلسلہ میں کوئی پابندی نہیں ہے، عامل جیسے پسند کرے۔ چاہے تو ملفوظی طور پر اسمائے سبعہ کے حروف و کلمات کو ترتیب دے کر لکھے یا پہلے سے ترتیب کردہ عبارت کو ہی جوں کی توں لکھ ڈالے۔ جو بھی صورت اختیار کرنا چاہے کر سکتا ہے۔

طلسمات کے اثرات کی حقیقت کے سلسلہ میں نمونہ کے طور پر جو مجوزہ عمل تحریر کیئے گئے ہیں ان سے اس حقیقت کے بخوبی سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ سحر و جادو اپنے اثرات کے اعتبار سے ہمہ گیر قوتِ تکوینیہ کا منبع و اصل ہے جو نہ صرف تباہی اور بربادی اور بُغض و تفرقہ کے اعمال پر بحث کرتا ہے بلکہ محبت و اخلاص اور تسخیر و اتحادِ قلوب کے موضوع پر بھی انتہائی زوداثر اور معجز نما اعمال کا جامع ہے۔ اس سلسلہ کی زیادہ تفصیل میں جانے کی بجائے اجمالی طور پر ذیل میں قدیم طریقہ سحر و ساحری اور طلسماتی و روحانی حقائق پر مشتمل چند ایک عمل جن کا موضوع حُب و اخلاص ہے قارئین کرام کی معلومات میں اضافہ کے لیئے درج کیئے جاتے ہیں۔ اس سے مراد اس موضوع کی بہت زیادہ تفصیل کا بیان کرنا نہیں ہے بلکہ صرف اور صرف مثالی طور پر علمی اور فنی حقائق کے مثبت نتائج کے حامل عملیات کا مختصر سا بیان ہے۔

یاد رہے فیوضِ طلسمات کا اصل موضوع سحر و جادو کے اثرات کا ردّ ہے اور آئندہ چل کر ہم اسی موضوع کو ہی تفصیل کے ساتھ بیان کریں گے۔ اس وقت اس موضوع پر اجمالاً بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ سحری طور پر متاثرہ مریض کا علاج کرتے وقت عامل کے علم میں ہونا چاہیئے کہ مریض کس قسم کے جادو سے متاثر ہے، جادو کے اثرات کیا ہیں؟ جادو کس قوت کے ساتھ اثر کر چکا ہے سحری نقصانات کی ابتدائی منزل ہے، درمیانی حالت ہے یا مریض سحری اثرات کے سبب آخری منزل تک پہنچ کر لاعلاج بن چکا ہے۔ جب تک کوئی عامل و کامل سحر و جادو کے واقعاتی اثرات کا علم نہ رکھتا ہو گا اس وقت تک

اس کے لیئے مریض کے مرض کی تشخیص کرنا انتہائی مشکل امر بن جاتا ہے از ظاہر ہے کہ تشخیص کے کامل نہ ہونے سے علاج کا مکمل کر لینا بہت مشکل ہے۔

علمائے فن نے حُبّ و تسخیر کے عملیات کو بھی سحری و طلسماتی حقائق کے باب میں اعظم ترین عملیات کے طور پر بیان کیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم جو دو ایک عمل بیان کرنا چاہتے ہیں وہ اس فن کے قدیم ترین اعمال کا نمونہ ہیں جیسا سے علمائے فن انہی اعمال کو میزانِ عمل و تجربہ پر پرکھتے چلے آرہے ہیں اور آج تک اُن اعمال کی اثر آفرینی میں ذرا بھر بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی ہے۔ ان اعمال کی تفصیل کے لیئے اس وقت طلسمات کے موضوع پر جس ایک اہم ترین کتاب کو ہم قارئین کرام سے متعارف کرا رہے ہیں اُس کا نام "مدارج البروج" ہے۔ یہ کتاب بھی کتاب الآیات اور شمائل السحر کی طرح اس فن کے حقائق و دقائق پر مشتمل ایک جامع و مانع کتاب ہے۔ امام حبلہ اتی جو حضور یا اور حکیم قلیاس بن انوش کے ہمعصر گزرے ہیں اس کتاب کے مصنف و مؤلف ہیں یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے حُب و تسخیر کے عملیات کی سب سے پہلی منضبط کتاب ہے جس کی افادیت و واقعیت پر متقدمین و متاخرین کا اتفاق ثابت ہے۔

مدارج البروج سے اس وقت حُب و تسخیر کے جو تین اعمال پیش کیئے جا رہے ہیں، ہمارا دعویٰ ہے کہ ان عملیات جیسے اعمال آج تک صفحۂ قرطاس پر نہیں آ سکے۔ جواز قلم کو مشغلہ تالیف میں جولانی دیتے ہوئے جی چاہتا ہے کہ مدارج البروج کو اول سے آخر تک سریانی سے اردو کے قالب میں ڈھال کر ارباب علم و فن کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ لیکن ہمارا اصل موضوع چونکہ سحر و جادو کی حقیقت کے متعلق اعمال کو علیحدہ علیحدہ کر کے مختصراً بیان کرنا ہے۔ اس مجبوری کے پیشِ نظر چند ایک عملیات کے بیان کر دینے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ بہت جلد حُب و تسخیر کے عملیات کے شائقین کے لیئے خاص طور پر اسی موضوع پر ایک عظیم ترین کتاب فیوضِ طلسمات برائے حُب و تسخیر کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر سکوں گا۔

حُبّ و تسخیر کے سلسلہ میں پہلا عمل ملاحظہ فرمائیں ۔

علامہ جلداقی صاحب کتاب "مدارج البروج" مقدمۃ الکتاب میں رقمطراز ہیں کو جو عامل محبّت و تسخیر کے عملیات سے کام لینا چاہتا ہو اس کے لیئے ضروری ہے کہ وہ اپنی ذاتی قوتِ تسخیر کے ساتھ محبّت و تسخیر کے متعلقہ اعمال کی زکوٰۃ کو کرے عملیات کو قابو میں لائے ۔ اس طریقہ پر عمل پیرا ہوگا تو حُبّ و تسخیر کے عملیات میں مہارتِ تامہ حاصل کرے گا ۔ اس کی تفصیل میں بیان فرماتے ہیں کہ محبّت و تسخیر کے عامل کے لیئے ضروری ہے کہ وہ ابتدائی طور پر اپنی زبان کو تسخیر کرے اس طرح پر کہ زبان کی تندی و تُرشی ، تلخی و کڑواہٹ پر قابو پائے ۔ گفتار میں نرمی اور لجاجت پیدا کرے ۔ فحش گوئی سے باز رہے ۔ جب عامل اپنی زبان پر قابو پالے تب کسی عمل کی تسخیر کا ارادہ کرے ۔ کیونکہ انسان جو عناصرِ اربعہ سے تخلیق ہے اگر وہ اعمالِ محبت میں کمال حاصل کرنا چاہتا ہے تو سب سے پہلے عنصرِ محبت جو اس کی تخلیق میں شامل ہے اُسے باقی عناصر سے علیحدہ کر کے اس پر غلبہ حاصل کرے ۔ جب اس کا اپنے عنصرِ محبت پر پورا پورا قابو ہو جائے تب وہ یہ سمجھ لے کہ اب میں عملیاتِ محبت کو تسخیر کر سکتا ہوں ۔ کیونکہ میں نے ابتدائی طور پر محبت کی ذاتی قوت پر قابو پالیا ہے ۔

قارئینِ کرام آپ بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ جب تک کوئی عامل عملیات کے قواعد کا پابند نہیں بن سکتا اُس وقت تک کے لیئے اس کا کسی عمل میں ماہر ہو جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ لیکن ہمارے ہاں تو صورت حال یہ ہے کہ بنیادی اصولوں کی رعایت نہ کرتے ہوئے جس کسی کا بھی دل چاہتا ہے عملیات کو اپنے طور پر آزمائش کی میزان پر تولنے لگتا ہے ۔ نتیجہ کے طور پر سے ناکامی کے سوا کچھ بھی نہیں ملتا ۔ ضروری تو یہ ہوتا ہے کہ عملیات پر بدظن ہونے کی بجائے اپنی کوتاہیوں کی اصلاح کر کے عملیات کے حقائق کو پرکھا جائے ۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا ۔ بلکہ ایسے بے اُصول اور نام نہاد عامل خود کو تو صحیح اور درست سمجھتے رہتے ہیں اور عملیات کے اثرات کو ہدفِ تنقید بناتے رہتے ہیں کہ یہ اعمال غلط ہیں ، ان میں کوئی صداقت نہیں ہے ۔

تسخیر کے جتنا اعمال کو ہم بیان کرنا چاہتے ہیں ان میں کامیابی کے حصول کے لیئے سب سے پہلے جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے ۔ عامل کو اپنی قوتِ محبّت و تسخیر کو قابو میں لانا ہوتا ہے ۔ چنانچہ جب عامل اپنی قوتِ تسخیر کو غضب و ظلم کی قوتوں پر غالب کر کے عنصرِ محبت کو سب سے بلند ترین مقام پر لے آئے تو پھر عمل کی تسخیر کا اہتمام کرے ۔ علامہ جلداقی فرماتے ہیں کہ جس طرح حق تعالیٰ کی رحمت اس کی تمام صفات پر غالب ہے اسی طرح کا نتاتی زندگی میں محبت کو تمام جذباتی اُمور و معاملات پر فوقیت حاصل ہے ۔ بلاشبہ یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ زبان کی شیرینی و حلاوت ، تُرشی و کڑواہٹ کی نسبت بہر حال پسندیدہ ہے ۔ راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ خدا نے بزرگ و برتر نے اسی محبّت و تسخیر کی قوت کو رحمت کا نام دے کر سرکارِ دو جہاں السید المرسلین حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمۃ للعالمین کے خطاب سے نوازا ہے ۔

علامہ موصوف فرماتے ہیں کہ اس بنیادی اُصول پر عمل پیرا ہونے کے بعد عامل کے لیئے ضروری نہیں رہ جاتا کہ وہ جلالی و جمالی شرائط کا پابند بھی بنے ۔ پابندی صرف یہ ہے کہ قوتِ محبت کو ظلم و شر اور غیض و غضب کی قوتوں پر غالب کر لیا جائے ۔ اس کے بعد عروجِ ماہ میں ذیل کے کلمات کو اپنے نام کے اعداد کے مجموعہ یعنی جمل کبیر کے مطابق قمر زائد النور کے دنوں میں رات کے وقت خوشبودار قسم کا دھونی سلگا کر پڑھنا ہے ۔ پھر جب قمر ناقص النور کا دور آئے تو عمل کو ترک کر دیا کرے اور انتظار کرے ۔ پھر جب دوبارہ قمر زائد النور ہو تو پھر حسبِ سابق عمل پر مداومت کرے ۔ اس عمل میں تسلسل برقرار رکھے اور جتنے عرصہ میں عمل کا چلہ مکمل ہو جائے اسے مکمل کرے ۔ عامل ہو جائے گا ۔ عمل کی عبارت یہ ہے :-

طَطَا طَسْ طَسْطَا سَطْ كَلَطَا طَوْ طَسْ طَوْطَوْ
طَسَا طَسَوْ طَطَكَا كَطَا طَوْ طَسَا طَسْ طِيَاه

ترکیبِ عمل کے ضمن میں تحریر کیا گیا ہے کہ اس عمل کے عامل کے لیئے اس بات کی کوئی پابندی نہیں ہے کہ وہ جس مطلوب کی تسخیر کرنا چاہتا ہو اس

کے نام و پتہ سے واقف ہو بلکہ یہ عمل عالمگیر تسخیر کے لیئے ہے۔ اس کا عامل جملہ نوع کی مخلوق کو تسخیر کرنے پر قادر ہوتا ہے۔ جنّ و انس، وحوش و طیور کوئی بھی مخلوق اس عمل کے عامل کی قوتِ تسخیر کے دائرہ سے باہر نہیں رہ جاتی۔ حبلداتی تحریر کرتا ہے کہ عامل عمل کے کلمات کو جس قدر رچا بسا کر تلاوت کرے اور اپنی قوتِ تسخیر کو بنیاد بنا کر ارادہ و تصوّر کی قدرت سے اگر آسمان پر اُڑتے ہوئے کسی جانور کی طرف بھی ایک نظر بھر کر دیکھے گا تو وہ جانور پرواز کرتا ہوا عامل کے قدموں میں آگرے گا۔ عامل جس مطلوب کو قابو میں لانا چاہتا ہو وہ عامل کا شناسا ہو یا اجنبی، سفید ہو یا سیاہ فام حبشی، عورت ہو یا مرد، حاکم ہو یا محکوم اور گداگر ہو یا سلطان عامل کلماتِ عمل کا ورد کرتے ہوئے جس کی طرف بھی نظرِ تسخیر سے دیکھے گا وہ عامل کے قدموں میں آگرے گا اور عامل کے حضور اس وقت تک کھڑا رہے گا جب تک کہ عامل خود اُسے اپنے پاس سے چلے جانے کی اجازت نہیں دے گا۔

ایسا عامل اگر جنگل میں شب بسری کے لیئے لیٹے گا تو خونخوار درندے اس کی حفاظت کے لیئے کھڑے رہیں گے۔ وہ جس جگہ پر ٹھہر جائے گا وہاں پر چاروں طرف سے انسانوں کا جمِ غفیر اس کی زیارت کے لیئے جمع ہو جائے گا۔ وہ جس سے جس بھی اپنی پسندیدہ چیز کا مطالبہ کرے گا اُس سے حاصل کر سکے گا۔ وہ لوگوں کے دلوں کی دھڑکن بن جائے گا۔ محبوبِ خلائق ہو جائے گا کہ ہر شخص اُس سے پیار کرے گا۔ اور اس کی قربت حاصل کرنے کو اپنے لیئے عزّت و افتخار سمجھے گا۔ گویا ایسا شخص ایک بے تاج بادشاہ ہوتا ہے جس کی حکومت لوگوں کے دلوں پر ہوتی ہے۔

اس عمل کی زیادہ تفصیل بیان کرنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عبارتِ عمل کی وضاحت کر دی جائے کہ وہ عمل جو اس قدر مؤثر ہے اس کے حروف و الفاظ کس طریقہ پر ترتیب ہیں کہ جن میں تسخیر کی اس قدر قوت پائی جاتی ہے۔

تفصیل برائے عملِ حُبّ و تسخیر

علامہ حبلداتی لکھتے ہیں کہ تسخیر کا یہ عمل سترہ (۱۷) کلمات پر مشتمل ہے۔ یہ کلمات سُریانی لُغت پر مشتمل ہیں۔ پہلا کلمہ "طَطَا" ہے۔ سُریانی زبان

میں یہ لفظ قسم کے لیئے آتا ہے۔ دوسرا کلمہ "طَسُ" ہے جو سُریانی زبان میں محبّت کے لیئے بولا جاتا ہے۔ تیسرا کلمہ "طَسُطَا" ہے۔ جس کے معنی گھیر لینے کے ہیں۔ چوتھا کلمہ "سَطْ" ہے۔ اس سے مراد ظاہر ہے۔ پانچواں کلمہ "طَکْطَا" ہے۔ جو سُریانی زبان میں مخفی مخلوق کے لیئے بولا جاتا ہے۔ چھٹا کلمہ "طَوُ" ہے۔ جس سے مراد قابو کرنا ہے۔ ساتواں کلمہ "طَسُ" ہے۔ جس کے معنی روک دینے کے ہیں۔ "طَوُ" آٹھواں کلمہ ہے جس کے معنی دماغی قوتوں کو سلب کرنا ہے۔ عبارتِ عمل میں نویں اور دسویں ہر دو کلمات کو مشترکہ پڑھا جاتا ہے۔ جس کے معنی عامل کے مطلوب کی جملہ قوائے بدنیہ کو مسخر کرنا ہے۔ گیارہواں کلمہ "طَسَوُ" ہے۔ اس سے مراد بھی جملہ ظاہری اور باطنی قوتیں لی جاتی ہیں۔ بارہواں کلمہ "طَطُکَا" ہے۔ جس کے معنی شعور کی قوّتوں کو باطل کر دینے کے ہے یہ کَطَا اور طَوُ" تیرہواں اور چودھواں کلمہ ہے جس سے مراد ایسی گرفت کے ہیں جو نہ ٹوٹے یہ طَمَا طَسُ" پندرہواں اور سولھواں کلمہ ہیں۔ جس سے مراد گرفت کو مضبوط کرنا ہے۔ آخری اور سترہواں کلمہ "طِیَا" ہے۔ جس کے معنی ہیں کہ گرفت ہمیشہ قائم رہے۔

عبارتِ عمل کے کلمات کے مندرجہ بالا معنی کو اگر یکجا کر کے پڑھا جائے تو عبارت اس طرح بنتی ہے :-

لاکہ میں قسم دیتا ہوں محبت و تسخیر کی قوّت کو کہ وہ میرے مطلوب کو میرے ارادہ کے مطابق میرے قابو میں لائے۔ تسخیر کی میری قوت میرے مطلوب کی تمام تر قوّتوں کو سلب کر کے میرے سامنے غلام بنا کر پیش کرے۔ میرا مطلوب خواہ انسان ہو یا اس کا تعلق باطن کی کسی مخلوق سے ہو جو بھی ہو اس کی عقل و شعور پر میری محبت کا غلبہ ہو اور وہ اس طرح میری گرفت میں آجائے کہ جس کے بعد وہ ہمیشہ کے لیئے صرف میرا ہو کر رہ جائے۔

عمل سَیف برَ اعداء

دشمن کے گھر میں خون کی بارش کروانا

سابقہ اوراق میں ہم سحر و طلسمات کے قرنِ اوّل کے اعمال و اَوراد کو مختلف طریقہ ہائے تراکیب و ترتیب کے اعتبار سے مثالاً بیان کر چکے ہیں۔ یہ عملیات و اعمال اگرچہ ہمارے موضوع کا کوئی ضروری حصہ نہیں ہیں تاہم ان کے درج کرنے سے مراد صرف یہ بیان کرنا ہے کہ سحر و جادو کے اثرات مختلف اُمور و معاملاتِ زندگی میں کیسے اور کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں اور عہدِ قدیم کے علماء حُبّ و بغض کے اعمال کو سرانجام دیتے وقت کن مخصوص تراکیب سے کام لیتے تھے۔ حُبّ و تسخیر کے سلسلہ کا جو عمل ہم اوپر درج کر چکے ہیں یہ عمل عملیاتی حقائق کے اعتبار سے اپنے سلسلہ کا ایک مؤثر ترین عمل ہے جس کی مثال عہدِ قدیم کے مکاشفات میں موجود و محفوظ نہیں ہے۔ جہاں علمائے متقدمین و متاخرین نے اس عمل کے متعلق عمل کے پُر تاثیر ہونے کی تصدیق کی ہے اور اس کی تعریف میں بہت کچھ لکھا ہے وہاں سینکڑوں طالبانِ حُبّ و تسخیر بھی اس عمل کو آزما کر اس کی قوتِ تاثیر کا امتحان کر چکے ہیں۔ اس طرح یہ عمل اوّل سے آخر تک سلف و خلف کے نزدیک عمل و تجربہ کی میزان پر اپنے عالمگیر حُبّ و تسخیر کے اکسیری اثرات کا بے خطاء و بے مثال عمل ثابت ہو چکا ہے۔ لیکن اس قسم کے مؤثر ترین عملیات کے لیئے اعمال کی متعلقہ شرائط کی پابندی کا پابند ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

حُبّ و تسخیر کے معجزاتی حقائق کے حامل متذکرۃ الصدر عمل کی مختصر سی تفصیل کے بعد اب ہم ذیل میں قارئین علومِ مخفیات کی دلچسپی اور علمی اضافہ کے لیئے عہدِ قدیم کے سحر و جادو کے اثرات کے اثر انداز ہونے کی صورت کے

بیان کر دینے کے بعد جس کا ذکر ہم سطورِ بالا میں کر چکے ہیں یہ بیان کر دینا بھی اپنے موضوع کا ایک ضروری حصہ سمجھتے ہیں کہ یہ واضح کر دیا جائے کہ علمائے فن نے جہاں تخریبی اعمال کو بیان کرتے ہوئے بغض و عداوت کے عملیات کے باب میں مختلف قسم کے نقصان دہ اور پریشان کن امراض و احوال کا ذکر کیا ہے وہاں ایسے اعمال بھی ترتیب دیئے ہیں جن کی مدد سے ایک عامل دشمن کی طرف سے کیئے جانے والے سحر و جادو کو اس کے منحوس اور تباہ کن اثرات کے ساتھ اُسی ساحر اور دشمن کی طرف واپس پلٹا سکتا ہے۔ سحر و طلسمات کی زبان میں سحر و جادو کو اس کے کرنے والے کی طرف پلٹا دینا "رُجعت السحر" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یعنی جادو کا واپس کر دینا۔

اس سلسلہ کے عملیات کا سحر و طلسمات کے باب میں ایک عظیم ذخیرہ ملتا ہے جس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ سحر و جادو کے اثرات کو باطل کرنے کے لیئے دفاعی نوعیت کے اعمال و وظائف کے ساتھ ناجائز طور پر تنگ کرنے والے حاسد و ظالم قسم کے دشمن کو جوابی طور پر کوئی سزا دینے کی بجائے اُسی کے کروائے ہوئے جادو کو اُس کی طرف واپس پلٹا دینے کے حقائق کے حامل رُجعت السحر جیسے مؤثر ترین اعمال بھی موجود ہیں۔ اس مقام پر ضروری سمجھا جاتا ہے کہ قارئین فیوضِ طلسمات کے لیئے رُجعت السحر کے سلسلہ کے چند ایک عملیات کو بیان کر دیا جائے تاکہ شائقین حضرات جہاں عہدِ قدیم کے عملیاتی حقائق سے واقف ہو سکیں وہاں ان کے پاس سحری و طلسماتی اثرات سے محفوظ رہنے کے لیئے رُجعت السحر جیسے اعمال کی ایک زبردست جوابی قوت بھی موجود ہو۔

اس سے پہلے کہ ہم رُجعت السحر کے اعمال و وظائف کی تفصیل کو بیان کریں سحر و جادو کے اثرات پر مشتمل ایک عمل کو اس کے تکوینی اثرات کے ساتھ سپردِ قلم کرتے ہیں تاکہ دشمن پر کیئے جانے والے جادو کے تباہ کن اثرات کے حامل عمل کی حقیقت بھی واضح ہو جائے اور اس کے ساتھ ہی جوابی طور پر ترتیب دیئے جانے والے رُجعت السحر کے عمل کی واقعاتی قوت کا اندازہ بھی ہو سکے۔

حکیم سمسار صاحبِ کتاب السا قامیں دشمن کو مالی و معاشی طور پر تباہ و برباد کر دینے، مختلف آلام و امراض کا شکار کر کے جیتے جی زندہ درگور کر دینے، دشمن کی اجتماعی قوت کو اختلاف و انتشار کی نذر کر کے اس کی عزت و وقار کو ختم کر دینے اور اس طرح پر ہر طرح سے دشمن کو ذلیل و رسوا کر کے خطرناک انجام تک پہنچا دینے کے لیئے بغض و خصومت کے عنوان سے جن عملیات کو تحریر کرتا ہے اُن میں سے ایک عمل ذیل میں بطورِ نمونہ درج کیا جا رہا ہے۔ عملیاتی زبان میں اس عمل کا نام "عمل سیف براعداد" ہے۔ موضوع کے اعتبار سے یہ عمل دشمن کے لیئے اس کو ہر طریقہ سے تباہ و برباد کر دینے کی خصوصیات کا حامل ہے۔

حکیم سمسار کے علاوہ قاہرہ کے قومی عجائب گھر میں یونانی علمائے طلسمات کے تحریر کردہ جو کتبے موجود ہیں۔ اور اس پراگندہ جو عملیات ملتے ہیں اُن میں بھی حموآبی و سلارکوس جیسے عہدِ اوّل کے علمائے فن نے اس قسم کے عملیات کو بڑی شرح و بسط کے ساتھ درج کیا ہے۔ "سیف براعداد" کے اس عمل کے اثرات کا پہلا حصہ دشمن کے گھر میں سحر و جادو کے عملیات کی متعلقہ مخفی قوتوں کی مدد سے خون کی بارش کروانے پر مشتمل ہے جس کا نتیجہ دشمن کے ہاں خاندان کے افراد کے درمیان خصومت و عداوت کی شکل میں نکلتا ہے۔ رزق اور مال و دولت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ مختلف قسم کے پیچیدہ امراض اہلِ خانہ کو گھیر لیتے ہیں اور اس طرح سے سحر و جادو کا شکار ہونے والا خاندان تباہی و بربادی کی طرف چل نکلتا ہے۔

اس عمل کے سلسلہ کی جو تفصیل بیان کی گئی ہے اس کا ذکر کرنا اگرچہ مناسب معلوم نہیں ہوتا لیکن عملیاتی حقائق کو واضح کرنے کے سلسلہ کی مجبوری ہمیں مجبور کر دیتی ہے کہ ہم حقائق کو چھپانے کی بجائے واضح کریں۔ اس لیئے کہ جب تک کوئی عامل نقصانِ عمل کی کنہ حقیقت سے واقف نہ ہوگا۔ اُس وقت تک کے لیئے وہ اس کا بہتر طریقہ یا مؤثر صورت میں کوئی تدارک نہیں کر سکے گا۔ حکیم سمسار لکھتا ہے کہ جو عامل دشمن کو تباہ و برباد کر دینے کے لیئے "سیف براعداد" نامی اس عمل کو آزمانا چاہے اُس کے لیئے ضروری ہے کہ وہ ترکیبِ عمل کے مطابق

قمر ناقص النور کے دنوں میں سات مختلف عورتوں کے ایامِ حیض کے خون آلود پارچات کو سات مختلف مقامات کے جمع کردہ پانی میں ڈال کر خوب ملے یہاں تک کہ ان پارچات کی آلودگی خون و نجاست وغیرہ اس پانی میں شامل ہو جائے۔ اس عمل کے بعد ان ٹکڑوں کو نکال کر باہر پھینک دیا جائے اور اس خون آمیز پانی کو عمل کے لیئے سنبھال کر رکھ لیا جائے۔ پھر جس دن اس عمل کو تیار کرنا مقصود ہو تو عامل آبادی سے باہر نکل کر علیحدگی کے کسی پُرسکون مقام پر چلا جائے اور اس عمل کی بجا آوری کے لیئے سب سے پہلے بغض کے متعلقہ عملیات کی شرائط کے مطابق اپنا حصار باندھے۔ اس طرح اس عمل کے سلسلہ میں ایک ضروری شرط یہ بھی ہے کہ عامل جس دن اس عمل کو بجا لائے پہلے یہ خیال کرے کہ اس دن مطلع بالکل صاف ہو یعنی آسمان پر گرد و غبار اور بادل وغیرہ کے آثار نہ پائے جائیں۔ اس لیئے کہ مطلع کا ابر آلود ہونا اور گرد و غبار کی موجودگی اس عمل کو باطل کر دینے کا سبب بنتی ہے۔

حکیم سمسار کے مطابق چونکہ اس عمل کے کلمات و حروف کا تعلق باطنی مخفی مخلوقات سے ہوتا ہے جو اس عمل کے لیئے صاف اور نکھرے ہوئے دن رات میں ہی کام آتے ہیں۔ بادلوں، بارش اور کسوف و خسوف کے اوقات میں عامل کی مدد کے لیئے حاضر نہیں ہوتے۔ عامل اپنے عمل کے مکان میں مکان کی چھت یا کسی بلند و بالا جگہ پر کھڑا ہو جائے۔ عمل کی نیت کرے، پختہ تصور و ارادہ کے ساتھ جن دشمنوں کے ہاں خون کی بارش برسانا چاہے اُن کا کامل تصور کرے اور مذکورہ خون آمیز پانی میں سے ایک چُلّو لے کر اس پر ذیل کے عمل کو ایک سو تیرہ (۱۱۳) بار پڑھے اور اپنے خیال و ارادہ کی قوت سے ہی دشمن کی رہائش گاہ کو سامنے دیکھتے ہوئے چُلّو کے پانی کو اُس کے ہاں پھینکے۔ ایسا کرتے وقت اپنی آنکھوں کو بند رکھے اور مسلسل عبارتِ عمل کو تلاوت کرتے ہوئے یکے بعد دیگرے تین چُلّو بھر کر ترکیب کے مطابق تین مرتبہ ہی اس پانی کو دشمن کے گھر میں پھینکے۔ جب تین بار یہ عمل سرانجام دے چکے تو چوتھی اور آخری مرتبہ برتن میں موجود باقی پانی کو آنکھیں بند کر کے ایک بار ہی فضا میں اُچھال دے۔

اس عمل کے بعد کچھ دیر کے لیئے آنکھیں بند کیئے عمل کے مکان میں ہی

اپنے حصار کے اندر براجمان رہے اور کچھ توقف کے بعد حصار کو توڑ ڈالے اور پہلے سے موجود و مہیا کردہ صدقات پر مشتمل اشیاء کو تقسیم کرکے واپس اپنے گھر کی طرف لوٹ آئے۔ عامل اس عمل کو قمر ناقص النور کے دنوں میں کم از کم تین دن تک بجا لاتا رہے تو اس کا دشمن اس خطرناک سحری عمل کے اثرات کے سبب مذکورہ بالا حالات کا شکار ہو کر تباہ و برباد ہو جائے گا۔ حکیم شمسار کے نزدیک اس عمل کے کلمات و حروف درحقیقت شیطانی و جناتی قوتوں کے مخفی و باطنی اسماء پر ترکیب ہیں جو عامل کے پکارنے پر اس منحوس خون آمیز پانی کے قطرات کو اُٹھا کر اس کے متعین کردہ دشمن کے گھر میں پھینکتے ہیں اور خون کے قطرات کے ساتھ خود بھی نحوست بن کر اس گھر میں ڈیرہ ڈال لیتے ہیں اور جب تک وہ دشمن تباہ و برباد نہیں ہو جاتا اُس وقت تک اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جن لوگوں کے ہاں ان کے دشمنوں کی طرف سے کروائے جانے والے سحر و جادو کی وجہ سے خون کی بارش ہوتی ہے وہ مظلوم و مجبور لوگ کس قسم کے حالات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس عمل کے سلسلہ کی زیادہ تفصیل بیان کرنے کی بجائے ذیل میں اس عمل کی متعلقہ عبارت کو درج کیا جا رہا ہے۔

راقم الحروف عرض کرنا چاہتا ہے کہ اس عمل کو ہم نے محض عملیاتی حقائق کے انکشاف کے طور پر درج کیا ہے ورنہ ہمارے نزدیک اس قسم کے عملیات کا پھیلانا شرعاً ناجائز اور حرام سمجھا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے میں مبتدی و منتہی ہر دو حضرات سے یہ اپیل کروں گا کہ وہ اس عمل کو محض شائی عمل سمجھتے ہوئے اور اپنے مطالعہ میں لاتے ہوئے گزر جائیں گے اور انشاءاللہ ضرورت کے باوجود بھی اپنے عمل و تجربہ میں لانے کی کوشش نہیں کریں گے۔ کیونکہ یہ خطرناک قسم کا سفلی عمل ہے جو دشمن کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیتا ہے۔ چونکہ دینِ اسلام میں ظلم کرنے سے منع کیا گیا ہے اس لیے ہم بھی ظلم کرنے سے منع کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود بھی جو صاحبان اس عمل کو ظلم و شر پھیلانے کے لیے سرانجام دیں گے ان کے کسی عمل و فعل کے ہم ... نہ ہوں گے۔ وہ خود ہی دین و دنیا میں خدائے بزرگ و برتر کے حضور جواب دہ ہوں گے۔ ہاں! اس قدر ضرور ہے کہ اگر عامل کا دشمن بلا وجہ

اس کو ہر طرح سے ذلیل و رسوا کر رہا ہو اور عامل اپنے طاقتور ظالم و جابر دشمن کا مقابلہ کرنے سے ... چکا ہو تو اس صورت میں وہ مظلوم و مجبور شخص "رجعت السحر" جیسے اعمال کی مدد سے دشمن کے کیے ہوئے سحر و جادو کو اس کی طرف واپس پلٹ سکتا ہے۔ ہمارے نزدیک دشمن سے انتقام لینے کی یہی ایک بہترین صورت قرار دی جا سکتی ہے۔ عمل کی عبارت ملاحظہ ہو:-

هَشُنَاتَا شَرُطَا تَّا طَيْهِيْتاً هَيَوْنُوطاً طَا لِيُلَغاً مَقُوشَطَا هَرْ شَبْخُطاً مَوْنُوقَساً عَابَرْ زَنْزَا لُومُوكَاً وَاَفْعَلُوْنِيْ يَا خُدَّامَ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ يَا اَرْوَاحَ الْمُوْذِيَةِ مِنَ الْجِنِّ وَالشَّيَاطِيْنِ عَلٰى ضَرَرِ لِاَعْدَائِيْ فِيْ لَيْلٍ وَّنَهَارٍ وَّاَفْعَلُوْا مَا اَمَرْتُكُمْ مَدْمُوْماً مَدْهُوْرًا يَا هُوْلَا قَامِيْلُ يَا شَمْهَكَا مِيْلُ يَا تَاقَا مِيْلُ سَمَا مِيْلُ شَمْشَا مِيْلُ هُوْرَا طُوْرَا مَقْصُوْرَا اهَيَا تَوْا مَطَا ثَوْا هُيُوْلَا مَيُوْلَاه

دشمن کے ہاں خون کی بارش کروانے کے اس عمل کو جسے "منظر و القدم" کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے، متعدد مواقع پر میرے عمل و تجربہ کی روشنی میں بھی کامیاب و بے خطا ثابت ہو چکا ہے۔ میں اس عمل کو "رجعت السحر" کے عمل کے طور پر آزما کر اس کی قوت و تاثیر کا امتحان کر چکا ہوں۔ کتاب "الشافا" میں اس عمل کی تفصیل کے سلسلہ میں مذکور و مسطور ہے کہ جو شخص اس عمل کا عامل بننا چاہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ سب سے پہلے ترکِ حیوانات جلالی و جمالی کا پابند رہے۔ عمل کے لیے مکمل گوشہ نشینی اختیار کرے، اپنی زبان سے نہ تو کوئی کلمہ بد نکالے اور نہ ہی اپنے ہاتھ سے کسی کو کوئی نقصان پہنچائے، عمل کے اسرار و عجائبات سے کسی کو مطلع نہ کرے۔ اس عمل کی تسخیر کی مدت چالیس یوم ہے۔ عمل کے لیے عامل کسی سکوت و سکون کے مکان میں عمل کو قمر ناقص النور کے دنوں میں منگل یا اتوار کے دن سے غروبِ آفتاب کے وقت اس وقت سے شروع کرے جو زحل یا مریخ سے متقارن ہو۔ عمل کے چلّے کے دوران منحوس ساعات کا خیال رکھے اور روزانہ عمل پڑھتے وقت عمل کو کسی منحوس ساعت کے وقت ہی شروع

کرے۔ عمل کے دَوران صرف ماش کی دال، گیہوں کی روٹی اور روغنِ زیتون کا استعمال رکھے۔ عامل کو چاہیئے کہ وہ عمل کو شروع کرنے سے قبل اپنا حصار باندھ لیا کرے۔ عمل کو قبلہ رُو ہو کر ایک ہی نشست میں روزانہ سترہ سَو (۱۷۰۰) مرتبہ کی مقررہ و معیّنہ تعداد کے مطابق پڑھتا رہے۔ ایک چِلّہ کے بعد عامل ہو جائے گا۔ عمل کے چِلّہ کی تکمیل کے بعد عمل کو قابو میں رکھنے کے لیئے عملیاتی اصول و قواعد کے مطابق عمل کی مداومت پر کاربند رہے۔ یعنی عمل کی عبارت کو روزانہ ایک سو انیس[۱۱۹] مرتبہ عبارتِ عمل کی جملِ صغیر کی تعداد کے مطابق پڑھتا رہے۔ پھر جب ضرورت حالات کے وقت اس عمل کو سرانجام دینا چاہے تو خوب اچھی طرح غور و فکر کے بعد ہی اس عمل پر عمل پیرا ہو تاکہ ناحق کسی پر ظلم نہ ہونے پائے۔

عمل رُجعتُ السّحر

یعنی جادو کو جادو کرنیوالے کی طرف واپس پلٹا دینے کا عجیب و غریب طلسماتی عمل

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ دشمن کو تباہ و برباد اور ذلیل و رُسوا کر کے ہلاکت کے گھاٹ اُتار دینے کے سلسلہ کا جو سِفلی عمل ہم اوپر درج کر چکے ہیں۔ اس عمل کو عمل کروانے والے دشمن کی طرف واپس پلٹا دینے والے عمل کو علمائے فن کے نزدیک "رُجعتُ السِّحر" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ علمائے فن فرماتے ہیں کہ طلسماتی و مخفی علوم و فنون کے شائقین و عاملین حضرات کے لیئے ضروری ہے کہ وہ دشمن پر اس کو سزا دینے کے لیئے سحر و جادو کے عمل کے کرنے پر بھی قادر ہوں اور اس کے ساتھ ہی کسی دشمن کی طرف سے کیئے جانے والے یا پھر اپنے ہی سحر و جادو کو واپس پلٹا لینے والے عملیات کے بھی ماہر و حاذق ہوں تاکہ وہ ہر طرح سے اس فن کے عامل و کامل ہو سکیں۔ حکیم سَمسار کتاب اُلستا قا میں رقمطراز ہے کہ دشمن کے کسی عمل کو اُس کی طرف واپس پلٹا دینے کے سلسلہ کے جس قدر بھی عملیات موجود ہیں اُن میں سے ذیل کا عمل جو حکیم اَمحوطَب کی طرف منسوب کر کے بیان کیا جاتا ہے نہایت مؤثر عمل

خیال کیا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ حکیم امحوطَب کو ہی رُجعتُ السِّحر کے عملیات کا بانی تسلیم کیا جاتا ہے۔

چنانچہ حمورابی نے اپنے مکاشفات میں رُجعتُ السِّحر کے جس قدر بھی عملیات کو درج کیا ہے اُن سب کی نسبت حکیم اَمحوطَب کی طرف بیان کی گئی ہے جس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ حکیم موصوف ہی طلسمات کے فن میں رُجعتُ السِّحر کے عملیات کے بانی ہیں۔ اس بات کی تصدیق خود مسندِ امحوطَب سے بھی ہوتی ہے۔ جس میں حکیم نے بیان کیا ہے کہ رجعتُ السِّحر کے عملیات و وظائف مجھے مخفی طور پر ارواحِ ملکوتی کے ذریعہ تعلیم کیئے گئے ہیں۔ یاد رہے کہ حکیم امحوطَب اگرچہ تاریخ کے آئینہ میں ایک آتش پرست کاہن کی حیثیت سے دیکھے جاتے ہیں۔ اس کے باوجود حکیم کی تصنیفات و تالیفات اس بات کی گواہ ہیں کہ موصوف جو کچھ بھی تھے عملیاتی اعتبار سے ان سے جو کچھ منسوب و منقول ملتا ہے اس سے حکیم کا حکیمِ مطلق کی ذات یکتا و واحد پر ایمان رکھنا ثابت ہے۔

حکیم سے منسوب رُجعتُ السِّحر کا جو عمل اس وقت ہمارا موضوع ہے اس کی تفصیل کے سلسلہ میں صاحبِ کتاب اُلستا قا تحریر کرتا ہے کہ عامل سب سے پہلے اپنے عمل کی قوت سے یہ معلوم کرے کہ جادو کرنے اور کروانے والا کون ہے نیز اس کا انداز جادو کس نوعیت و کیفیت کا ہے۔ یہ جاننے کے لیئے عامل جس بھی طریقہ سے چاہے مکمل معلومات حاصل کر لے۔ پھر جب اسے تمام تر معلومات کا علم حاصل ہو جائے تو پھر خدا کا نام لے کر رُجعتُ السِّحر کے اس عمل کی ذیل کی ترکیب سے کام لے کر دشمن کے سحر و جادو کو اُسی کی طرف واپس پلٹا دینے کے عمل کا آغاز کرے۔ ترکیبِ عمل کے مطابق عامل قمر زائدالنور کے دنوں میں شب پنجشنبہ کو زہرہ و عطارد کی تثلیث کے اوقات میں عمل کے لیئے منتخب کردہ مکان میں عود و عنبر کا خوشبودار دخنہ جلائے۔ عمل کی بجا آوری سے قبل شیطانی و جناتی بلاؤں سے محفوظ رہنے کے لیئے صدقات و خیرات کرے۔ عمل بجا لانے سے قبل غسل کر کے پاک و پاکیزہ لباس پہنے۔ جسم و لباس کو خوشبویات سے معطر کرے حصار باندھے اور ایک فولادی چھُری اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر شمال کی طرف مُنہ کر کے

کھڑا ہو جائے ۔ اپنے دشمنوں کا پختہ خیال کرے اور اُن کے کیئے ہوئے جادو کو انہی کی طرف پلٹا دینے کے پختہ عزم و ارادہ کے ساتھ ذیل کی عبارتِ عمل کو سات سو سات (۷۰۷) مرتبہ پڑھ کر حصار کے اندر اور باہر اپنے چاروں طرف پھونکے۔ اس عمل کے بعد اپنی آنکھوں کو بند کرلے اور انتظار کرے تو کچھ ہی دیر بعد عامل محسوس کریگا کہ مختلف قسم کی چیزیں جیسے کاغذات ، ہڈیاں ، گوشت سیال چیزیں جیسے پانی و خون خاک اور مسان وغیرہ خود بخود اس کے دونوں ہاتھوں میں کسی غیبی قوت کے ذریعہ دی جارہی ہیں جب یہ صورتِ حال ظاہر ہونے لگے تو عامل کو چاہیئے کہ وہ کسی گھبراہٹ کا مظاہرہ نہ کرے ، آنکھوں کو بند ہی رکھے اور جب اس کے ہاتھوں میں کوئی چیز لگے تو اسے سحر و جادو کی متعلقہ اشیاء میں سے کوئی شئے خیال کرتے ہوئے اُس شئے کو اپنے عمل و ارادہ کی قوت سے دشمن کی طرف واپس پلٹ دینے کے ارادہ کے ساتھ فضا میں پھینک دے ۔اس طرح جب تک عامل کے ہاتھوں میں مخفی طور پر مختلف چیزیں آتی رہیں عامل ان کو اپنے عمل کے ارادہ کے ساتھ پھینکتا رہے ۔

پھر جب عامل یہ معلوم کرے کہ اب اس کے ہاتھوں میں کوئی چیز نہیں آرہی ہے تو اس کے بعد اپنے عمل کو ختم کر دے ۔ سب سے پہلے آنکھیں کھولے ، پھر حصار کو ختم کرے اور حصار سے نکلتے وقت خدائے بزرگ و برتر کے اسمائے جمیلہ و جلیلہ کو پڑھ کر اپنے جسم و لباس پر دم کرے اور خاموشی کے ساتھ واپس چلا جائے ۔ اسی عمل کے نتیجہ میں رُجعتُ السّحر کے عمل کی عبارت کے مخفی و رُوحانی مؤکلات دشمن کے سحر و جادو کو اس کی شیطانی و جناتی قوت کے ساتھ سحر کرنے اور کروانے والے کی طرف پلٹ دیتے ہیں جس سے دشمن خود اپنے کیئے کا شکار ہو کر مبتلائے مصائب و آلام ہو جاتا ہے ۔ عمل رُجعتُ السّحر کی عبارت حسبِ ذیل ہے :۔

یَاتَاھَشْنَارِیْلُ یَاشُوْطَا ھُوْتَارِیْلُ یَاطَیْھِیْتَارِیْلُ
ثُوْھَوُ طَوْنَا یَا طَالِیْلَغَارِیْلُ مَقُوْشَطَارِیْلُ آیَاھَرُ
شَھُخَطَارِیْلُ ھَرُسَوُ قَسَایَا اَبُوْعَازِرُلَاَمُوْلُوْطَسَا
وَافْعَلُوْا یَا اَیُّھَا الْمُوَکَّلُوْنَ الْمُوَکِّلُوْنَ مِنَ الْاَرْوَاحِ
الْمُطَھَّرَاتِ بِرَدِّ السِّحْرِ اِلٰی اَھْلِھَا فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ

بِحَقِّ حَقِّکُمْ وَبِحُرْمَۃِ اَسْمَائِکُمْ یَا
مُنْطَطْرُوْنَا یَا ھَمْدَکَقَارُوْنَا یَا صَمْکَفَا
سُوْنَا کَفَامِیْلُ ھَمَارِیْلُ اُجِیْبُوْا اَیَامَلَائِکَۃَ
الْکِرَامِ بِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ وَبِحٰمٓعٓسٓقٓ
فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ
الْعَلِیْمُ یَا بَیْطَرُوْ تَشَابِطْمَیُوْقَشَا قَدَاسَا
قُدُّوْسًا اَنُوْحَا اَلْعَجَلُ بَرُمَھُوْلَا یَرُمَھُوْلَا
ھُوْلَا حَوْلَا مُسْتَعَانًاہ

رُجعتُ السّحر کے اس عمل کی تسخیر کا طریقہ یہ ہے کہ عامل عروج ماہ کے نوچندے اتوار سے اس عمل کو روزانہ بارہ سو (۱۲۰۰) مرتبہ کی مقررہ و معیّنہ تعداد کے مطابق ایک چلّہ کامل تک پڑھ کر ختم کرے ، عامل ہو جائے گا۔ عمل کے بعد عمل کی قوت و تاثیر کو برقرار رکھنے کے لیئے عمل پر مداومت کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ رُجعتُ السّحر کا یہ جلیل القدر عمل اپنے حقائق کے اعتبار سے ہر قسم کے سحر و جادو کو ساحر و دشمن کی طرف واپس پلٹ دینے کی زبردست قوت کا حامل ہے حکیم تمسار لکھتا ہے کہ ایسا سحر و جادو کا عمل جس میں ساحر اپنے دشمن کو ہلاک کرنے کے لیئے شیطانی قوتوں کے ذریعے دشمن پر ہنڈیا کے آتشی گولہ سے کام لیتا ہے جس میں دشمن فی الفور ہلاک ہو جاتا ہے ۔ اگر وہ ساحر اپنے عمل کی مدد سے ہنڈیا کے آتشی گولہ کو دشمن کی طرف اُڑا دے اور اس وقت رُجعتُ السّحر کا عامل اس خبیث ساحر کے اس شیطانی عمل سے واقف ہو جائے تو وہ محض اس عمل کو واپس پلٹ دینے کے ارادہ کے ساتھ فضائے آسمان میں پرواز کرتی ہوئی ہنڈیا کی طرف ایک نظر ہی کرے تو خدا تعالیٰ کے حکم سے وہ آتشی گولہ ساحر کے مطلوبہ نشانہ پر گرنے کی بجائے خود اس پر اور اس سے جادو کروانے والوں پر جا پڑے گا۔ گویا رُجعتُ السّحر کا یہ عمل ایک حیرت انگیز رُوحانی معجزہ ہے جو مظلوم کا حصار بھی ہے اور ظالم کو سزا دینے کے لیئے زبردست قسم کے سفلی عملیات سے بھی بڑھ کر ایک رُوحانی عمل ہے ۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس کی نظیر کا ملنا محال ہے ۔

باب دوم

علاج السحر

فیوض کے اس باب میں سحر و جادو کی قوتوں کو دفع کرنے، جادو کی حاضری بلانے اور مختلف قسم کے رُوحانی علاج کے طریقہ جات کو بیان کیا جا رہا ہے چونکہ اس کا موضوع ہی سحر و جادو کا علاج معالجہ ہے۔ اس اعتبار سے اس باب کو علاج السحر کا نام دیا گیا ہے۔ قدیم و جدید علمائے طلسمات نے اپنی اپنی تصانیف میں تشخیص و علاج کے مراحل پر مشتمل علیحدہ علیحدہ ابواب کو تحریر فرمایا ہے جن کی اتباع کرتے ہوئے ہم بھی اپنی مقدور بر مساعی کے مطابق اکابر علمائے فن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے تشخیص کے بعد علاج کے لیئے علاج السحر کے نام سے اس دوسرے باب کو علیحدہ طور پر قائم کر رہے ہیں۔

اس سے پیشتر کہ ہم سحر و جادو کے ابطال پر مشتمل مختلف عملیات و اوراد کو ضبطِ تحریر میں لائیں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ ان عملیات کو بجا لاتے وقت باب اوّل میں ہم سحر و جادو کی تعریف کرتے ہوئے سحر کی جن عمومی اور خصوصی صورتوں کا ذکر کر چکے ہیں ان کو مدِّنظر رکھتے ہوئے علاج کے سلسلے میں عملیات کو بجا لایا جائے باب دوم میں ہم اکابر علمائے فن سے منقول خاندانی و صدری اور موجودہ دور کے ہمعصر علمائے فن کے مجرّبہ و معمولہ کوئی پچاس کے قریب عملیات کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اُمید کی جاتی ہے کہ یہ افاداتِ شریفہ عملیاتِ منیفہ ہر خاص و عام کے لیئے باعثِ نفع ثابت ہوں گے۔ راقم بھی خدائے بزرگ و برتر سے بعجز و انکساری ملتمس ہے کہ وہ میری اس سعیٔ کو شرفِ قبولیت بخشے گا اور ان اوراد و وظائف کو اپنی مخلوق کے لیئے باعثِ رحمت بنا دے گا۔

عمل نمبر ۱

شہرہ آفاق طبیب حکیم ارسطوؔ اپنے مجرّبات میں تحریر فرماتے ہیں کہ سحر و جادو

کا مریض اگر اپنے جادوئی اثرات کا علاج کراتے کراتے تھک ہار کر مایوس العلاج ہو جائے تو ایسے لاعلاج مریض کے علاج کا ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ طلوعِ فجر سے قبل اُٹھ کر غسل کرے پاکیزہ لباس پہنے، جسم اور لباس کو خوشبو یا عطر سے معطر کر کے اپنے عقیدہ کے مطابق عبادات کی بجا آوری کے بعد سورج کے نکلنے تک اپنے ناک کے دائیں نتھنے سے سانس کھینچے اور بائیں نتھنے سے باہر نکالے ایسا کرتے وقت دل ہی دل میں اسم یَا سُبُّوْحُ سانس لیتے وقت اور اسم یَا قُدُّوْسُ سانس خارج کرتے وقت پڑھتا رہے۔

حکیم فرماتے ہیں کہ اس عمل پر مداومت کی جائے تو ہفتہ عشرہ کے اندر اندر ہی مایوس العلاج مریض سحر یقینی طور پر شفایاب ہو جائے گا۔ بظاہر تو سحر و جادو کے بطلان کے حقائق کا حامل یہ عمل عمومی اور سطحی قسم کا عمل نظر آتا ہے۔ لیکن اپنے نتائج و فوائد کے اعتبار سے یہ عمل بلا شک و شبہ ایک کثیر الفوائد عمل ہے۔ جس کی برکات و فیوض کا علم اس پر کاربند عامل ہی معلوم کر سکتا ہے۔ مجرّباتِ ارسطوؔ کے علاوہ واقعل ابن عطا بغدادی بھی اپنے مصحف میں اس عمل کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ میرے پاس شام سے ایک ایسا سحر کا ستایا ہوا شخص آیا جس کا گوشت اس کی ہڈیوں سے لٹک کر بن کر گر رہا تھا۔ جب وہ میرے پاس آیا تو اُس وقت تک بابل و نینوا اور شام و عراق تک اپنے علاج کے سلسلے میں سفر کر چکا تھا۔ لیکن چاروں طرف سے ناکام و نامراد ہو کر ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کے مصداق، دربدر کی ٹھوکریں کھاتا ہوا میرے پاس بھی آ پہنچا۔

مریض کے حالات دیکھ کر میں نے اپنے معمولات کو ترک کر دیا اور اپنے تجربات سمیت علمائے متقدمین و متاخرین کے مجرّبات پر اپنے مطالب کا عمل حاصل کرنے کے لیئے نگاہ ڈالی تو کوئی عمل اس عمل سے زیادہ معتبر اور آسان نظر نہ آیا۔ اس کے ساتھ ہی میں نے محسوس کیا کہ خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے اس عمل کے متعلق میرے دل و دماغ پر ایک الہام بھی ہوا کہ ابنِ عطا یہ عمل اس اور اس جیسے قیامت تک سحر زدگی کے شکار ہونے والے مریضوں کے لیئے شفا بخش اور اکسیری عمل ہے تو اُس عمل کو اس مریض پر آزما اس کے حقائق و عجائبات کا مشاہدہ کر اور

عمل و تجربہ کے بعد اس عمل کو اپنے بعد آنے والی نسلوں کے لیئے اپنی مخفی و خصوصی بیاض میں لکھ رکھو تاکہ تیری زندگی میں تیرے کام آئے اور تیرے بعد آنے والی نسلوں کے لیئے فیوض و برکات کا سرچشمہ ثابت ہو۔

ابنِ عطاؒ فرماتے ہیں کہ کشف و الہام کے ذریعے حاصل ہونے والی معلومات کے مطابق میں نے اس عمل کو اپنی سرپرستی میں اس مریض کو کرایا تو خدائے بزرگ و برتر کی حکمتِ کاملہ کی یہ کرامت دیکھ کر حیران و ششدر رہ گیا کہ وہ مایوس العلاج مریض ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی معجزاتی طور پر شفایاب ہوگیا۔ اس کا گوشت سے خالی تن بدن پاکیزہ و صحت مند جلد سے بھر گیا اور اس پر مسلط وہم و وسواس جاتا رہا۔ یہاں تک کہ صحت یابی کے بعد مرافین ہمیت کوئی دوسرا شخص بھی یہ جان پہچان نہیں سکتا تھا کہ یہ صحت مند شخص کبھی مریض بھی تھا۔

راقم الحروف السید فیض احمد شاہ نقوی البخاری، ساکن قصر بتول عباد ٹریڈ سانده روڈ۔ لاہور۔ ۱، اربابِ علم و فن کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہے کہ محرّرات ارسطوؒ اور مصحفِ بغدادی کے علاوہ اس فنِ متین کی سیکڑوں معتبر کتابوں میں اس عمل کو علمائے فن نے اس قدر شرح و بسط کے ساتھ تحریر فرمایا ہے کہ اگر اس کو مختصر تفصیل کے ساتھ بھی درج کیا جائے۔ تو اس کے لیئے ایک الگ دفتر درکار ہوگا۔ اس سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ یہ عمل کس قدر مفید و مؤثر اور مجرّب و بے خطا ہے۔

مشہور یونانی مؤرخ و ماہرِ طلسمات ہَرَدوطؔ کے وہ کتبے جو آج بھی برطانوی اور عراقی عجائب خانوں میں موجود و محفوظ ہیں جن کو اطالوی ارضیاتی ماہرین کی ایک جماعت نے اکلیم کے خرابات و کھنڈرات کی کھدائی کرتے وقت دریافت کیا تھا۔ ان کتبوں پر منقش ہیشوشی و سریانی عبارات کا عربی میں ترجمہ کیا گیا تو وہ عبارات طلسماتی عملیات کا ایک عجیب و غریب مجموعہ نکلیں۔ ان میں مذکورہ عمل ایک خصوصی عمل کے طور پر شامل تھا۔ مگر ان کتبوں پر تحریر شدہ اس عمل کو صرف سحر و جادو کے لیئے ہی نہیں بلکہ ہَرَدوطؔ کے مطابق یہ طریقِ عمل و علاج (سرطان یعنی) کینسر جیسے مہلک مرض کے لیئے بھی شفابخش اثرات کا حامل ہے۔ اس سلسلے میں

ہَرَدوطؔ جو تفصیل بیان کرتا ہے اس کو اسی تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے تو میں واجب تر سمجھتا ہوں کہ پھر اس کے لیئے فیوضِ طلسمات کی ایک دوسری جلد درکار ہوگی۔

عمل ۲

واصل ابن عطا بغدادی اپنے مصحف میں سحر و جادو کے علاج کے لیئے ذیل کے عمل کو تحریر کرتے ہوئے اس کی تعریف میں بہت کچھ بیان کرتے ہیں۔ بغدادی کے مطابق سحر و جادو کے ہر قسم کے اثرات کو باطل کر دینے کے حقائق کا حامل یہ عمل علمائے علوم رُوحانیات و مخفیات کا ایک ایسا مستند ترین عمل ہے جس کے مقابلہ کا کوئی دوسرا عمل طلسماتی صحائف میں موجود و محفوظ نہیں ہے۔ بغدادی فرماتے ہیں کہ اس عمل سے کام لینے کا میرا ذاتی طور پر اختیار کردہ طریقہ یہ ہے کہ عمل کے کلماتِ طلسمات کو آبِ باراں یا دریا، ندی، نہر یا چشمہ کے پانی پر ان میں سے جو بھی دستیاب ہو سکے چند ایک بار پڑھ کر سحر زدہ مریض کو پلائیں تو بحکم خدائے تعالےٰ مریض پر سے سحری و جادوئی اثر جاتا رہے گا اور وہ کس قدر ہی لاغر حالت میں کیوں نہ ہوگا فی الفور سکون محسوس کرے گا۔ اسمائے عمل یہ ہیں:۔

مَقَامُوْمَا مَکَاصَوْمَا مَاصَقَاصَا قَمَا مُوْصَوْقًا قَصَاصَوْمَصَا صَقَا مُوْصَمَا اَیْلَا اَدْ اَیْلَا مَقَا صَوْصَمَا مَقَاصَوْصَا صَوْ صَوْصَوَا صَا ○

متذکرۃ الصدر عمل و علاج کا ذکر کرتے ہوئے علامہ صباعی بحوالہ مصحفِ بغدادی اپنی مشہور عالم کتاب "کتاب العجائب والغرائب" میں تحریر فرماتے ہیں کہ سحر و جادو کے رد کرنے کے لیئے یہ عمل بلاشبہ جادوئی اثرات کا حامل ہے۔ علامہ صباعی کے نزدیک اس عمل کو جہاں پانی پر پڑھ کر پھونک کر مریض کو پلانا چاہیئے وہاں اسمائے عمل کو ہرن کی جھلی پر زعفران و گلاب کی سیاہی سے لکھ کر سحر زدہ مریض کے گلے میں بھی لٹکا دینا چاہیئے۔ مصحفِ بغدادی میں مسطور و مذکور ہے کہ اس عمل سے سحر زدہ مریض کے علاج کا ایک دوسرا طریقہ اس طرح پر ہے کہ مسحور شخص کو نہلا دھلا کر پاکیزہ لباس پہنا دیا جائے اور عمل کے مکان میں جہاں سکون و سکوت کا ماحول

میسر ہو وہاں پر مریض کو کسی بلند جگہ پر بٹھا کر اس کے سامنے چوب زیتون یا سدرہ
کی لکڑی کے کوئلے دہکا کر اس کے سامنے رکھ دیئے جائیں۔ ان کوئلوں پر صندل وکافور
اور لوبان واسپند کا دخنہ جلا کر اس کی دھوپ اس کے بدن کو پہنچائی جائے۔ اس کے
لیئے مریض کے جسم پر کوئی کمبل وغیرہ اچھی طرح کر کے لپیٹ دیا جائے تاکہ کوئلوں کی
حرارت اور دھوپ کا دھواں اسے مسلسل پہنچتا رہے۔ عامل کو چاہیئے کہ وہ اس عمل
کو اس وقت تک بجا لاتا رہے جب تک کہ حرارت و دھوپ کے عمل کی مدد سے
مریض کا جسم پسینہ سے شرابور نہ ہو جائے اور اسمائے عمل کو مسلسل تلاوت کرتا رہے
اور مریض پر پھونکتا رہے۔ جب مریض کا جسم پسینہ کی وجہ سے شرابور ہو جائے تو اس
وقت اپنے عمل کو ترک کر دے لیکن مریض کو اس کی جگہ اس وقت تک بٹھائے جب تک
کہ اس کا پسینہ خشک ہو کر جسم پہلے کی طرح خشک ہو جائے۔

بغدادی فرماتے ہیں کہ اس عمل کی خیر و برکت سے مریض پر موجود سحری وجادوئی
اثرات کا قلع قمع ہو جاتا ہے اور سحر کے منحوس و پریشان کن عوارضات میں جکڑا ہوا
مریض ہر طرح سے سکون اور قلبی اور ذہنی راحت محسوس کرنے لگتا ہے۔ مصنف
بغدادی کے مطابق ہر قسم کے سحر سے متاثرہ مریض کے لیئے اس عمل کا ایک بار ہی
بجا لانا کافی رہتا ہے۔ تاہم اگر ایک مرتبہ کے دھوپ کے عمل سے مریض پوری
طرح صحت یاب نہ ہو سکے تو اس عمل کو مسلسل دو ایک بار دوبارہ بجا لایا جائے تو
سخت تر جادو بھی باطل ہو کر رہ جاتا ہے اور مریض مکمل طور پر صحت مند و شفایاب
ہو جاتا ہے۔ سحر و جادو کے بطلان کے حقائق پر مشتمل اس عمل کی مندرجہ تفصیل
کو بیان کرنے کے بعد بغدادی رقمطراز ہے کہ یہ عمل جہاں سحر و جادو کے رد کرنے
کے لیئے مؤثر و مفید ثابت ہوتا ہے وہاں یہ عمل "استخارۃ السحر" کے نام سے
بھی مشہور و مقبول ہے جس کی مختصر سی تفصیل کچھ یوں ہے۔

کہ اگر عامل یا سحر زدہ مریض یہ معلوم کرنا چاہے کہ اس پر کیئے گئے سحر و جادو
کی اصلیت و حقیقت کیا ہے، سحر و جادو کروانے والے کون لوگ ہیں اور یہ
کہ سحر و جادو کے کروانے کا سبب کیا ہے! ان امور و معاملات کے متعلق معلومات
کے لیئے عامل عمل کے کلمات مقدسہ و مطہرہ کو تحریر کر کے مریض کو دے، مریض اس

عمل کی عبارت پر مشتمل عامل کے دیئے ہوئے نقش کو رات کو سوتے وقت سرہانے
رکھ کر سو جائے تو پہلی، دوسری یا پھر تیسری رات تک عالم خواب میں اس پر تمام امور و
معاملات منکشف ہو جائیں گے کہ اس پر کیا گیا جادو کس قسم کا ہے، جادو کب سے
کیا گیا ہے، سحر و جادو کرنے والے کون ہیں اور جادو کرنے کا سبب کیا ہے۔

بغدادی فرماتے ہیں کہ میرا طریقۂ عمل یہ ہے کہ میں سب سے پہلے سحر زدہ
مریض کی تسلی و تشفی کے لیئے "استخارۃ السحر" کے اس عمل کو بجا لا کر سحر و
جادو کی حقیقت سے واقف ہو جاتا ہوں اور پھر دوسرے مرحلے کے طور پر
حسب دستور مریض کا علاج تجویز کرتا ہوں۔ راقم السطور کے نزدیک یہ عمل بلاشبہ
ایک مؤثر ترین عمل ہے جو سحر و جادو کے ستائے ہوئے سینکڑوں مریضوں پر
آزمایا جا چکا ہے اور اپنی اثر آفرینی کے سبب کامیاب و بے خطا ثابت ہوا ہے۔
یہ بات قارئین کرام کی دلچسپی کا سبب بنے گی کہ اس عمل کو عبرانی سے اردو میں ترجمہ و
تبدیل کرتے وقت مصنف بغدادی کے علاوہ جن چند ایک دوسری کتابوں میں
اس عمل کو دیکھنے کا مجھے اتفاق ہوا ہے ان میں رسائل ہلالیہ اور نوامیس افلاطون جیسی
عظیم المرتبت کتابیں بھی موجود ہیں۔ ان میں سے رسائل ہلالیہ میں مندرجہ بالا عمل کے متعلق
جو تفصیل بیان کی گئی ہے اس کے مطابق یہ عمل جو سحر و جادو کے رد کرنے کے
لیئے کارآمد ہے، استخارہ السحر کے طور پر بھی عمل میں لایا جاتا ہے وہاں
اس کی تیسری خصوصیت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ یہ عمل اپنے فیوض و اثرات کے
سبب سحر و جادو کی تشخیص کے سلسلے کا بھی ایک مؤثر ترین عمل ہے۔

رسائل ہلالیہ میں مندرجہ ترکیب کے مطابق اگر اس عمل سے سحر و جادو کی تشخیص
کرنا مقصود ہو تو اس کی مشہور ترکیب یہ ہے کہ عامل جس مریض کی تشخیص کرنا چاہے
کہ آیا اس پر سحر و جادو ہے یا نہیں اس کے لیئے منگل کے روز مریخ یا زحل
کی ساعت میں اس مریض سے ایک عدد بیضۂ مرغ منگوائے اور اسے مریض کے
سحر و جادو کو تشخیص کرنے کے ارادے کے ساتھ عمل متذکرۃ الصدر کی عبارت
کو ایک سو ایک (۱۰۱) مرتبہ پڑھ کر بیضۂ مرغ پر پھونکے اور اس عمل کے بعد وہ انڈہ
مریض کو دے کر حکم کرے کہ وہ اسے توڑ ڈالے۔ مریض پر سحری اثرات ہونگے،

صورت میں مرغی کے انڈے کی زردی و سفیدی خون کی طرح سرخ ہو گی اور اگر مریض جسمانی و قدرتی طور پر متاثر ہو گا تو اس صورت میں انڈے کی اندرونی الائش بالکل اصلی و قدرتی حالت پر ہی ملے گی۔

یاد رہے کہ رسائلِ ہلالیہ میں عمل مذکورہ بالا کی عبارت کو عبارت کے موکلات کی ترکیب کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے۔ اس لیے عاملین حضرات کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس عمل سے سحر و جادو کی تشخیص کرنا چاہیں تو اس کے لیے صاحبِ رسائلِ ہلالیہ کی ترکیب کردہ عبارتِ عمل کو عمل میں لائیں گے تو یقینی طور پر مفید و مؤثر پائیں گے۔ عبارتِ عمل ملاحظہ فرمائیں:۔

اَیَامَکَارِیْلُ مَتُوصَاً اَیَا مَکَارِیْلُ صَتُومَاً اَیَا مَاصَقَارِیْلُ صَاقَمَاً اَیَا مَتُوصَتُو قَارِیْلُ قَصَاصُتُومَصَاً اَیَا صَقَایِیْلُ مَتُوصَمَاً اَیَا اَیْلاً اَیَا رِیْلُ اَذْ اَیْلاً مَقَارِیْلُ صَتُوصَماً مَغَارِیْلُ صَتُوصَاً صَتُوصَارِیْلُ صَتُوصَوَارِیْلُ صَوَا صَاہ

رسائلِ ہلالیہ سے ماخوذ مذکورہ بالا عمل کی تشخیص کی اس خصوصیت کو مجھے ذاتی طور پر بھی میزانِ عمل و تجربہ پر پرکھنے کا بیسیوں بار اتفاق ہوا ہے جس کی وجہ سے میں بلاخوفِ تردید کہنا چاہتا ہوں کہ سحر و جادو کی تشخیص کے سلسلے کے جس قدر بھی عملیات ملتے ہیں ان سب میں سے یہ عمل اپنے سلسلے کا سہل الحصول اور کامیاب ترین عمل ہے جو کسی حالت میں بھی اور کبھی بھی تخلف نہیں کرتا۔ امید کی جاتی ہے کہ اربابِ علم و فن اس مجمع الاعمال عمل کو اپنے علم و تجربہ میں لائیں گے تو یقینی طور پر میرے دعویٰ کی تصدیق کریں گے۔ جیسا کہ عرض کر چکا ہوں کہ یہ عمل مصحف بغدادی کے علاوہ طلسماتی سلسلے کی تقریباً تمام تر کتابوں میں موجود ہے اپنے فوائد و نتائج کے اعتبار سے ایک عظیم النفع عمل ہے جس سے تشخیص بھی کی جا سکتی ہے سحر و جادو کے علاج کے لیے بھی مؤثر ہے اور استخارہ کے طور پر بھی انتہائی کارگر عمل ہے۔

اس حیرت انگیز عمل سے کام لینا مقصود ہو تو علمائے روحانیت کی بیان کردہ ترکیب کے مطابق اس کے عامل کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ سب سے پہلے عمل کی تسخیر کرے جس کی ترکیب یوں ہے کہ عامل ترکِ حیوانات جلالی و جمالی کا

پابند ہو کر چالیس (۴۰) یوم تک عبارتِ متذکرۃ الصدر کو ایک لاکھ پچیس ہزار (۱،۲۵،۰۰۰) کی مقررہ تعداد کے مطابق پڑھ کر اس کی زکوٰۃ ادا کرے اور چلے کے عمل کے بعد بھی عمل کو قابو میں رکھنے کے لیے ہر روز ایک سو پچیس (۱۲۵) دفعہ بلاناغہ پڑھتا رہے۔ عمل کی زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ہی عمل کے اثرات سے فوائد و نتائج کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ عرض کر دینا بھی ضروری خیال کرتا ہوں کہ اپنے قارئین کرام اور عاملین حضرات پر یہ واضح کر دیا جائے کہ عمل متذکرۃ الصدر کے لیے چلہ کی ادائیگی کی شرط صرف مصحفِ بغدادی کے مصنف کی طرف سے ہی بیان کی گئی ہے۔

رسائلِ ہلالیہ، نوامیس افلاطون اور باقی وہ کتابیں جن میں اس عمل کا ذکر موجود ہے ان میں سے کسی ایک کتاب میں بھی اس عمل سے استفادہ کے لیے چلہ وغیرہ کی کوئی شرط تحریر نہیں کی گئی ہے۔ البتہ رسائلِ ہلالیہ میں اس عمل سے کام لینے کے لیے جن شرائط و آداب کا ذکر کیا گیا ہے ان کے مطابق عامل کے لیے ترکِ حیوانات کا پابند ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ مکروہات و ممنوعات سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے اور عمل کو عامل کی صوابدید کے مطابق تجویز کردہ ایک تعداد کے مطابق روزانہ پڑھنا لازم قرار دیا گیا ہے۔ مذکورہ بالا شرائط کے علاوہ کوئی دوسری شرط جس میں چلہ وغیرہ کی پابندی بیان کی گئی ہو میری نظر سے نہیں گزری ہے۔

اس عمل کے سلسلے میں اس قدر تفصیل بیان کرنے کے ساتھ ہی اس عمل کی چوتھی خصوصیت کا ذکر کرنا بھی انتہائی ضروری خیال کر رہا ہوں کیونکہ اس عمل کو اپنے معمولات و مجربات میں لائے ہوئے مجھے ایک مدت گزر چکی ہے جس کے دوران اس عمل کی یہ ایک خوبی سامنے آئی ہے کہ تشخیص کرتے وقت بیضۂ مرغ کو توڑ ڈالنے کے بعد اس کے اندرونی مواد کی تبدیل شدہ حالت کے علاوہ بیضہ میں سے مختلف قسم کے کیڑے پھٹے پرانے کاغذات، چھوٹے چھوٹے سنگریزے اور کیل کانٹے بھی برآمد ہوتے ہیں جس سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس عمل کی مدد سے تشخیص کے ساتھ اثر اندازِ سحر و جادو بھی حاضر ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ صرف اسی صورت میں ہی ظہور میں آ سکتا ہے جبکہ عامل اس عمل کو عملیاتی اصول و قواعد کے مطابق عمل میں لاتا ہے۔

عمل ۳

سحر و جادو کے ایسے عملیات جو مستورات کو مختلف امراض کا شکار کر کے پریشان کرنے، مستورات کو ان کے پیچیدہ و پوشیدہ امراض میں مبتلا کرنے، مستورات کی اولاد بندی کرنے، اٹھرا و عقر کے پیدا کرنے یا زندہ اولاد کو سوکھے پن میں مبتلا کر کے موت کے گھاٹ اتار دینے کے لیے عمل میں لائے جاتے ہیں۔ اس قسم کے عملیات کی تشخیص اور علاج کی تراکیب کے طریقہ جات سحر و جادو کے سلسلے کے دوسرے تمام اعمال سے مکمل طور پر مختلف اور جداگانہ حیثیت کے حامل ہیں جن کی تفصیل کو ہم اسی باب میں آگے چل کر بیان کریں گے! اس وقت ہم صرف مستورات کے اس عالمگیر عارضہ کا روحانی علاج تحریر کر رہے ہیں جس میں ولادت کے بعد سحر سے متاثرہ مریضہ کی اولاد سوکھے پن کا شکار ہو کر مر جاتی ہے۔

یاد رہے کہ علمائے طلسمات و روحانیات کے مطابق بچوں میں سوکھے پن کا مرض قطعی اور یقینی طور پر سحری و جادوئی اثرات کے زیر اثر پیدا ہوتا ہے اور اگر سوکھے پن کا فوری طور پر روحانی علاج نہ کیا جائے تو سوکھے پن کا مریض کسی بھی طریق علاج سے شفایاب نہیں ہو پاتا بلکہ انجام کار سوکھے پن میں مبتلا رہنے کے بعد داعیٔ اجل کو لبیک کہہ دیتا ہے۔ قارئین کرام علمائے فن کا سوکھے پن کے سلسلے میں کیے جانے والا یہ دعویٰ محض دعویٰ کی حد تک ہی نہیں ہے بلکہ عملی طور پر بھی اس قسم کے مریضوں کے ناکام معالجات کے بعد تصدیق کی سند حاصل کر چکا ہے۔

چنانچہ جدید طب کے معالجات کے ماہرین ابھی سوکھے پن کا کامیاب علاج دریافت نہیں کر سکے ہیں۔ ہاں روحانی علوم و فنون کے ماہرین حضرات کو یہ شرف و اعزاز حاصل ہے کہ وہ سوکھے پن کے لاعلاج مرض کا زمانۂ قدیم سے آج تک کامیاب و موثر ترین علاج کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اس سلسلہ کا ہم زیادہ تفصیل بیان کرنے کی بجائے اپنے مقصد کی طرف پلٹ آنا چاہتے ہیں کیونکہ ہمارا مقصود امراض کا روحانی علاج کرنا ہے علاج وغیرہ سے متعلقہ امور پر بحث کرنا نہیں ہے۔ اس عمل میں ہم سوکھے پن کے ایسے متاثرہ بچے جو سحر و جادو کی وجہ سے لاعلاج ہو جاتے ہیں ان کے روحانی علاج

کے سلسلے میں طلسماتی معالجات کا ذکر کرنا چاہتے ہیں اور یہی ہمارا حقیقی موضوع ہے نوامیسِ رمانی جو طلسماتی عملیات و اوراد کا ایک مستند ترین مجموعہ ہے اس میں سوکھے پن کے سلسلے کا جن عملیات و معالجات کو درج کیا گیا ہے ان میں سے ذیل کا طریقۂ عمل جو میرے نزدیک اپنے سلسلے کا آسان ترین اور کارآمد عمل ہے، درج ذیل ہے۔

ترکیبِ عمل کے مطابق عامل جس عورت کے سوکھے ہوئے بیمار بچے کا علاج معالجہ کرنا چاہے اسے حکم دے کہ وہ اپنے دودھ پر ذیل کے طلسمات کو نو (۹) بار پڑھ کر پھونکے اور اس دودھ کے برابر دودھ میں روغنِ زیتون و یاسمین شامل کر کے اس ترکیب کی مرکب بچے کے تمام جسم پر خوب مالش کرے۔ اس عمل کو نو (۹) روز تک مسلسل بجا لائے تو سوکھتا ہوا بچہ خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے صحت یاب ہونا شروع ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ اس مریض بچے پر ایک چلہ کامل بھی نہیں گزرنے پائیگا کہ وہ سوکھے پن کے لاعلاج عارضہ کے عفریت سے بچ نکلے گا۔ نوامیسِ رمانی میں مندرجہ اس ترکیب کی شرائط کے مطابق یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ اس علاج کے بجا لاتے ہوئے سوکھے بچے کی والدہ نہ صرف اسے عمل کے دوران ہی اپنا دودھ پلانا بند کر دے بلکہ ہمیشہ کے لیے اس بچے کی گائے وغیرہ کے دودھ پر پرورش کی جائے۔ عمل کے کلمات حسب ذیل ہیں۔

ثُوْثَیَابًا هَوْهَیَابًا عَوْعَیَابًا ٥

محولہ بالا سطور میں دورِ اوّل کے سریع الاثر اثرت کے حامل رجعت السحر کے جس عمل کو بطورِ مثال بیان کیا گیا ہے اس سے اس فن کے ہر محقق پر یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح اور عیاں ہو جاتی ہے کہ طلسمات کا فن ایک ایسا مجمع الفوائد حقائق پر مشتمل ایک ایسا فن ہے جو اثبات و نفی کی دونوں حقیقتوں کا منبع ہے۔ آسان ترین لفظوں میں طلسماتی حقیقتوں کی یوں وضاحت کی جا سکتی ہے کہ یہ فن جہاں تباہی و بربادی اعداء کے لیئے سَیفِ اعداء ہے وہاں مظلوموں کے لیئے مجبوروں کے لیئے، پریشان حال اور سفلی عملیات کے ستائے دردمندوں کا روحانی مداوا اور مشکل کشا و ساتھی ہے۔ علمائے فن نے اس فن کو ترتیب دیتے وقت جہاں نقصان پہنچانے والے طلسماتی اعمال ترتیب دیئے ہیں وہاں انہی اعمال کو معکوس صورت میں بیان کر کے نقصان کو نفع میں، شر کو خیر میں اور بیماری کو صحت کی طرف بدل دینے والے اعمال کو بھی بیان کیا ہے۔

متذکرۃ الصدر عمل رجعت السحر کی مثال سامنے ہے کہ کس طرح، کیسے اور کس ترتیب کی بنیاد پر دشمن مبتلائے مصیبت و آلام کیا جاتا ہے اور ضرورت عمل کے وقت اسی عمل کو ہی معکوس صورت میں رجعت السحر کے عمل کے طور پر کام میں لایا جاتا ہے۔ اسی طرح کی ایک دوسری مثال ذیل میں پیش کی جاتی ہے جو طلسمات سے متعلقہ اعمال کی اسی صورت کی وضاحت کے ضمن میں درج کی جا رہی ہے۔ اس مثال سے وابستہ عمل "سلبِ اولاد" کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے۔ یعنی ایسا عمل جس میں عامل طلسماتی طریقِ عمل کے مطابق کسی دشمن عورت کے بطن سے پیدا ہونے والی اولاد کو بند کر دیتا ہے جس سے عامل کی مطلوبہ عورت عامل کے عمل کے زیرِ اثر ایسی پیچیدہ قسم کی بیماریوں کا شکار ہو جاتی ہے جس کے سبب وہ ہمیشہ کے لیئے عاقرہ یعنی بانجھ ہو کر رہ جاتی ہے۔ اس بانجھ پن کی

ابتدا ابتدائی طور پر مرضِ اٹھرا کی صورت میں ہوتی ہے۔ اٹھرا کے ابتدائی حملہ کے نتیجہ میں اس عورت کے ہاں اس کے بطن سے پیدا ہونے والی اولاد مسان، جموگہ یعنی بچوں کی مرگی، ڈبہ اطفال اور اُم الصبیان جیسے تقریباً لاعلاج امراض کا شکار ہو کر لقمۂ اجل بنتی جاتی ہے۔ دوسرے مرحلہ میں مطلوبہ عورت کچھ اس قسم کی صورت حال سے دوچار ہو جاتی ہے کہ اوّلاً تو اس کے ہاں اولاد پیدا ہونے کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوتی اور اگر کسی وجہ سے وہ عورت حاملہ ہو ہی جاتی ہے تو پھر حمل کا باقی و قائم رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تیسری صورت بالکل بانجھ پن کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ اس قسم کے جس قدر بھی عملیات زمانۂ قدیم کے علمائے فن نے اپنی کتابوں میں بیان فرمائے ہیں ان میں بیان کردہ تفصیل کے مطابق یہ عمل دو طریقہ سے سرانجام دیا جاتا ہے۔

پہلا طریقہ جو قدرتی، حادثاتی اور اتفاقی قرار دیا جاتا ہے وہ کچھ یوں ہے کہ کسی پہلے سے کیئے سحر و جادو کے زیرِ اثر اٹھرا یا عقر کی مریض عورت اگر اپنے مخصوص ایام کے دوران کسی صحت مند اور تندرست عورت کو اپنا سایہ دے دے یا اس پر اپنی جھلک ڈال دے تو نتیجہ کے طور پر تندرست عورت بھی اس متاثرہ عورت کی طرح اٹھرا کے مرض کا شکار ہو جاتی ہے۔ اس جگہ یہ وضاحت کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ ہمارے یہاں اکثر یہ مشہور ہے کہ ہر اٹھرا کی مریض عورت اپنے حیض کے دوران اگر کسی کنواری لڑکی کے سامنے چلی جائے تو وہ لڑکی بھی اس عورت کی جھلک کے زیرِ اثر مبتلائے اٹھرا ہو جاتی ہے۔ یہاں میں واشگاف لفظوں میں اس عام اور مشہور ہو جانے والے نظریہ کی نہایت سختی کے ساتھ تردید کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ سراسر غلط ہے۔ نہ تو مریضہ عورت کو ہی اس مفروضہ کی بنا پر چالیس دن کے لیئے دوسروں سے الگ تھلگ کر کے رکھ دیا جائے اور نہ ہی دوسروں کو بھی ایسی عورت سے خواہ مخواہ خوف زدہ ہو کر دور بھاگنا چاہیئے کیونکہ قدرتی اور جسمانی طور پر لاحق ہونے والے اٹھرا کے عارضہ میں نہ تو یہ عارضہ بیمار عورت سے تندرست عورتوں میں منتقل ہو سکتا ہے کیونکہ اٹھرا کوئی متعدی مرض نہیں ہے۔ اس مرض کے مناسب قسم کے جسمانی اور روحانی علاج کے بعد اس سے چھٹکارا پایا جا سکتا ہے۔ اس

لیئے اس مرض کی مریض عورت سے خوف زدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے
یہ نظریہ صرف مغالطہ، جہالت اور توہم پرستی پر مبنی ہے۔ جس سے صرفِ نظر کرنا
ہی اس کا بہترین حل ہے۔

ہاں! حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی عامل کامل مرض اٹھرا میں مبتلا کسی عورت کے
لیئے اپنے عمل سے اس کے مرض کو غیر قدرتی یعنی جادو اور سحر کے زیر اثر تشخیص کرے
تو ایسی عورت سے تندرست عورتوں کو بچائے رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ خود اس عورت
کے لیئے بھی ضروری ہوجاتا ہے کہ وہ احتیاط کرے اور دوسروں کو اپنی تکلیف میں
ساتھی بنانے سے گریز کرتی رہے۔ علمائے فن فرماتے ہیں کہ سحر و جادو سے متاثرہ
عورت بھی دوسری تندرست قسم کی عورتوں کے لیئے ان کو اپنے جیسی تکلیف میں
مبتلا کرنے کا سبب نہیں بن سکتی۔ جب تک کہ عامل کسی تندرست عورت کو اس
مرض میں مبتلا نہ کردے۔ ایسی متاثرہ عورت سے بچنے کا حکم محض اس لیئے ہے
کہ اٹھرا جیسے خطرناک مرض میں مبتلا عورت کے قریب رہنے والی کوئی دوسری
عورت اگر خدانخواستہ قدرتی یا جسمانی طور پر مرض اٹھرا میں مبتلا ہوجاتی ہے تو وہ یہ فرض
سمجھ لے کہ اس کے مرض کا سبب فلاں اٹھرا کی مریض عورت بنی ہے۔ ایسے ہی شکوک
و شبہات مختلف پریشانیوں کو جنم دینے کا سبب بنتے ہیں اور غلط قسم کی سوچ نفرت
اور دشمنی کو پیدا کردیتی ہے۔ یہی وہ بنیادی چیز ہے جو ایک کو دوسرے کے
خلاف سحر و جادو کرنے پر کمربستہ کردیتی ہے۔

اس قدر تفصیل کے بعد اصل موضوع کی طرف پلٹ آتا ہوں۔ بیان یہ کیا جارہا
تھا کہ طلسمات کے دورِ اوّل کے علمائے فن نے طلسمات کے باب میں نفع و
نقصان اور خیر و شر کے عملیات کو ایک دوسرے کے مقابل بیان کیا ہے اسکی
ایک مثال "سلبِ اولاد" کا ہمارا یہ عمل ہے جس میں کسی تندرست عورت کو اولاد جننے
کے قابل نہیں رہنے دیتا۔ حکیم تمسار کتاب الاعمال میں اس قسم کے عملیات کو بیان
کرتے ہوئے ایک عمل یوں تحریر کرتا ہے کہ اگر عامل کو کسی دشمن عورت کی اولاد بندی
کا عمل کرنا مطلوب ہو تو ایسا عامل تحت الشعاع یعنی اندھیری راتوں میں پڑوہ گوہ مادہ
کو اس کے بل سے غروبِ آفتاب سے قبل نکال لائے اور مریخ تانبہ کی چھری سے

ذبح کرکے تانبہ کے ہی کسی برتن میں اس کے خون کو جمع کرے۔ پھر
جب عمل کرنا مقصود ہو تو زحل یا مریخ کی ساعت میں غروبِ آفتاب کے بعد کسی
حرام جانور کی ہڈی کی قلم بناکر اس قلم کے ساتھ اس ذبیحہ گوہ کے خون کے ساتھ
پارچہ کفن پر ذیل کے طلسمات کو لکھے۔ لکھنے کے فوراً بعد اس پارچہ کو جلا ڈالے۔
اس کی راکھ بنائے اور جو راکھ تیار ہوا سے شیشی میں اپنے پاس سنبھال رکھے۔ اس
راکھ کا ایک ذرہ بھی جس کسی تندرست عورت کو اس کے ایام ماہواری کے دوران کھلا
پلا دیا جائے تو وہ عورت اٹھرا اور عقر جیسے خبیث عارضہ کا شکار ہوکر ہمیشہ کے
لیئے بے اولاد ہوجائے گی۔

کتاب الاعمال کا مصنف تحریر کرتا ہے کہ ایسے عمل کی صرف اسی صورت میں ہی
اجازت ہے جب کہ اخلاقی اور انسانی بنیادوں پر اس کا بجالانا ضروری ہو محض ذاتی
دشمنی اور عداوت کے لیئے کسی کو اس قسم کے پریشان کن عارضہ میں مبتلا کردینا کسی
صورت میں بھی مستحسن نہیں ہے۔ متعدد اوراق بھی قارئین کرام کی خدمت میں عرض
کرتا ہے کہ ایسے اعمال سے اجتناب ہی کیا جاتا ہے۔ ہمارے پیش نظر ایسے اعمال
کے تحریر کرنے کا مقصد محض فنی حقیقتوں کو واضح کرنا ہے۔ خلق خدا کے
نقصان کے لیئے مواد کا جمع کردینا ہمارا مدعا و مقصود نہیں ہے۔ اس عمل کو جو کوئی
آزمانا چاہے وہ باقاعدہ مجھ سے اجازت نامہ حاصل کرنے کے بعد آزما سکتا ہے۔

سلب اولاد کے عمل کے طلسمات یوں ہے۔

هَبطوُ یَاهُنْ هَنَطَاهَرْ تَوْمَا هَنَ حَلیوْ هَنَا هَنطوب
مَہَا طُونْ طَنیَا طَنوَاطَرْ هَنَطَا طَوْمَا سَنطا سُوتُوبَنَطا
مَوْخِیَا آلوخِیَّا یَارَبْ اَملاَ دِیکُم اَلشَّرود الاَستکار
هَبَاطَا هَنَا هَاتُومَا هَنَطَا هَنَا هَنطَاہ

"سلب اولاد" کے اس عمل کی تفصیل بیان کرتے ہوئے مجھ تمسار تحریر
ہے کہ یہ عمل عورتوں کے لیئے ایک کینسر (ریڑی دیشن) ہے جس کا جراثیم جو
عورت کے رحم میں اس طرح مضبوطی کے ساتھ قائم ہوجاتی ہیں کہ جن کو کاٹنے کے
لیئے دنیا نے عملیات کا کوئی عمل کارگر ثابت نہیں ہوسکتا سوائے اس عمل کے اور

اُسی عامل کے جس نے اس عمل کو سرانجام دیا ہو کیونکہ اس عمل کا معکوس عمل ہی اس مرض کا مداوا ہے اور اس مرض سے چھٹکارا دلانے کا واحد علاج ہے۔ اس عمل کا تذکرہ یوں تحریر کیا گیا ہے کہ ایسی خطرناک صورتِ حال کی مریض عورت تین تندرست کنواری لڑکیوں کے بال کاٹ لائے اور عروجِ ماہ کی نوچندی جمعرات کو زہرہ اور مشتری کی ساعات میں عمل مندرجہ بالا کی عبارت کو عبارت کے ہر کلمہ پر مشتمل جملہ کے اوّل و آخر "یا" اور "اسائیل" کے الفاظ کے اضافہ کے ساتھ چند ایک بار پڑھ کر ان بالوں پر پھونک مارے پھر ان بالوں کو جلا ڈالے اور اس کی راکھ کو ایامِ حیض سے فراغت کے بعد پانی کے ساتھ کھائے تو خدائے تعالٰی کے فضل و کرم سے اس پر اثر انداز سحر و جادو خود بخود بے اثر ہو جائے گا اور وہ عورت پہلے کی طرح صحت مند اور تندرست ہو جائے گی۔ "سلبِ اولاد" کا عارضہ جاتا رہے گا اور اس کی گود اولاد جیسی نعمت سے مالا مال ہو جائے گی۔

راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ کتاب الاعمال کے علاوہ اس موضوع پر مبنی بہت سی دیگر کتابوں میں بھی میں نے اس عمل کو اسی تفصیل و ترکیب کے ساتھ مطالعہ کیا ہے مشہورِ عالم طلسماتی کتاب "کتاب الآیات" میں صاحبِ کتاب تحریر کرتا ہے کہ "سلبِ اولاد" کے عمل کی متاثرہ مریض عورت اگر چاند راتوں میں خفیہ طور پر کسی حیلہ کے ساتھ سات کنواری لڑکیوں کے سر کے بال حاصل کر کے انہیں جلا کر راکھ کو چاٹ کھا جائے تو صاحبِ اولاد ہو جائے گی۔ کتاب الآیات میں اس عمل کے لیئے کسی قسم کے طلسماتی عمل کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ "سلبِ اولاد" کے مذکورہ بالا عمل کے معکوس عمل کی طلسماتی عبارت درجِ ذیل ہے:

يَا هَمُطُوْ طَاهَنْ اَسَائِيْلُ يَا هَطَاهَرْ لُوْمَا اَسَائِيْلُ
يَا هَنَا طَلِيُوْ هَشَا اَسَائِيْلُ يَا هَمُطُوْ مَا اَسَائِيْلُ
يَا مَهَا طُوْنَا اَسَائِيْلُ يَا طَنْهَا طَنُوْ اَسَائِيْلُ يَا طَرِهِطَا
طَوْمَا اَسَائِيْلُ يَا سَقُمَا سُوْقُوْصَطَا اَسَائِيْلُ يَا سَرِعْبَا
اَنُوْحَيَا اَسَائِيْلُ يَا رَبُّ الْمَلَائِكَةِ الشَّبَرِ وَالْاَسْقَامِ
اَسَائِيْلُ يَا هَاطَا اَسَائِيْلُ يَا هَنَاهَا لُوْمَا هَطَا اَسَائِيْلُ
يَا هَنَا هَنَطَا اَسَائِيْلُ ۞

میرا ایک ذاتی مجرب عمل

اربابِ علم و فن اور قارئینِ فیوض طلسمات کی خدمت میں اولاد کے لیئے ایک مؤثر ترین عمل سپردِ قلم کر رہا ہوں جو اس طرح پر ہے کہ ایسی عورت جو کسی بھی وجہ سے اٹھرا یا عقر میں مبتلا ہو کر بے اولاد ہو گئی ہو۔ اگر وہ میرے اس مجرب عمل سے کام لے گی تو اللہ تعالٰی کے فضل و کرم سے بار آور ہو جائے گی اور اس پر اثر انداز ہونے والا ہر قسم کا سحری و طلسماتی عمل خود بخود باطل ہو جائے گا۔ یہ عمل اگرچہ میں نے طلسماتی سلسلہ کی کتابوں میں کہیں بھی ملاحظہ نہیں کیا ہے تاہم میرے تجربات اور مشاہدات کی رُو سے سو فیصد کامیاب و بے خطا ثابت ہوا ہے یہ عمل اگرچہ مشکل، پریشان کن، خوفناک اور کریہہ الصورت ہے لیکن اپنی زود اثری کے اعتبار سے لاثانی و لاافانی عمل کہلانے کا مستحق ہے۔ یہ عمل اس حقیر کو برما کے علاقہ کی سیاحت کے دوران ایک پارسی عاملِ طلسمات سے بعد خدمت و محنت کے حاصل ہوا تھا۔ اُس عامل کے پاس بے اولاد قسم کی عورتیں سالکوں کی تعداد میں دُور دراز کے علاقہ سے آتی تھیں اور اُس کے اس عمل کی مدد سے شفایاب اور بامراد ہو کر جاتی تھیں۔ وہ عامل عقر اور اٹھرا کی مریض عورت کو اصول علاج کے مطابق نوچندی کے دنوں میں "تلموس" یعنی دو مونہی مادہ سانپ سے کٹوا دیتا تھا جس کے نتیجہ میں وہ عورت مستقبل میں چل کر صاحبِ اولاد ہو جاتی تھی۔

یاد رہے کہ عام حالت میں تلموس کے کاٹنے سے مارگزیدہ عورت دم کا زہر کے سبب ہلاک تک ہو جانا تجربات و مشاہدات کا حصہ ہے۔ لیکن یہ ایک حیرت انگیز بات ہے کہ عاقرہ عورت کو تلموس سے ڈسوائے جانے کے باوجود کسی قسم کا کوئی تکلیف، نقصان یا ضرر نہیں پہنچتا بلکہ تجربہ اس بات کا شاہد ہے کہ متعلقہ عورت ذرہ بھر بھی کوئی پریشانی محسوس نہیں کرتی۔ یہ علاج گو ایک عجیب اور بظاہر ناقابل یقین خیال کیا جا سکتا ہے لیکن اس کی افادیت میں کوئی کلام نہیں ہے کیونکہ یہ علاج اپنے مقام پر ایک مؤثر اور بے خطا علاج ہے میں اب تک درجنوں بے اولاد عورتوں پر اس عمل کو آزما کر اس کی حقیقت کو بچشم خود ملاحظہ کر

یہ قسم چونکہ خاندانی و موروثی ہوتی ہے اس لیئے جس خاندان کی جو عورت اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہے آئندہ چل کر اس عورت کے صحت یاب ہو جانے کے باوجود بھی اس کے خاندان کی دوسری مستورات خصوصاً اس کے بطن سے پیدا ہونے والی اولاد اٹھرا کے حملہ کا شکار ہوتی ہے۔ اور یوں یہ سلسلہ نسل در نسل چلتے ہوئے نہ ختم ہونے والی مرض کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔ روحانی طور پر پیدا ہونے والا اٹھرا چونکہ موروثی و خاندانی نہیں ہوتا بلکہ وہ محض وقتی اثرات کے زیر اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جس طرح یہ مرض وقتی طور پر خود بخود جنم لے لیتا ہے اسی طرح خود بخود روحانی علاج کے بعد ختم بھی ہو جاتا ہے۔ اس قسم کا اٹھرا متاثرہ مریض عورت سے اس کے خاندان یا اولاد میں مستقل طور پر جڑ نہیں پکڑ سکتا۔

علماء فرماتے ہیں کہ اٹھرا بہر حال ایک موذی مرض ہے۔ خواہ یہ استقلالی ہو یا غیر استقلالی اس لیئے اس مرض کے آثار کے ظاہر ہوتے ہوئے اس کے علاج کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کسی صورت میں بھی کوتاہی، پیچیدگی اور پریشانی کو جنم دینے کا سبب بن سکتی ہے۔

دوسرا سوال جو اٹھرا کے کثیر الوقوع ہونے کے متعلق ہے۔ اس کے جواب میں علمائے فن کے ارشادات کو یکجا کر دیا جائے تو جواب یہ نکلتا ہے کہ اٹھرا کے کثیر الوقوع ہونے کا سبب لاپرواہی، بے اعتنائی، حسد و بغض، خاندانی منافقات اور بعض حالتوں میں مرض کی بروقت تشخیص کا نہ ہو سکنا ہوتا ہے۔ لاپرواہی کی صورت یوں ہے کہ ابتدائی طور پر شادی کے فوراً بعد کئی کئی سال تک عورت کے ہاں اولاد نہیں ہوتی۔ سبب اس کا اکثر اٹھرا ہی ہوتا ہے لیکن عموماً اس کی طرف توجہ نہیں دی جاتی۔ اور یہ سمجھ کر لاپرواہی برتی جاتی ہے کہ کوئی بات نہیں ابھی ساری زندگی باقی ہے، خدائے تعالیٰ مہربانی کرے گا۔ اور جلد ہی اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہو گا، کونسی اتنی جلدی کی بات ہے، فکر نہیں ہے۔ یہی بات مریض کی طرف سے دھیان کو دوسری باتوں کی طرف کر دینے کا سبب بنتی ہے۔ مرض بڑھتا جاتا ہے اور آخر کار جب اولاد کے نہ ہونے کے سبب میاں و بیوی کے درمیان جھگڑا اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو تب متعلقہ لوگوں کی آنکھیں کھلتی ہیں کہ بھائی ان دونوں کا علاج کروایا جائے۔ خدائے تعالیٰ انہیں اولاد کی نعمت سے نواز دے تو شاید

ان کا جھگڑا ختم ہو جائے۔ لیکن اس وقت تک مرض شدت کے ساتھ مریضہ کے بدن میں جڑ پکڑ چکا ہوتا ہے۔ اور وہ معمولی قسم کے علاج معالجہ سے دور نہیں ہو پاتا۔ نتیجہ کے طور پر مریض عورت اور اس کے لواحقین در بدر کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ اٹھرا کے زیادہ ہو جانے کا دوسرا سبب حسد و بغض کو قرار دیا جاتا ہے۔ یہ بھی ایک اہم سبب ہے۔

ایک مریض عورت جب علاج معالجہ کے بعد بھی صحت یاب نہیں ہو پاتی تو دوسری صحت مند عورتوں کی گود میں زندہ و جاوید اولاد کو دیکھ کر پریشان ہو جاتی ہے۔ اس سے حسد و بغض کا ایک خبیث جذبہ اس کے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ تندرست عورتوں کو بھی اپنے مرض کا ساتھی بنانے کا فیصلہ کر لیتی ہے۔ اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لیئے اسے مددگار اور ہوس و غمخوار عورتیں بھی مل جاتی ہیں چنانچہ ایسی مریضہ عورت حسد و بغض کے زیر اثر سحر و جادو کی مدد سے دوسری تندرست عورتوں میں اس مرض کے پیدا کرنے کا سبب بن جاتی ہے۔ اسی طرح خاندانی جھگڑے بھی ایک بیمار عورت سے سینکڑوں تندرست عورتوں کو بیمار کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

اٹھرا کے کثرت کے ساتھ پھیلنے پھولنے کا ایک سبب بروقت تشخیص کا نہ ہونا بھی ہے۔ اس کی وضاحت اگرچہ پہلے بھی کی جا چکی ہے تاہم یہاں بھی عرض کر دیا جاتا ہے کہ بروقت تشخیص سے مراد صحیح تشخیص کا نہ ہونا ہے۔ اس میں متاثرہ عورت شادی کے فوراً بعد ہی ایک دو سال کے انتظار کے بعد اپنے ہاں اولاد نہ ہونے کے علاج کے لیئے معالجین حضرات کی طرف رجوع کر لیتی ہے۔ لیکن اس عورت کے ہاں اولاد نہ ہو پانے کو مرض اٹھرا نہ خیال کرتے ہوئے جو علاج معالجہ تجویز کیا جاتا ہے وہ اٹھرا کے متعلق نہیں ہوتا ہے۔ یہ سبب بھی اٹھرا کے زیادہ پھیلانے میں مددگار ثابت ہوتا رہتا ہے۔

تیسرے سوال کا جواب یوں ہے کہ اٹھرا اگرچہ غیر متعدی مرض تسلیم کیا جاتا ہے لیکن اپنے پیچیدہ اور خطرناک اثرات کے سبب اور کثیر الوقوع ہونے کی وجہ سے متعدی امراض سے بھی بڑھ کر پریشان کن خیال کیا جاتا ہے۔ اس مقام پر ایک

یہ بھی سوال کیا جا سکتا ہے کہ جب موروثی اور خاندانی اٹھرا استقلالی ہے تو کیا استقلالی مرض کو متعدی قرار نہیں دیا جا سکتا؟ علمائے فن نے اس سوال کے متعلق اس کا جواب دیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ بلاشبہ استقلالی مرض مریضہ عورت سے اس کی آئندہ نسلوں تک بھی باقی رہتا ہے۔ لیکن ایسا اسی صورت میں ہی ہوتا ہے جبکہ ابتدائی طور پر متاثر ہونے والی عورت کا مکمل علاج نہ کیا گیا ہو۔ بروقت تشخیص کر کے کسی ماہر و کامل معالج سے علاج کروا لیا جائے اور وہ عورت مکمل طور پر صحت یاب ہو جائے تو اس سے کسی صورت میں بھی اس کے خاندان میں یہ مرض پھیلنے نہیں پاتا۔ مکمل تشخیص کے نہ ہونے کے سبب بروقت علاج نہیں ہو پاتا جس سے مرض اندر ہی اندر پختہ ہوتا جاتا ہے اور انجام کار نامکمل علاج کی وجہ سے موروثی مرض کی شکل اختیار کر جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس طرح اور ایسی صورت حال میں اس مرض کا ایک عورت سے دوسری عورت کو لگ جانا یا خاندانی اور موروثی طور پر چل نکلنا متعدی امراض کے زمرہ میں نہیں آتا۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ اٹھرا غیر متعدی مرض ہی ہے لیکن ایک ہٹیلا مرض ہونے کے سبب متعدی امراض سے بھی زیادہ کثیر الوقوع ہے۔

چوتھا یہ سوال کہ کیا عورتوں کی طرح مرد بھی اٹھرا کا شکار ہو جاتے ہیں یا اٹھرا پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں؟ اس سلسلہ میں علمائے فن کی مختلف آراء ہیں۔ بعض کے نزدیک جیسے حکیم سمار و غالطیس، ان حضرات کا نظریہ ہے کہ مرضِ اٹھرا کا شکار صرف عورتیں ہی ہوتی ہیں مردوں کا اس بیماری سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دوسری جماعت کے افراد جن میں حکیم حمورابی اور تنیاان بن انوش جیسے مشاہیر علمائے فن شامل ہیں اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ جیسے اولاد پیدا نہ ہونے کا سبب عورتوں میں مرضِ اٹھرا کے نام سے پہچانا جاتا ہے اسی طرح مردوں میں مردانہ کمزوری کے سبب پیدا ہونے والی بیماریوں کا نام بھی اٹھرا قرار دے دیا جائے تو یہ نام مردوں کی امراض کے لئے کوئی نامناسب نہیں ہے۔ یہ نظریہ اگرچہ علمائے فن کی اکثریت کے نزدیک تسلیم شدہ ہے لیکن بعض فنی اور علمی وجوہات کے سبب اس نظریہ کی عام اشاعت نہیں ہو سکی۔ اس لیے مردوں میں خونیات منویہ کے فقدان کو عموماً مردانہ کمزوری کے مرض کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ اور اٹھرا کے لفظ کو استعمال نہیں کیا جاتا۔

پہلا نظریہ جسے اکثریت حاصل نہیں ہے اپنی زیادہ اشاعت کے سبب عام ہونے کی وجہ سے زبان زدِ خاص و عام ہو گیا ہے اس لیے عورتوں میں اولاد کے نہ پیدا ہونے کو اٹھرا اور مردوں میں اولاد نہ پیدا کرنے والے اٹھرا کو مردوں کی جنسی کمزوری کے مخصوص امراض کے نام سے جانا پہچانا جانے لگا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ عورت کا اٹھرا جس طرح بے اولادی کا سبب بنتا ہے اسی طرح مردوں میں پیدا ہونے والی کمزوری درحقیقت مردوں کا اٹھرا ہے۔ فریقین میں سے متاثرہ عورت یا مرد کا صحیح اور درست علاج ہی اس مرض سے نجات کا ضامن بنتا ہے۔

اٹھرا کے متعلقہ سوالات کے جوابات کے بعد یہ سوال کہ مرض اٹھرا کا کامیاب روحانی و جسمانی علاج ممکن ہے یا نہیں؟ ایک ایسا سوال ہے جو تمام سوالات کا جامع ہے۔ علمائے فن فرماتے ہیں کہ جس طرح اٹھرا ایک پیچیدہ اور خطرناک مرض ہے اسی طرح خدائے بزرگ و برتر نے روحانی اور جسمانی طور پر اس علاج کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی شفا بخش ادویات و آیات کو اپنے برگزیدہ انسانوں کے ذریعے اپنی مخلوق تک پہنچایا ہے۔ حکیم حمورابی کتاب الاستقام میں اٹھرا کا علاج اس طرح تحریر کرتا ہے (یاد رہے یہ وہ کتاب ہے جو حکیم نے اپنے مرض الموت کے دنوں میں نخچیر جانور کی دباغت شدہ کھال پر زفت کی سیاہی سے لکھی تھی ہیکاشفات میں ابوداؤد لکھتا ہے کہ حمورابی کی تصنیف الاستقام آج بھی بیروت کے کتب خانہ میں بحفاظت موجود ہے)۔

راقم الحروف نے لبنان کی سیاحت کے دوران اس کتاب کو بچشم خود دیکھا ہے اور اس کے چیدہ چیدہ ابواب کا مطالعہ بھی کیا ہے۔ جس سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حکیم نے اس کتاب کے لکھنے میں کمال جانفشانی اور انتہائی محنت سے کام لیا ہے۔ کتاب الاستقام میں متعدی اور غیر متعدی امراض کا بھی ایک باب شامل ہے جس کا مطالعہ کر کے میں ورطہ حیرت میں پڑ گیا کہ حمورابی کے ہزاروں سال پہلے حکیم حمورابی جیسے علمائے فن امراض کی اس حقیقت کو بخوبی سمجھتے تھے اور انہوں نے اپنے تجربات و مشاہدات کے بعد اپنی تصنیفات میں اس کا باقاعدہ ذکر بھی کیا ہے۔ ہاں! عرض یہ کیا جا رہا تھا کہ حکیم حمورابی لکھتا ہے کہ مرضِ اٹھرا کا

ایک کامیاب علاج یہ ہے کہ جب چاند منزل نثرہ میں ہو تو اس وقت عامل درخت نیم کی حسبِ ضرورت کونپلیں لے کر انہیں کالی مرچ کے ہمراہ کوٹ کر ان کی گولیاں بنائے یہ گولیاں اٹھرا کی مریض عورت قمر زائد النور کے دنوں میں باسی پانی کے ہمراہ علی الصبح ایک ایک گولی کر کے کھاتی رہے اور اس علاج کو برابر سات ماہ تک جاری رکھے تو اس کا مرض ہمیشہ کے لیئے جاتا رہے ۔

کتابِ الاسقام کے مطابق اگر مرض کا سبب سحر و جادو کا حملہ ہو تو مریضہ عورت منزلِ دبران میں پاکیزہ حالت کے ساتھ اپنے خونِ فصد سے ذیل کے طلسماتی کلمات کو ہرن کی جھلی پہ لکھے اور اپنے گلے میں لٹکائے تو اس کا عارضہ جاتا رہے ۔ کلمات ملاحظہ ہوں :-

ثورھور طورثوثاھوثا طوثاثور طاھورطا طورطا ہ

حموکرابی لکھتا ہے کہ ان کلمات کو روزانہ لکھ کر جلا کر اس کی راکھ کو نہار پیٹ چاٹ لینا بھی اس مرض سے نجات کا سبب بنتا ہے ۔

میرا خاندانی وصدری علاج

قارئینِ فیوضِ طلسمات کی خدمت میں طلسماتی علاج کے ساتھ ساتھ ضروری خیال کرتا ہوں کہ اٹھرا جیسے مرض کے لیئے میرا خاندانی وصدری عمل جو اس مرض کے مستقل خاتمہ کا سبب بنتا ہے اُسے بھی سپردِ قلم کر دیا جائے ۔ میرے طریق علاج کے مطابق میں مرضِ اٹھرا کی متاثرہ عورتوں کا روحانی اور جسمانی دونوں طریقوں پر علاج کرتا ہوں ۔ چنانچہ درج ذیل نقش مبارک کو تحریر کر کے مسلسل پینے کے لیئے دیتا ہوں اور ذیل کے نسخہ کے اجزاء پر مشتمل حبوب کو سات ماہ تک صبح و شام پانی کے ہمراہ استعمال کراتا رہتا ہوں ۔ جس سے خدائے تعالےٰ کی مدد اور اس کی کرم و فضل شاملِ حال ہو جاتا ہے اور مریضہ کا مرض باطل ہو کر ہمیشہ کے لیئے نیست و نابود ہو جاتا ہے ۔ اٹھرا کی ماری عورت از سرِ نو اولاد پیدا کرنے

کے قابل ہو جاتی ہے ۔ نقش ملاحظہ فرمائیں :-

یَا حَیًّا	یَا قَیُّومًا	یَا حَیًّا	یَا قَیُّومًا
یَا قَیُّومًا	یَا حَیًّا	یَا قَیُّومًا	یَا حَیًّا
یَا حَیًّا	یَا قَیُّومًا	یَا حَیًّا	یَا قَیُّومًا

یَا حَیًّا حِیْنَ لَا حَیًّا فِی دِیْمُوْمَۃِ مُلْکِہٖ وَ بَقَاءِہٖ یَا حَیًّا ہ

مندرجہ ذیل ادویات کو کوٹ چھان کر سفوف تیار کر کے اس سفوف میں حسبِ ضرورت شہد خالص ملا کر حبوب تیار کر کے مریض عورت کو دو گولیاں صبح نہار منہ اور دو گولیاں سہ پہر نقش کے پانی کے ہمراہ استعمال کراتا رہتا ہوں علاوہ اس کے اجوائن ، الائچی خورد اور کالی مرچ بھی سات ماہ تک صبح کے وقت چبانے کے لیئے دیتا ہوں ۔ ان تمام ادویات پر چالیس (۴۰) مرتبہ سورۃ والشمس اور چالیس (۴۰) مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر ادویات دیتا ہوں ۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے مریض عورت کو شفاء ہو جاتی ہے ۔

اگر کسی مریض کے لیئے یہ دوا اور نقوش مبارک تیار کرنا مشکل نظر آتا ہو تو وہ درجِ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کر کے ضروری معلومات اور علاج کروا سکتے ہیں ۔

بخاری روحانی مطب
پوسٹ بکس نمبر ۹۵۷ ۔ لاہور

دشمن کا کاروبار تباہ کرنیکے لیئے

قرنِ اوّل میں سحر و ساحری کی ترکیب و ترتیب کے لیئے محوّلہ بالا عمل کے علاوہ ہزاروں ایسے اعمال آج بھی مرقوم و مسطور ملتے ہیں جن سے اس دور کی طلسماتی و رُوحانی حقائق کی علمی اور عملی شکل کو واضح طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ دَورِ قدیم سے لے کر متاخرین کے دَور تک کے طلسماتی اعمال و وظائف کو تقابلی حیثیت سے دیکھا جائے تو دونوں کے درمیان صرف اجمال و تفصیل کا ہی فرق دکھائی دے گا۔ دوسرا سب سے اہم اور واضح فرق یہ بھی نظر آئے گا کہ قرنِ اوّل کے طویل ترین دَور میں علمائے فن نے طلسماتی اعمال و وظائف کو رمز و کنایہ میں لکھا اور شدید ضرورت کے وقت اپنے قریب ترین اور قابلِ اعتماد تلامذہ کو ہی تعلیم کیا۔ دوسرے دَور میں جو دَورِ وسطیٰ کے نام سے پہچانا جاتا ہے علمائے فن نے رمز و کنایہ کے طلسم کو توڑتے ہوئے مخفی علوم کو واضح عبارت میں ترتیب دے کر لکھا اور بخل شکنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان علوم کو عام لوگوں تک پہنچاتے میں ممکنہ حد تک کوششیں کیں۔ تاریخِ طلسمات کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اہلِ کالدو سریان اور بابل کے علمائے مخفیات نے اس علم کو مدوّن کرنے میں قابلِ صد تحسین کوششیں کیں۔ اور اس علم کے باقیات کو ایک جگہ پر منضبط کرنے میں کوئی کسر باقی نہ اٹھا رکھی۔

واصل ابنِ عطأ بغدادی اپنے مصحف میں تحریر کرتا ہے کہ مخفی علوم کی تعلیم و اشاعت کا سہرا بابل و کالدو سریان کے علماء کے سر پر ہی بندھتا ہے۔ جنہوں نے اس فن کی بقأ و اشاعت کے لیئے متقدمین و متاخرین کے مختلف ادوار کے تمام علماء کی نسبت زیادہ کام کیا اور اس فن کی ایک باقاعدہ بنیاد قائم کر ڈالی۔ اہلِ کالدو سریان کے یہاں طلسماتی اعمال کی جس ترتیب کو مستند علیہ حیثیت حاصل ہے بطورِ نمونہ ان میں سے مصحفِ بغدادی کے حوالہ سے دو ایک اعمال سپردِ قلم کیئے جاتے ہیں تاکہ اس فن کے ماہرین کو اس دَور کے اعمال و وظائف کی حیثیت و

حقیقت سے آگاہی حاصل ہو سکے۔

قاصی جرجان ایا فوجی مشہور کالدی ساحر، البیان و التبیان میں رقمطراز ہیں کہ ذیل کا عمل جس کا موضوع دشمن کے کاروبار کو تباہ کر کے اسے معاشی طور پر تباہ کرنا ہے، اس طرح پر پایا جاتا ہے۔

کہ عامل کسی منحوس ساعت میں جو مریخ و زحل سے متقارن ہو اتوار یا منگل کے روز دشمن کی جائے رہائش سے طلوعِ فجر سے پیشتر تین یا سات مٹھی بھر خاک اٹھا لائے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو پھر خانۂ دشمن کے قریب واقع کسی چوراہے سے ایسا ممکن نہ ہو سکے تو پھر عیسائیوں یا ہندوؤں کے مرگھٹ سے خاک اُٹھا لائے اور اس پر دشمن اور اس کے والدین کے ناموں کے ساتھ ذیل کی عبارت کو تین سو نو (۳۰۹) مرتبہ پڑھ کر چھ نکے اور قمر ناقص النور کے دنوں میں ہفتہ اتوار اور منگل کے روز مسلسل تین دفعہ اس مٹی کو خانۂ دشمن میں پھینک دے یا اس کی راہ گذر میں ڈال دے۔ دشمن کا کاروبار دن بدن تباہی و بربادی کا شکار ہو کر بالکل ختم ہو جائے گا۔ دشمن کے چاروں راستے بند ہو جائیں گے وہ معاشی طور پر مفلوج ہو جائے گا۔ ایسا کاروبار بستہ ہو جائے گا کہ کوئی صورت بھی اس کے لیئے حصولِ روزگار و رزق کی باقی نہ رہے گی۔ عبارتِ عمل حسبِ ذیل ہے:-

طَنْبُوْدَا غنطاً عَنطُمَا غَنطُوْرَاغِيَا طَا رَاَطِيَاغَا
غَوْ غنطا طَنبُوْدَا غِيَا طَا هَيَا هَطَا غَطَا غَنطَا
غَنطُوْدا غَنطَا دَاه

ایا فوجی اس عمل کو درج کرنے کے بعد اس کی تفصیل میں فرماتے ہیں کہ اسمائے عمل طلسماتی اعمال و وظائف کے سلسلہ کے ان اعمال پر ترتیب ہیں جن کو عملیات میں مستقل حیثیت حاصل ہے۔ بغدادی لکھتے ہیں کہ اس عمل کی حقانیت و صداقت پر علمائے فن کا بالاتفاق اجماع ثابت ہے۔ یہ ایک انتہائی موثر و بے خطا قسم کا زبردست سفلی عمل ہے جس کے بجا لانے کی صرف اسی صورت میں اجازت ہے کہ جب عامل اس کے علاوہ کوئی دوسرا چارۂ کار نہ سمجھتا ہو۔ اس کا مقابل و محاسبہ دشمن اس قدر منضبط و طاقتور ہو کہ وہ اس کے مقابلہ سے عاجز ہو اور دشمن کو نقصان

پہنچانے کا راستہ اسے معاشی طور پر تباہ و برباد کر دینے میں اگر کام آتا ہو تو اس وقت اس عمل کی اجازت ہے۔ محض ذاتی دشمنی و عداوت کے لیئے اس عمل کا بجالانا عذابِ خدا کو دعوت دینا ہے۔ جس کا انجام خود عامل کے حق میں اس کی تباہی و بربادی کی صورت میں نکلے گا۔ اس لیئے عمل کی بجا آوری سے قبل عامل کے لیئے انتہائی ضروری ہے کہ وہ اس معاملہ پر خوب غور و فکر سے کام لے اور جائز ضروریات کے لیئے ہی اس عمل کو بجالائے ورنہ اپنے ہاتھوں کو ظلم سے روکے۔ کیونکہ وبال کی صورت میں عامل کی مالی و معاشی تباہی کی صورت کے علاوہ اس کی ہلاکت کا بھی یقینی خطرہ ہو جاتا ہے۔

بغدادی اپنے مصحف میں تاحتی حرجان کے اس عمل کی تشریح و توضیح میں فرماتے ہیں کہ تباہی روزگار کے اس طلسم کے مقابل میں علمائے فن نے سحر و جادو کے زیرِ اثر تباہ و برباد کاروبار کی بہتری اور کشادگی کے لیئے ترقیِ روزگار کے نام سے جو عمل ترتیب دیا ہے وہ حیرت انگیز طور پر اسی عبارت کے کلمات و حروف میں اوّل و آخر "یا" اور "قا" کے الفاظ کی زیادتی کے ساتھ اس سلسلہ کے لیئے مؤثر عمل کے طور پر ملتا ہے۔ چنانچہ اس عمل کے متعلقہ طلسم کی عبارت یوں ملتی ہے:

یَاطَنْبُوْدَاقًا یَاغَطَاقًا یَاغَطْمَاقًا یَاعَنْطُوْدَاقًا
یَاغِیَاطَا دَاقًا یَاطِیَاغَاقًا یَاغُوْعَنْطَاقًا
یَاطَنْبُوْدَاقًا یَاغِیَاطَاقَایَاهِیَاقَامَاهَطَاقَایَاغَطَاقًا
یَاعَنْطَاقًا یَاعَنْطُوْدَاقًا یَاعَنْطَادَاقَاه

ترکیبِ عمل کے مطابق عامل قمر زائد النور کے اوقات میں اپنے مطلوبہ سائل کے کاروباری مقام کی مٹی منگوائے اور عبارتِ عمل کو چھ سو چھ (۶۰۶) مرتبہ تلاوت کر کے کاروباری کشادگی کی نیت کے ساتھ پھونک اور اپنے سائل کو حکم دے کہ وہ اس مٹی کو اپنے مکان، دوکان یا کاروباری جگہ پر زمین کھود کر دفن کر دے اس کے علاوہ عامل اس عبارتِ عمل کو زہرہ و مشتری کی سعید ساعت میں پارچہ کاغذ پر لکھے اور اس پارچہ کو بطورِ تعویذ لپیٹ کر مکان یا کاروباری جگہ میں کسی بلندی مقام پر لٹکائے۔

بغدادی کہتا ہے کہ صاحب البیان والتبیان کے مطابق اگر اس عبارتِ عمل کے کلمات و حروف کو بارش برستے وقت بارش کا پانی حاصل کر کے اس پانی پر عمل کی مقررہ و معینہ تعداد کے مطابق پڑھ کر اس پانی کو سحر و جادو سے باندھے ہوئے کاروبار کی جگہ یا مکان میں چودہ (۱۴) یوم تک صبح و شام چھڑکے اور اسی عمل کو پاک و صاف کاغذ پر زعفران اور عرقِ گلاب کی سیاہی سے تحریر کرکے وہ شخص اپنے پاس رکھے جو گردشِ روزگار کا شکار ہو تو عمل کی خیر و برکت سے اس شخص پر ایک چلہ کامل یعنی چالیس (۴۰) دن بھی نہ گزرنے پائیں گے کہ اس کی کاروباری پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔ سحر و جادو کے اثرات باطل ہو کر کشادگی کے دروازے کھل جائیں گے اور برسوں سے تباہی و بربادی کا شکار کاروبار خدا کے فضل و کرم سے منافع بخش ثابت ہونے لگے گا۔ اس طرح تمام مالی و معاشی الجھنوں کا دور دورہ جاتا رہے گا۔

مصحفِ بغدادی کے مطابق یہ عمل جو دشمن کی کاروباری تباہی و بربادی اور تباہی و بربادی کے شکار کاروبار کو از سرِ نو کشادہ کر دینے کے حقائق پر مشتمل ہے۔ درحقیقت ابلیس اور اس کے حواریوں کے ان منحوس قسم کے تخفی اسماء سے مرتب ہے جو لوحِ محفوظ میں پائے جاتے ہیں۔ چونکہ اس عبارتِ عمل میں شیاطین کے ان مخفی ناموں سے مدد طلب کی گئی ہے اور ایسا کرنا چونکہ غضبِ خداوندی کو چیلنج کرنا ہوتا ہے اس لیئے عامل کے عمل کا شکار شخص نحوستوں کے جال میں پھنس کر تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اس کی معکوس عبارتِ عمل جو ترقیِ روزگار کے اسرار و رموز کی جامع ہے۔ اس میں چونکہ یہ شیطانی نام کے اوّل "یا" اور آخر "قا" کے الفاظ کا اضافہ کر دیا گیا ہے جس سے دعا کا مفہوم تبدیل ہو گیا ہے، غضب کی بجائے خدائے بزرگ و برتر سے مدد طلب کی گئی ہے اور اس طرح یہ جامع الاعمال عبارت اللہ تعالیٰ کی رحمت و کرم کی مناجات کی حامل بن جاتی ہے اور خدائے رحیم و کریم اس عبارت کو بطورِ امداد پڑھنے والے کے کاروباری حالات کو ترقی و کشادگی سے بدل دیتا ہے۔

محررالسطور السید فیض احمد شاہ نقوی البخاری قارئینِ کرام کی خدمت میں

قَنطُودا اَلسَّاعَقَاسَاعَقَاہ

اس عمل کی تشریح و تفسیر میں تحریر ہے کہ اس کے بجالانے کی ایک دوسری صورت اس طرح پر ہے کہ عامل زوالِ ماہ قمری میں دشمن کے جسم کا پہنا ہوا کوئی ایسا کپڑا حاصل کرے جس میں اس کا پسینہ موجود ہو۔ اس کپڑے پر عامل دہن بلادر (یعنی بھلانواں) کے تیل سے فولادی قلم کے ساتھ غروب ہوتے ہوئے آفتاب کی سُرخی کو دیکھتے ہوئے مُنہ میں فلفل گرد کے چند دانے رکھ کر تحریر کرے اور غروب آفتاب کے ساتھ ہی عبارت عمل کو اس کی مقررہ تعداد جو ایک سَو دس (۱۱۰) مرتبہ ہے پڑھتے ہوئے انگیٹھی پر رکھ کر جلا ڈالے اور اس کپڑے کی جو خاک ہاتھ لگے اسے حفاظت کے ساتھ اپنے پاس سنبھال رکھے۔ پھر جب دشمن کو جسمانی بیماریوں میں مبتلا کرنا چاہے تو اس خاک کی ایک چٹکی میں کلب سیاہ (یعنی کالا کتا) کا خون یا خونِ خنزیر کے چند قطرے اضافہ کر کے خوب ملائے۔ اس خاک کو کسی طریقہ سے جس بھی دشمن کو کھلا پلا دے گا۔ اس خاک کے اس کے حلق سے نیچے اترتے ہی وہ خورندہ کھاتے ہی ایسا ہو جائے گا کہ اُسے اپنے تن بدن میں ایک آگ سی جل اُٹھتی محسوس ہونے لگے گی۔ اس کے دل و دماغ کی قوتیں مفلوج ہو جائیں گی۔ اعصاب و عضلات میں تشنجی کیفیت طاری ہو جائے گی۔ جوڑ جوڑ میں درد پیدا ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ شخص سر سے پاؤں تک سراپا مریض بن جائے گا۔ ایسا مریض جس کی نہ تو تشخیص ہی ممکن ہو سکے گی اور نہ ہی اس کے لیئے کوئی علاج ہی کارگر ہو سکے گا۔

اگر عامل اپنے علمِ رُوحانی اور فیضانِ نظر سے اس عمل کو باطل کر دے تو ایسے مریض کا زندہ بچ نکلنا ممکن ہو سکتا ہے ورنہ اس سحر و جادو کے نتیجہ میں مریض کسی بھی صورت میں موت سے ہمکنار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ چونکہ یہ دوسرا طریقۂ عمل بھی انتہائی مہلک اور لاعلاج قسم کے اسرار کا حامل ہے اس لیئے اس عمل کو بجالانے سے پیشتر مکمل غور و فکر کر لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ خواہ مخواہ کسی کو اپنے ظلم کا نشانہ بنانے کی بجائے خوفِ الٰہی کا فکر کرنا چاہیئے تاکہ ایسا نہ ہو کہ عامل خود ایک دن عذابِ الٰہی کا شکار ہو کر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ دشمن کو بیمار کر دینے کے سلسلے کے متعلقہ ان ہر دو اعمال کو

درج کرنے کے بعد بغدادی سحر و ساحری کے متاثرہ مریض کے علاج کے بارے میں تحریر کرتا ہے کہ عملِ غضب کی عبارت کے ہر کلمہ کے اوّل و آخر "وَ" اور "اَلا" کے الفاظ کا اضافہ کیا جائے تو اس صورت میں یہ اعجازِ مسیحائی کی مالک بن جاتی ہے چنانچہ اس کی ترتیب شدہ صورت یہ ہوگی :۔

وَقَہَارَااَلا وَقَیُوْااَلا وَقَہَرَاَقْقَااَلا وَقَہَرقَااَلا وَقَوْقَیُطَقَااَلا وَقَرْقُوْاَلا وَمُوْطُوْاَلا وَ یَاقَیَاقُوْطَطَااَلا وَشَطَطَااَلا وَھَسْکَااَلا وَنِیَاسَاقَنَااَلا وَیَاقَاطَاقَنَااَلا وَتَنَاقَنطُوْاَلا وَاَلسَّاعَقَااَلا وَسَاعُقَااَلاہ

جادو و سحر کے شکار مریض کے علاج کے لیئے اس عمل سے مستفید ہونے کی صورت یوں ہے کہ عامل مریض کو غسل کروا کے پاک و صاف لباس پہنائے اور اسے خوشبویات سے معطر کر کے اپنے سامنے بٹھائے۔ عمل کو سرانجام دینے سے قبل اپنا اور مریض کا حصار کرے اس کے بعد مریض کے سر کے بالوں میں اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں کو ڈالے۔ بائیں ہاتھ کو اس کے مقامِ دل پر رکھے اور مندرجہ بالا عبارتِ عمل کو نو (۹) مرتبہ تلاوت کر کے دونوں ہاتھوں کو مریض کے سر اور دل سے فوراً ہٹائے اس وقت عامل محسوس کرے گا کہ اس کے دونوں ہاتھوں میں مریض کے جسم سے آگ کے شرارے نکل کر داخل ہو گئے ہیں۔ عامل اپنے ہاتھوں کو جلتا ہوا محسوس کرے گا جبکہ مریض محسوس کرے گا کہ اس کے جسم سے جلانے والی آگ خارج ہونے لگی ہے ایک لمحہ تک اس حالت کے جاری رہنے کے بعد عامل دوبارہ مریض کے سر اور اس کے دل پہ ہاتھ رکھے اعمل کو پڑھے اور حسبِ سابق جب اس کے ہاتھوں میں تپش و حرارت پیدا ہو جاتے تو ہاتھوں کو مریض کے سر اور دل سے ہٹا کر کچھ دیر توقف کرے اور پھر دوبارہ عمل پہ مداومت کرے اور اس عمل کو اس وقت تک بجالاتا رہے جب تک کہ اس کے ہاتھوں میں مریض کے جسم سے حرارت نکل کر اسے جلاتا رہے جونہی تپش و حرارت کا مریض کے جسم سے نکلنا بند ہو جائے گا عامل کے ہاتھوں میں پیدا ہونے والی تپش جاتی رہے گی۔ اس عمل کے نتیجہ میں سحر و جادو کا مریض اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے صحت یاب ہو جائے گا۔

ہم نے "قارئینِ فیوضِ طلسمات" کے لیے فصلِ اوّل میں نمونہ کے طور پر جن عملیات کو درج کیا ہے ان کی تفصیل بیان کرنے سے مراد خلقِ خدا پر ظلم ڈھانے کے لیے ذخیرہ اعمال کو اکٹھا کرنا نہیں ہے بلکہ یہ ایک خالصتاً علمی اور فنی معلومات پر مشتمل علومِ مخفیہ کے تذکرۂ اوّل کی باقیات کا بیان کرنا ہے۔ جس کے ساتھ شر کے بیان میں خیر کے پہلو کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اربابِ علم و فن صرف خیر کے پہلو کو ہی اپنے عمل و تجربہ میں لا کر خوشنودیٔ خدائے تعالیٰ حاصل کریں گے اور یہی ہمارا مدعا اور مقصد ہے۔

فصلِ دوم

سحر و جادو کے اثرات کی حقیقت

عوام و خواص کے اذہان میں جادو سحر ایک خوفناک اور پریشان حقیقت کے طور پر موجود ہے۔ مدت سے اس فنِ متین کے حقائق سے ناواقف لوگوں کے ہاں جادو اور سحر کے متعلق جو باتیں مشہور ہیں ان کے مطابق یہ سمجھا جاتا ہے کہ جادو اپنے اثرات کے اعتبار سے تباہی و بربادی کے سوا کوئی دوسرا فائدہ ہرگز ہرگز نہیں پہنچا سکتا یہ نظریہ جواب ایک اصولی شکل کی صورت میں تسلیم کر لیا گیا ہے قطعی طور پر غلط ہے جادو کا موضوع اس حقیقت پر دلالت نہیں کرتا کہ یہ محض اور محض خطرناک اور پریشان کن بنیادوں پر استوار علم ہے۔ یہ تو اس فن کی اَبجد سے ناواقف لیکن خود کو اس فن کے عظیم ماہر و عامل سمجھنے والے نام نہاد عاملین و کاملین کا خودساختہ نظریہ ہے۔ جو کسی صورت بھی اس فن کے اثرات کے سلسلہ کی تحقیق کرتے وقت کوئی بھی محقق تسلیم نہیں کرتا۔

اس کا سبب یہ ہے کہ اس غلط العام نظریہ کو علمائے متقدمین و متاخرین نے ٹھکرا دیا ہے اور سحر و جادو کے اثرات کے باب میں اس سلسلہ کی وضاحت کرتے ہوئے واضح طور پر اس کی تردید کی ہے۔ مستند و فنِ علماء و عاملین امام ہرمس اپنی مشہورِ زمانہ تصنیف طلسمات ہرمس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جادو و سحر واقعاتی طور پر دو صورتوں میں اثر انداز ہوتا ہے۔ پہلی صورت تباہی و بربادی اور نقصان کے حقائق پر مشتمل ہے۔ جبکہ دوسری صورت تباہی و بربادی اور ہر قسم کے نقصان کے ازالہ اور دفعیہ کے لیے مخصوص ہوتی ہے۔ امام ہرمس کا یہ نظریہ سحر و جادو کے سلسلہ میں اس کے موضوع کی بنیاد کے طور پر مانا گیا ہے اور باقی علمائے مخفیات و طلسمات نے اپنی اپنی کتبِ معتبرہ میں اس نظریہ کو اپنے موضوعات کی بنیاد بنا کر اس کی تفصیل میں بہت کچھ لکھا ہے۔ واضح طور پر یہ سمجھ لینا چاہیے کہ جادو کا موضوع صرف نقصان پہنچانا ہی نہیں، نقصان کا ازالہ کرنا بھی ہے۔ تباہی و بربادی کا پیدا کرنا ہی نہیں، تباہی و بربادی کا حل بھی پیش کرنا ہے۔

فصلِ اوّل میں ہم اس سلسلہ کے چند ایک اعمال کو درج کر چکے ہیں ان کے مطالعہ سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ تخریبی اعمال کے ساتھ تعمیری پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ بلکہ دونوں صورتیں ایک ساتھ موجود نظر آتی ہیں۔ اس مختصر سی تفصیل کے بعد ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ سحر و جادو اپنے اثرات کے اعتبار سے کس طرح اثر انداز ہوتا ہے۔ کیا سحر و جادو کے کلمات و حروف کے تابع مؤکلات اور اس سلسلہ کی دوسری مخفی قوتیں عامل کے حکم کے تابع ہو کر نفع و نقصان اور خیر و شر کے حالات پیدا کرتی ہیں؟ اس سلسلہ میں یہ بحث زمانۂ قدیم سے آج تک جاری ہے اور اس فن کے ماہرین اس سلسلہ میں کوئی کلمات و حروف کے زیرِ اثر مؤکلات و روحانیات کی قوتوں سے کسی عمل کا سرانجام دے لینا یہ حقیقت تو سمجھ میں آتی ہے لیکن محض عمل کے اشکال و حروف کی عبارات کا کسی عمل سے بجے مؤثر ہونا پیچیدہ قسم کی حقیقت ہے جس کا سمجھنا عام لوگوں کی بجائے خواص تک محدود ہے۔

قاضی ابوالبرہان الدین بربری شمائل والسحر میں رقمطراز ہے کہ جس طرح کسی مغنیہ کا اس کی دلکش آواز میں گانا کانوں میں رس گھول دیتا ہے اور کسی تلخ اور بھدی آواز کے مالک شخص کی آواز بے چینی و اضطراب پیدا کر دیتی ہے۔ یا جیسے قرآن حکیم کی آیات مقدسہ کی تلاوت قلوب و اذہان میں سکون و راحت پیدا کرتی ہے۔ کیا ان آیات میں کوئی ایسی مخفی قوتیں موجود ہوتی ہیں جو فرحت و انبساط پیدا کرنے کا سبب بنتی ہیں؟ یا حروف و کلمات کی قوتیں ہی مؤثر ثابت ہوتی ہیں۔ اس سلسلہ میں جو بھی کوئی فیصلہ کر سکتا ہے۔ لیکن نرمی اور درشتی میں فرق واضح ہے۔ کوئل اور زاغ کی آواز میں فرق کو درگزر نہیں کیا جا سکتا۔ جس طرح یہ چیزیں انسانی طبیعت پر خوشگوار و ناخوشگوار اثر رکھتی ہیں بالکل اسی طرح سحر و جادو کی عبارات کے الفاظ و حروف کا اثر تسلیم کیا گیا ہے۔ لوگوں کے جمِ غفیر میں اچانک یہ اعلان کر دینا کہ سانپ آ گیا ہے مجمع کی پراگندگی اور پریشانی کا سبب بنتا ہے۔ ہر شخص کے ذہن میں سانپ کے خطرناک ہونے کا تصور اسے اپنی جان بچانے کی تدابیر کے لیے مستعد کر دیتا ہے۔ سانپ کی موجودگی غلط بھی ثابت ہو جائے تب بھی کچھ دیر کے لیے پریشانی کا پیدا ہو جانا

قدرتی امر ہوتا ہے۔ ایسے ہی جادو اور سحر کا شک بھی پریشانی اور خوف کو پیدا کرتا ہے۔ چونکہ جادو خود بھی خطرناک اور پریشان کن حقیقت کا دوسرا نام ہے اس لیے اس کا تصور بجائے پریشان کن ہوتا ہے اور اس بات کو جھٹلایا نہیں جا سکتا کہ نفع و نقصان اور خیر و شر کے ہر قسم کے عملیات کے لیے جادو اور سحر کا متذکرہ بالا دونوں صورتوں میں اثر انداز ہونا ثابت ہے۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلہ کی وضاحت کے لیے ایک عمل بطورِ نمونہ تحریر کر دیا جائے۔ ملاحظہ فرمائیں:۔

دشمن کو بیمار کر دینے کے لیے

شمائل والسحر میں دشمن کو بیمار کر دینے کے عجیب و غریب حقائق کا حامل ایک عمل اس طرح پر تحریر ہے:

کہ عامل اگر اپنے دشمن کو بیمار ڈالنے کے لیے جادو کے اثرات کا تجربہ کرنا چاہتا ہو تو ہفتہ کے روز زوال ماہ قمری میں طلوعِ آفتاب کے بعد دو ساعت گزرنے پر جب مریخ کی ساعت آئے تو گھریلو جانوروں میں سے کسی جانور مرغی یا بکری وغیرہ کو پکڑ کر ذیل کے کلمات و حروف کو کاغذ پر تحریر کر کے پانی سے دھو کر اس جانور کو پلا دے تو دیکھتے ہی دیکھتے دو یا تین روز کے اندر ہی جانور مذکور سخت قسم کا بیمار ہو کر مرنے کے قریب ہو جائے گا۔ کلمات و حروف یہ ہیں:۔

فَقُوْسُ قَقُوْسُ قُوْقُوْسُ

اب آپ اس قریب المرگ جانور کو ذبح کر دیں اور ذبح کرتے وقت جو خون حاصل ہو اسے کسی برتن میں سنبھال رکھیں۔ جانور مذکور کے تمام جسم کو گڑھا کھود کر زمین میں دفن کر دیں اور مریخ و زحل کی ہی کسی منحوس ساعت میں اس جانور کے خون سے انہی الفاظ کو کاغذ پر تحریر کر کے جس بھی صحت مند، توانا اور تندرست آدمی کو پانی میں گھول کر کسی بھی طریقہ سے کھلا پلا دیں گے تو ایسی پیچیدہ اور خطرناک قسم کی بیماریوں اور عوارضات میں جکڑا جائے گا کہ کسی قسم کا کوئی بھی روحانی و جسمانی علاج اس کے لیے کارگر ثابت نہ ہو سکے گا اور جب تک وہ عامل اس عمل کے معکوس عمل کی مدد سے خود اس کا علاج نہ کرے گا کوئی بھی دوسرا عامل خواہ کس قدر بھی کامل ہو

حاذق کیوں نہ ہو اس کے علاج پر قادر نہ ہو سکے گا اور وہ شخص اسی عذاب میں مبتلا و مختلف بیماریوں کا شکار بستر مرگ پر پڑا رہے گا۔

صاحب شمائل طلسمات اس عمل کو بطور نمونہ لکھنے کے بعد تحریر کرتا ہے کہ اس خطرناک سفلی عمل کو طلسماتی زبان میں "سیف الاعداء" کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے۔ جس کا عامل اگر خوف خدا نہ رکھتا ہو تو خلق خدا تعالے کو اس کے ظلم و شر سے محفوظ رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ امام ہرمس فرماتے ہیں کہ سحر و جادو کے دور اول کی تصانیف میں علمائے متقدمین نے اس عمل کے ضمن میں بیان کیا ہے کہ علمائے کالڈ شریان نے عمل "سیف الاعداء" کے اس سفلی عمل کی نسبت ساحر فرعون سامری کی طرف بیان کی ہے جو اس عمل کا پہلا عامل تھا۔ کتاب الآیات میں جسے صاحب شمائل سامری کی تصنیف قرار دیتا ہے۔ اس عمل کی اجازت صرف اور صرف دشمن کو بیمار کر دینے کی حد تک محدود رہے۔ چنانچہ عامل جب دشمن کو چند روز تک مبتلائے مصائب و آلام ہوتے ہوئے دیکھے تو فوراً اس کے علاج کی طرف توجہ کرے ورنہ اس کا دشمن یقینی طور پر ہلاکت کے گھاٹ اتر جائے گا اور اس کے کچھ عرصہ بعد اس عمل کی قوت و تاثیر سے خود عامل بھی انتہائی خطرناک اور تکلیف دہ بیماری میں مبتلا رہ کر یقینی طور پر جان بحق ہو جائے گا۔

سحر و جادو کے متاثرہ مذکورہ بالا حالات کے شکار مریض کے علاج کا طریقہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ عامل مذکورۃ الصدر سحری الفاظ و حروف کے اول و آخر (ما اور ھیا) کے اضافہ کے ساتھ ترتیب دے اور مریض کے خون فصد سے تحریر کر کے آب باراں یا جاری پانی سے دھو کر اس کو پلائے تو بحکم خدائے تعالے قریب المرگ مریض اس عمل کی خیر و برکت سے صحیح و تندرست ہو جائے گا۔ الفاظ یہ ہیں :-

مَا فَقُوْشُ ھَیَا مَا قَفُوْشُ ھَیَا مَا قُوْفُوْشُ ھَیَا

کتاب الآیات میں تحریر کیا گیا ہے کہ سحر و جادو کے زیر اثر بیمار ہونے والے مریض کے دوبارہ علاج کے لیے اس عمل کو بجا لاتے وقت عامل کے لیے ظاہری پاکیزگی، عمل کے مکان کا پاک و صاف ہونا، خوشبویات کا جلانا اور عمل کو

کسی سعید ساعت میں سر انجام دینا ضروری ہے۔

عمل کی تفصیل

شمائل طلسمات میں مرقوم و مسطور ہے کہ دشمن کو بیمار کر دینے کے اس عمل کی عبارت کے یہ سحری کلمات سریانی لغت میں ہیں۔ پہلا لفظ فَقُوْش ہے جس کا عربی میں متبادل لفظ اَلْقَیْصَرُ ہے۔ علمائے عملیات و طلسمات نے اَلْقَیْصَرُ کے شَمَائِیْلُ ۔ ھَوَائِیْلُ اور ھَوَائِیْلُ تین مؤکل بیان کیے ہیں۔ جن کا وظیفہ بیماری اور ہر قسم کے دماغی عوارضات کو پیدا کرتا ہے۔ دوسرا لفظ قَفُوْش ہے جس کے لیے عربی میں وَالْعَنْکَبُ کا لفظ موجود ہے۔ لفظ قفش کے طَوَائِیْلُ اور قَمَائِیْلُ دو مؤکل لکھے گئے ہیں جو بیماری میں اضافہ کرتے اور اسے کبھی نہ ختم ہونے والے اثرات کی پیچیدگی میں جکڑا رکھتے ہیں۔ تیسرا لفظ قُوْفُوْش ہے۔ اس کے لیے عربی میں لفظ وَالْبَلَادَکَتُ ملتا ہے جس کا عَزْرَائِیْلُ اور دَرْغَزَائِیْلُ دو مؤکلات سے تعلق ہے۔ یہ ہر دو مؤکل بیمار کو اس کے انجام یعنی موت تک پہنچانے کے وظیفہ پر مقرر ہیں۔ صاحب شمائل طلسمات تحریر کرتا ہے کہ دشمن کو بیمار کرنے کے حقائق پر مشتمل یہ سحری عمل حقیقت میں اس طرح پر ترتیب ہے :-

فَقُوْشُ یَا شَمَائِیْلُ یَا ھَوَائِیْلُ یَا ھَوَائِیْلُ قَفُوْشُ
یَا طَوَائِیْلُ یَا قَمَائِیْلُ قُوْفُوْشُ یَا عَزْرَائِیْلُ
یَا دَرْغَزَائِیْلُ ۔

ہرمس تحریر کرتا ہے کہ چونکہ یہ عمل اپنے موضوع کے اعتبار سے جامع الاعمال عمل تسلیم کیا گیا ہے اس لیے اس کے تکوینی اثرات کا دائرہ بھی عمل کے استعمال کی تین صورتوں پر محیط ہے۔ پہلی صورت اس عمل کو کھلانے پلانے سے تعلق رکھتی ہے جس کا ذکر گزر چکا ہے۔ دوسری صورت کھلانا پلانا ناممکن العمل ہو تو جادو اور سحر کو ترتیب دے کر دشمن پر پھینک دیا جاتا ہے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو تیسری صورت میں دشمن کے خیال و تصورہ کو بنیاد بنا کر عمل کی مدد

سے اسے نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ ہرمس کہتا ہے کہ اگر دشمن کو کھلانا پلانا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں متذکرہ بالا صورت کی سحری عبارت کو شرائط و آداب عمل کے مطابق کسی منحوس ساعت میں دشمن اور اس کی والدہ کے نام کے ساتھ تحریر کر کے پارچۂ کاغذ کو جلا کر اس کی جو خاک تیار ہو اسے کسی طریقہ سے دشمن کے جسم پر ڈال دے۔ ایسا ممکن نہ ہونے کی صورت میں دشمن کی رہائش گاہ یا اس کے راستہ میں دفن کر دے تو دشمن عامل کے مقصود کے مطابق بیمار پڑ جائے گا۔ اس کے بعد جب اس سحری عمل کے متاثرہ مریض کا علاج کرنا ہو تو اس عبارتِ عمل کے اول و آخر (یا اور ھُوَ) کا اضافہ کر کے تحریر کرے۔ ترتیبِ عبارت اس طرح پر ہے:۔

یَا فَقُوْسُ یَا شَمَاثِیْلُ یَا هَوَاثِیْلُ یَا مَوَاثِیْلُ هُوَ یَا قَفُوْسُ
یَا طَوَاثِیْلُ یَا قَمَاثِیْلُ هُوَ یَا قُوْقُوْسُ یَا عِزْرَائِیْلُ
یَا دَغْزَائِیْلُ هُوَ ۝

اس عبارت کو کسی سعید ساعت میں کاغذ پر تحریر کر کے دشمن کی بیماری کو ختم کر دینے کے ارادہ کے ساتھ عبارتِ عمل کو پانی میں گھول کر اگر ممکن ہو سکے تو اس مریض کو پلائے یا اس کے جسم پر چھڑکے یا پھر اس کے راستہ میں پھینک دے تو دشمن سحری اثرات کے سبب پیدا ہونے والے عوارضات سے محفوظ ہو جائے گا اور اس عمل کے نتیجہ میں جلد ہی صحت یاب ہو جائے گا۔ سحری قوت و تاثیر کے حامل اس عمل کی دوسری صورت کو بجا لانے کی کوئی تدبیر کارگر نظر نہ آتی ہو تو پھر عامل تیسری صورت سے کام لے۔ شمائل الطلسمات میں اس تیسری صورت کی عبارتِ عمل کو دوسری صورت کی عبارتِ عمل کے الفاظ و حروف کے اول و آخر (آدُ اور شا) کے اضافہ سے ترتیب دے کر لکھا گیا ہے۔ جس کی صورت یوں ہے:۔

آدُ فَقُوْسَشَا یَا شَمَاثِیْلُ یَا هَوَاثِیْلُ یَا مَوَاثِیْلُ
آدُ قَفُوْسَشَا یَا طَوَاثِیْلُ یَا قَمَاثِیْلُ آدُ قُوْقُوْسَشَا
یَا عِزْرَائِیْلُ یَا دَغْزَائِیْلُ ۝

چونکہ اس تیسری صورت میں دشمن کے دور ہونے کی وجہ سے اُسے نہ کھلایا پلایا جا سکتا ہے اور نہ ہی عمل سے ترتیب کردہ کسی چیز کو اس کے جسم پر ڈالا جا سکتا

ہے۔ نہ ہی اس کی راہ گذر میں دفن کیا جا سکتا ہے کہ جس پر سے وہ گذر جائے۔ اس کے لیئے اس عمل کو پارچہ کاغذ پر نام دشمن مع نام والدہ کے لکھ کر جلا کر سات روز تک متواتر اس کی خاک کو دشمن کے بیمار کر دینے کے ارادہ کے ساتھ ہوا میں اُڑا دیا جاتا ہے۔ اس عمل کے نتیجہ میں دشمن جہاں بھی اور جس قدر بھی دُور ہوتا ہے یقینی طور پر اس عمل کے نقصان دہ اور خطرناک اثرات کا شکار ہو جاتا ہے اور سخت قسم کا بیمار ہو کر لاعلاج بن جاتا ہے۔ پھر جب عامل کو اپنے دشمن کے بیمار ہونے کی خبر پہنچے تو اس پر فرض ہو جاتا ہے کہ فوراً اصلاحِ احوال کی طرف متوجہ ہو اور ترتیب طریقہ سے ترتیب کردہ عبارتِ عمل کے ہر لفظ کے اول و آخر (تیا اور سَوْ) کے الفاظ کا اضافہ کر کے جو عبارت بنے اُسے کاغذ پر تحریر کر کے اس کے نیچے دشمن اور اس کی ماں کا نام لکھے پھر اس تحریر کے آگے دشمن کے لیئے اس کی بیماری سے شفا پانے کے الفاظ کا اضافہ کر کے روزانہ اس عمل کو لکھ کر سات روز تک بلاناغہ جلائے اور خاک کو جاری پانی میں ڈال دیا کرے۔ دشمن صحت یاب ہو جائے گا اور اس پر سے سحری اثرات کا اثر جاتا رہے گا۔ اس عبارت کی ترتیب یہ ہوگی:۔

تَیَا آدُ فَقُوْسَشَا سَوْ یَا شَمَاثِیْلُ یَا هَوَاثِیْلُ یَا مَوَاثِیْلُ
تَیَا آدُ قَفُوْسَشَا سَوْ یَا طَوَاثِیْلُ یَا قَمَاثِیْلُ تَیَا آدُ
قُوْقُوْسَشَا سَوْ یَا عِزْرَائِیْلُ یَا دَغْزَائِیْلُ الشِّفَاءُ
اَلشِّفَاءُ الشِّفَاءُ ۝ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَتَہٗ ۝

علمائے فن کے نزدیک سحر و جادو کو اس کے موضوع کے اعتبار سے بیسیوں عنوانات پر تقسیم کر کے بیان کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جس طرح یہ موضوع اپنے اثرات کے اعتبار سے ایک ہمہ گیر اثرات کا مجموعہ ہے بالکل اُسی طرح اس کے تباہ کن اور پریشان کن اثرات کا مقابلہ کر کے انہیں دفع کرنے کے لیئے رد سحر و جادو کے جو عملیات ملتے ہیں وہ بھی اپنے حقائق کے اعتبار سے مختلف موضوعات

پر تقسیم ہیں۔

فیوضِ طلسمات کا یہ باب سحر و جادو کے اثرات کے رد و ابطال کے جن عملیات پر مشتمل ہے اس میں سحر و جادو کو اس کے عنوان کے اعتبار سے تشخیص کر کے اس کے متعلقہ اصولی عملیات و اوراد کو بیان کیا گیا ہے۔ اس باب میں اگرچہ اس موضوع کے سلسلہ کے تمام تر عملیات و اعمال کا ضبطِ تحریر میں لانا مشکل ہی نہیں ناممکن نظر آتا ہے۔ تاہم، ہم اپنی کوشش کے مطابق سحر و جادو کے مختلف قسم کے ملے جلے اثرات کو رد کرنے کے سلسلہ کے کوئی پچاس ایک کے قریب عملیات کو صاحبانِ علم و فن کے لیے ضبطِ تحریر میں لا رہے ہیں۔

سحر و جادو کے اثرات کی مختلف اقسام کا بیان

حکیم انالیوتس اپنے تصانیف میں رقمطراز ہے کہ ایک ماہر و حاذق روحانی طبیب کی ذمہ داری ہے کہ وہ علاج سے قبل اپنے زیرِ علاج مریض کے مرض کو سب سے پہلے اچھے غور و فکر اور کامل احتیاط کے ساتھ تشخیص کرے جب تشخیص کر چکے تب جا کر علاج کی طرف متوجہ ہو۔ حکیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عامل اساتذۂ فن کے تعلیم کردہ اصول و قواعد کی پرواہ نہیں کرتا اور علاج معالجہ کرتے وقت خود کو اصول و قواعدِ عملیات کا پابند نہیں سمجھتا تو وہ کبھی بھی نیک نامی اور کامیابی حاصل نہیں کر سکے گا۔ ایسا شخص خود بھی مختلف مواقع پر ذلیل و رسوا ہوتا ہے اور اپنی بے اصولی کے سبب علم و فن کی بدنامی و رسوائی کا بھی موجب بنتا ہے۔

حکیم کے نزدیک طلسماتی معالجات درحقیقت روحانی و نورانی اثرات کا مجموعہ ہیں جن کے حقائق کو سمجھنے کے لیے ایک سلیم و کریم ذہن کی ضرورت ہے اور ان حقائق سے استفادہ کے لیے بھی صابر و شاکر، مستقل مزاج اور با اصول ہونے کی شرط ہے۔ حکیم کی تحقیقات کے مطابق سحر و جادو کے اثرات کے موضوع کے اعتبار سے مختلف قسمیں ہیں جن میں سے دو اقسام

جن کو عمومی و خصوصی اقسام کا نام دیا جاتا ہے زیادہ تر مشہور و مقبول ہیں۔

سحر و جادو کی عمومی قسم کی تعریف

صاحب مجمع الاعمال کے مطابق حکیم انالیوتس کی تحقیقات سے جو نتیجہ نکلتا ہے اس کے مطابق سحر و جادو کی عمومی قسم سے مراد سحر و جادو کے ایسے اثرات کے حامل افراد و وظائف ہیں جن کا اثر وقتی، عارضی اور عمومی قسم کا ہوتا ہے۔ جیسے دو دوستوں کے درمیان [illegible] نفرت و عداوت کا پیدا کر دینا یا جیسے [illegible] نقصان پہنچانے کے لیے [illegible] دشمن کے شر و فساد سے بچنے کے لیے [illegible] شخص کی زبان بندی کر دینا یا جیسے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جاتا ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جاتے ہیں۔

یاد رہے کہ عمومی قسم کے عملیات بھی چونکہ اپنے اثرات کے اعتبار سے ایک مدت کے بعد [illegible] نقصان دہ [illegible] کا سبب بن سکتے ہیں اس لیے عمومی قسم کے عملیات کے اثرات کا [illegible] بھی اکثر حالتوں میں انتہائی نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

غَرَ غَرَا ائیلُ غَمَا اغَرُ غَرَا اقیلُ ہ

سات روز کے عمل کے بعد ساحر اس گربہ کو اپنے سائل کے حوالے کر دیتا ہے اور اُسے حکم دیتا ہے کہ وہ اس سحری جانور کو اپنے مطلوبہ دشمن کے کاروباری مکان میں چھوڑ آئے۔ عمل تمام ہوا۔ حکیم لکھتا ہے کہ جونہی وہ شخص اس گربہ کو اپنے دشمن کے کاروباری ٹھکانہ پہ چھوڑ آتا ہے تو یہ جانور اس سحری عمل کے زیرِ اثر اس شخص کی کاروباری جگہ پہ صبح و شام آنا جانا شروع کر دیتا ہے اور اس جگہ پہ کچھ دیر کے لیئے بیٹھ کر رونا دھوتا ہے اور واپس چلا جاتا ہے۔

یہ جانور مسلسل سات روز تک اس دشمن کے ہاں اسی ترکیب کے ساتھ آتا جاتا رہتا ہے جس کے نتیجہ میں اس شخص کا کاروبار دیکھتے ہی دیکھتے تباہی و بربادی کی نذر ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ نحوستیں اس قدر غالب آجاتی ہیں کہ وہ کاروباری جگہ ویران ہو کر رہ جاتی ہے ہر شخص کا دل اس جگہ سے اُکتا جاتا ہے بے سکونی بے برکتی اپنے چیتی اور خوف و ہراس وہاں اپنا ڈیرہ جما لیتا ہے۔ حکیم اس عمل کو تحریر کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ یہ ایک ایسا سحری اور جادوئی عمل ہے کہ اگر اس عمل کو ایک پوری انسانی بستی کے لیئے بھی کیا جائے تو یقینی طور پہ وہ انسانی بستی تباہ و برباد ہو کر کھنڈرات کی شکل اختیار کر جائے۔ حکیم فرماتے ہیں کہ سحر و جادو کی خصوصی قسم کا یہ مثالی عمل انتہائی خطرناک اور تباہ کن اثرات کا حامل ہے اس لیئے اس عمل کا بجا لانا سوائے خصوصی ضرورت کے کسی طور پہ بھی جائز و مباح نہیں ہے۔

حکیم لکھتا ہے کہ اس عمل کو بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ کسی عمل کی تشخیص کرتے وقت عمل کی حقیقت کا پتہ چل جائے کہ وہ عمل کس قسم کا ہے۔ چونکہ سحر و جادو کی خصوصی قسم کی تعریف بیان کرتے ہوئے اس عمل کو بطور مثال بیان کیا گیا ہے۔ اس لیئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس خطرناک قسم کے سفلی عمل کا روحانی علاج بھی تحریر کر دیا جائے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ صاحب مجمع الاعمال نے بھی بحوالہ قصانیدا انا لیوشس مندرجہ بالا مثالی عمل کو نقل کرنے کے بعد اس عمل کے اثرات کو باطل کر دینے والے حقائق پر مشتمل ایک عجیب و

غریب عمل کو جس کی نسبت حکیم انا لیوشس کی طرف بیان کی جاتی ہے اس طرح پہ نقل کیا ہے:۔

اگر عامل یہ تشخیص کر لے کہ اس کے زیرِ علاج مسحور شخص کے کاروباری نقصان کا سبب مذکورہ بالا عمل ہے تو اس کے علاج کے لیئے عامل قمر زائد النور کے دنوں میں بندریا کے بچے کو حاصل کر کے ذیل کے عمل کو جو مذکورہ بالا عمل کا معکوس عمل ہے بموجب پتر پہ تحریر کر کے کسی بن بیاہی لڑکی کے دوپٹہ میں لپیٹ کر بندریا کے بچے کے گلے میں باندھے اور اُسے مقررہ مکان میں چھوڑ دے۔ اس عمل کے نتیجہ میں ایک چلّہ کامل کے بعد چل کر مذکورہ سحر و جادو کا اثر باطل ہو سکے گا اور اس جگہ سے نحوست و بے برکتی کا پہرہ ختم ہو جائے گا۔ خوف و ہراس کی کیفیت جاتی رہے گی اور اس طرح بندریا کے بچے کے ذریعے کیئے جانے والے اس عمل کی مدد سے وہاں کا بستہ کاروبار دوبارہ کشادہ ہو جائے گا۔

اردِس بیلی کہتا ہے کہ مذکورہ بالا سحری اثرات کے مکمل خاتمہ تک بندریا کے بچے کا وہاں رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اردِس بیلی کا خیال ہے کہ جو جگہ متذکرۃ الصدر سحری اثرات سے تباہ و برباد ہو چکی ہو وہاں پہ بندریا کے بچے کا سالہا سال تک رکھنا ضروری ہو جاتا ہے تاکہ پہلے سے کیئے ہوئے اثرات بھی دور ہو سکیں اور آئندہ کے لیئے بھی کوئی اثر وغیرہ نہ ہو سکے۔ عمل کی عبارت مندرجہ ذیل ہے:۔

آمَا یَا غَرَ اِغْیَا اِئیلُ غَیَا آھَا غَرَ غَرَ غَرَا اقِیلُ سَوَاھَا
اَسَوْ یَا غَیْرِرَ غَا غِیلُ غَیَا ھَا آھَا غَیَا غَیْرَا غَرَا اِملُ
ھَسَا یَا غَرُ یَا غَیْرَ اَیَا غَرَ یَا اِئیلُ سَوَاھَا اَلَاغَرَ یَا
یَا غَرُ غَرَ غَرَا اِئیلُ ھَسَا یَا غَرَا غَرَ غَرَا اتِیلُ قَسَاہ

مندرجہ بالا کاروباری تباہی و بربادی کے اثرات کا حامل عمل اور اس جیسے دوسرے عمل و سحر و جادو کی خصوصی قسم کے عملیات کا موضوع ہیں۔

سحر و آسیب کی تشخیص کے عجیب و غریب طلسماتی عملیات

طلسمات کے باب میں آسیب و جنات اور سحر و جادو کی تشخیص کے سلسلہ کے جو طریقے زمانۂ قدیم سے آج تک استعمال میں لائے جا رہے ہیں اور اپنے حقائق کے اعتبار سے کامیاب و بے خطا چلے آ رہے ہیں ان میں سے تشخیص کے چند ایک صدری طریقے جو میرے پاس صدیوں سے میرے خاندان کے اکابر بزرگوں کے موروثی عطیات کے طور پر موجود و محفوظ ہیں اور جو میرے روزانہ کے معمولات و مجربات کے طور پر کام میں لائے جا رہے ہیں، قارئین فنونِ طلسمات کے لیئے ضبطِ تحریر میں لائے جا رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ شائقین حضرات ان اعمال کے عامل بن کر اپنی پسند کے عملیات میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

عمل نمبر ۱:- تشخیص آسیب و جن کا معجزاتی عمل

یہ جاننے کے لیئے کہ عامل کے زیرِ علاج مریض آسیبی و جناتی اثرات کے زیرِ اثر ہے یا قدرتی و جسمانی طور پر متاثر ہے۔ مریض کو عامل ننگے سر اور پاؤں سورج کی طرف منہ کر کے جھکتے ہوئے سورج کے ہالہ میں دیکھنے کا حکم دے اور خود اس کے پس پشت کھڑے ہو کر ذیل کے کلمات و حروف کو پڑھے۔ مریض آسیبی و جناتی خلل کے زیرِ اثر ہوگا تو اسی لمحہ ہی چکرا کر منہ کے بل زمین پر گر پڑیگا اس طرح پر کہ اسے اپنی اور اپنے ماحول کی چنداں خبر تک نہ رہے گی۔ اور وہ مکمل طور پر بے سدھ ہو جائے گا اور اگر اس کے مرض کا سبب قدرتی و جسمانی یا خلل جسمانی ہوگا۔ تو اس صورت میں وہ بالکل سکون و سکوت کے ساتھ سورج کی ٹکیہ کی طرف دیکھتا رہے گا۔ عبارتِ عمل ملاحظہ ہو:-

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا مَلَائِکَةُ الْجِنِّ

وَالشَّیَاطِیْنِ اَحْضِرُوْنِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ عَلٰی هٰذَا الْاٰدَمِیِّ اِنْ کُنْتُمْ بِالسَّائِرِ الْاَحْوَالِ یَا اَیُّهَا الْغَابِرُوْنَ بِحَقِّ عَلُوْشٍ دَهُوْشٍ هَرٍّ هَرٍّ ظَلُوْشٍ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا اَیُّهَا الْغَابِرُوْنَ الَّذِیْنَ سُلِّطْتُ عَلَی الْعَبْدِ وَادْفَعُوْا عَنْهُ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ بِحَقِّ مَا هَلَفْتُ لَکُمْ مِنْ اَسْمَآءِ الْکَرِیْمَةِ وَبِحَقِّ صَاحِبُ السَّیْفِ وَالْاَمْرِ وَلِیِّنَا وَوَلِیِّکُمْ حَضْرَتِ مُحَمَّدُ الْمَهْدِیْ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَا جَمِیْعَ الْجِنَّاتِ وَالشُّرُوْرِ بِحَقِّ هُوْمَا جَلْدَطُوْتَا قُلْبُ یُؤْهَنُ هَادٍ بِالذُّنُوْبِ یَا اَیُّهَا الْمُذْنِبُوْنَ اَنْتُمْ وَحَرِیْمُکُمْ اَنُوْحَا اَلْعَجَلُ اَلسَّاعَةْ

یاد رہے کہ اس عمل کو ابر آلودگی کے اوقات میں بجا لانے کی ممانعت ہے۔ چونکہ اس عمل میں مریض کا سورج کی ٹکیہ کی طرف دیکھنا ضروری قرار دیا گیا ہے اس لیئے اس عمل کا بہترین وقت چاشت کا وقت ہے۔ عمل کے لیئے عامل اور مریض دونوں کے لیئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ عمل بجا لانے سے قبل غسل کر کے پاکیزہ لباس پہنا جائے اور عمل کو کسی کھلی اور کشادہ پُر سکون جگہ پر بجا لایا جائے۔ شرائط عمل کے مطابق تشخیص کے اس عمل کی مدد سے یہ جان لینے کے بعد کہ مریض کے مرض کا سبب غیر قدرتی یعنی آسیبی و جناتی ہے۔ جب مریض عمل کے زیرِ اثر سورج کی طرف دیکھتے ہوئے گر پڑے تو عامل زمین پر پہلے سے بچھائے ہوئے فرش پر دوزانو ہو کر تشہد کی حالت میں بیٹھے اور اسمائے عمل کو بلا تعیّن تعداد تلاوت کرتا رہے اور مریض کچھ ہی دیر کے بعد خود بخود پُر سکون ہو کر ہوش میں آ جائے گا۔ عامل اس عمل کو عمل کی حقیقت کے مشاہدہ کے لیئے ایک ہی نشست میں جتنی مرتبہ چاہے بجا لا سکتا ہے۔

مسوّدِ اوراق اربابِ علم و فن کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہے کہ تشخیص

سکتا ہے۔ ایک قابل اور ماہر عامل کسی قسم کا کوئی عمل بجا لائے بغیر ہی غور و فکر
اور تجربہ کی بنیاد پر تشخیص کی ان علامتوں کو محسوس کر کے سحر زدگی کے متعلق حتمی
فیصلہ کر سکتا ہے۔ اس کے باوجود کہ علاماتِ مذکورہ بالا سے سحر زدہ مریض کے
سحر و جادو کی تشخیص کی جا سکتی ہے۔ اگر عامل سحر زدگی کی خصوصی تشخیص کرنا چاہے
تو اس کے لیئے ذیل کے کلمات کو سات مرتبہ پڑھ کر پھونکے اور جس مریض کی تشخیص
کرنا ہو اُسے پلائے۔ سحر زدہ ہونے کی صورت میں وہ پانی سخت قسم کا کڑوا ہو جائے
گا جس کے پینے سے سحر زدہ مریض انکار کر دے گا۔ جبکہ یہی پانی عام لوگوں کے لیئے
کسی قسم کی بُو اور ذائقہ کے بغیر عام پانی کی طرح ہو گا۔ کلماتِ عمل یوں ہیں:۔

نَهُوْاً تَهُوْاً يَهُوْاً قَهُوْاً اَحَيَاجَرْ هَوْتَيَاخَرْ
بِاالسِّحْرِ وَالْوَسْوَاسِ مَهَاطُوْثُ قَهَا فُوْثُ
فَرَهَرْ تَرَوْثًا اَيَا جُنُوْدِ الْجِنِّ وَالشَّيَاطِيْنِ
هَرِيْرًا فَرِيْرًا اَسَحِيْرًا ۝

عمل ۳: سحر و آسیب کی تشخیص کے لیئے

قاضی برجان الیافوجی کتاب الآیات کے حوالہ سے اپنی تصنیف جلیلہ
البہجۃ الاسرار میں سحر و آسیب کی مشترکہ تشخیص کے حقائق کا حامل ایک سہل
الحصول قسم کا عمل تحریر کرتے ہوئے اس کی تفصیل میں رقمطراز ہیں کہ عامل جس مریض
کے متعلق تشخیص کرنا چاہے کہ اس کے مرض کا سبب سحر و جادو ہے یا اس
پر آسیب و جنات کا تسلط ہے۔ اس کے لیئے مطلوبہ مریض کو اپنے سامنے
بٹھا کر ذیل کے کلمات کو اکیس اکیس مرتبہ تلاوت کر کے اس کے دونوں کانوں
میں دائیں سے بائیں بالترتیب پھونکے۔ مریض کے سحری اور جادوئی اثرات
کے زیر اثر ہونے کی صورت میں مریض پر عمل کے وقت عارضی و وقتی غنودگی
طاری ہونے لگے گی اور اس کی آنکھیں خود بخود بند ہونے لگیں گی۔ یہ اُس وقت
تک اثر باقی رہے گا جب تک عامل تشخیص کے عمل کو جاری رکھے گا۔ اگر
اس عمل کے نتیجہ میں مریض خاموشی کے ساتھ پُرسکون بیٹھا رہے اور ظاہر ہو

جائے کہ اس پر کسی قسم کا کوئی سحر و جادو وغیرہ نہیں ہے تو اس کے لیئے
کہ کیا اس پر آسیبی اثر ہے، عامل کلماتِ عمل کو کسی سفید کاغذ پر تحریر کرے اور تعویذ
کی صورت میں لپیٹ کر مریض کو دے کہ وہ اس تعویذ کو اپنی داڑھوں کے نیچے
رکھ کر دبائے۔ جونہی مریض ایسا کرے گا تو اُس پر آسیبی و جناتی خلل ہونے کی
صورت میں اس کا ایذا دہندہ جسم آسیب و جن میں سے جو بھی ہو گا فوری طور پر
اس پر آ حاضر ہو گا۔

یاد رہے سحر و آسیب کی تشخیص کا یہ عمل سحر و جادو کی تشخیص اور سحر و
جادو کے ذریعے مسلط کردہ آسیب و جن کی تشخیص کے لیئے ہی ہے
قدرتی و حادثاتی طور پر مسلط آسیب و جن کی تشخیص کے لیئے یہ عامل کارآمد
نہیں ہے۔ اگر قدرتی و حادثاتی آسیب و جن کی تشخیص کرنی ہو تو اس کے لیئے
ہم پچھلے اوراق میں ایک عمل تحریر کر چکے ہیں جس سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔
کلماتِ عمل کو ضبطِ تحریر میں لانے سے پہلے ضروری خیال کیا جاتا ہے کہ قارئین
کرام کی معلومات میں اضافہ کے لیئے یہ عرض کر دیا جائے کہ آسیب و جن کے
کسی شخص پر مسلط ہو جانے کی جو وجوہات بیان کی گئی ہیں ان میں سے دو ایک
کثیر الوقوع وجوہات ہیں۔ جن میں سے پہلی وجہ کسی پر آسیب و جن کا قدرتی و حادثاتی
طور پر مسلط ہو جانا ہے۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ کوئی شخص غلطی سے آسیبی و جناتی
ماحول میں گرفتار ہو جائے۔ دوسری صورت اس طرح پر ہے کہ دشمن کے سحر و جادو
کے کلمات کے متعلقہ مؤکلات و جنات کسی پر مسلط کر دیئے جائیں۔ چونکہ
دونوں صورتوں میں ایک واضح فرق موجود رہتا ہے۔ اس لیئے تشخیص کرتے وقت
بھی نوعیت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف طریقہ جات کو بروئے
عمل لایا جاتا ہے۔

طلسمات میں اس سلسلہ کا ایک عظیم ذخیرہ ملتا ہے۔ چنانچہ اگر تشخیص
پر مبنی عملیات و اوراد کو ہی یکجا کر دیا جائے تو اس کے لیئے بھی ایک دفتر کی
ضرورت ہے۔ تشخیص کے سلسلے کے متذکرۃ الصدر عملیات کو درج کرنے کے
بعد ہم محسوس کرتے ہیں کہ تشخیصی اُمور کے لیئے اسقدر عملیات ہی کافی ہیں۔

مذکورہ بالا عمل کے کلمات درج ذیل ہیں:۔

صَہَاصًا قَہَاصًا مَہَاصًا ۵

یہ عمل بھی میرا آزمودہ و مجرب المجرب ہے۔ میرے عملیاتی ذخیرہ میں تشخیص کے لیئے اس سے زیادہ کوئی دوسرا اسہل الحصول عمل موجود نہیں ہے۔

عمل کی تفصیل

البہجتہ الاسرار میں مندرجہ مذکورہ بالا عمل کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ایبا فوجی تحریر کرتے ہیں کہ عمل کے کلمات جو سحر و آسیب کی مشترکہ تشخیص کے لیئے مؤثر و مجرب تسلیم کیئے جاتے ہیں درحقیقت قوم جنات کے تین عظیم المرتبت فرمانرواؤں کے نام ہیں۔ جبکہ اس کے علاوہ یہ تینوں نام ملائکہ رحمت کے اسمائے کریمہ اور شریفہ ہیں۔ صَہَاصًا ملکِ ابر و سحاب کا نام ہے، عبرانی کلمہ ہے۔ عربی میں اس کے لیئے اسمعیل آتا ہے۔ قَہَاصًا دریاؤں و سمندروں پر مقرر ملکِ مقرب کا نام ہے، عربی زبان میں اس کا ترجمہ کیا جائے تو سنڈفائیل آتا ہے۔ تیسرا اسم مَہَاصًا ہے، عبرانی کے اس کلمہ کے مطابق عربی میں سودطائیل ہے۔ یہ ملکِ مقرب کھیت و کھلیان اور ریاض و گلستان پر مقرر ہے۔ چونکہ قوم جنات کے سرداروں کے اسماء مذکورہ بالا ملائکہ کے اسمائے موسوم ہیں۔ شاید اسی اعتبار سے جنات کے ان سرداروں کو ابر و بارہ، پانی اور باغات وغیرہ کے مقامات و اوقات کے سلسلہ کے جنات کا سربراہ مقرر کیا گیا ہے۔

ایبا فوجی فرماتے ہیں کہ تشخیص کے اس عمل سے کام لینا ہو تو اس سلسلہ کی ترتیب کردہ اسمائے ملائکہ و جنات کی عبارت یوں بنتی ہے:۔

اَدْصَہَاصَائِیلُ وَاسْمَعْ نِدَائِیْ اَیَا قَہَاصَائِیلُ وَانْصُرْ لِرَجَائِیْ یَا مَہَاصَائِیلُ وَاشْفِ لِدَائِیْ وَعَلَیْکُمْ تَحِیَّۃٌ وَ سَلَامٌ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکُمْ وَعَلَیْکُمْ یَا مَلَائِکَۃُ

اَلْمُقَرَّبُوْنَ بِنُصْرَۃِ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ یَا اَیَا اَیَا ھَیَا ھُوْ ھَیَا ۵

جہاں تک اس عمل کی تسخیر کا تعلق ہے بہجتہ الاسرار میں مذکور ہے کہ یہ عمل اپنی اثر آفرینی کے سبب بغیر کسی چلہ و وظیفہ کے ہی مؤثر ثابت ہوتا ہے میرے نزدیک یہ بات کسی عمل کی واقعاتی و کراماتی حیثیت کو تو واضح کرتی ہے لیکن میں اپنے طور پر سمجھتا ہوں کہ ہر وہ عمل جوادائے زکوٰۃ کے بغیر ہی پُر اثر تسلیم کیا جاتا ہے اس کے لیئے بھی کچھ پابندیاں بہرحال موجود ہیں۔ چنانچہ عامل کے لیئے ضروری ہے کہ وہ پاک باطن ہو۔ شریعت مقدسہ و مطہرہ کا عامل ہو۔ تقویٰ و طہارت کا پابند ہو اور عملیاتی شرائط میں سے کم از کم ترکِ حیوانات کا خیال رکھتا ہو۔ مذکورہ خصوصیات کا حامل عامل ہی اس قسم کے عملیات سے استفادہ کر سکتا ہے۔ بہرحال کسی و ناکس کے لیئے ان عملیات سے مستفید و متفیض ہونا ممکنات میں سے نہیں ہے۔

میرے معزز قارئین کرام میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ عملیات خواہ چلہ کشی پر مشتمل ہوں یا چلہ کشی کی شرائط کے بغیر ہوں عامل کے لیئے بہرحال عملیاتی اوصاف کا مالک ہونا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ جب تک کوئی عامل خود اپنی ذات میں عمل و کردار کے اعتبار سے مثالی نہ بن سکے گا کسی بھی عمل سے کما حقہٗ استفادہ نہیں کر سکے گا۔ جس طرح کچھ عملیاتی اصول و قواعد ہیں بلکہ اسی طرح عامل بننے کے لیئے بھی اوصاف و کمالات کا ایک باب تجویز کیا گیا ہے۔ جب تک عامل اپنے میں وہ اوصاف و کمالات پیدا نہیں کر لیتا نہ وہ عامل بن سکتا ہے اور نہ ہی اُسے عامل کہلوانے کا کوئی حق پہنچتا ہے۔ تشخیص کے مذکورہ بالا عمل کو تحریر کرنے کے بعد اب ہم فیوض طلسمات کے دوسرے باب کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ باب بھی عملیاتی حقائق کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آئے گا جس کو ہم نے کوزہ کی حدود کے اندر اندر رکھنے کا اہتمام کر دیا ہے۔

عمل ۱۴

سحر و جادو کے ذریعے کاروبار کو باندھ دینے کا عمل سِفلی اور سحری عاملین کے یہاں ایک عام اور خصوصی عمل کے طور پر مشہور و مروّج ہے اس عمل میں مالی اور معاشی پریشانیاں پیدا کر کے جس شخص کو سحر و جادو کا نشانہ بنایا جاتا ہے اُسے تباہ و برباد کر کے ، ذلیل و رسوا کر کے معاشی طور پر اس حد تک مجبور کر دیا جاتا ہے کہ وہ بھیک مانگنے پر اُتر آتا ہے ۔ رزق کے سارے دروازے اُس پر بند کر دیئے جاتے ہیں کہ کہیں سے بھی اس کو سہارا نہیں مل سکتا اور اس طرح وہ شخص مالی پریشانیوں کے ساتھ ساتھ ذہنی طور پر بھی مفلوج و ناکارہ بن جاتا ہے ۔ ایسے ہی اثرات کے حامل عملیات و اوراد سحر و جادو کا موضوع ہیں ۔ چونکہ اس قسم کے عملیات کثیر الوقوع ہیں جو حسد و بُغض کی بنیاد در عمل میں لائے جاتے ہیں ۔ ایسے عملیات کے عواقب و نتائج پر ایک سرسری نظر ڈالی جائے تو یہ دیکھ کر روحِ انسانی تڑپ اُٹھتی ہے کہ محض چھوٹی چھوٹی دشمنیوں کے نتیجہ میں ایک انسان اپنے ہی ایک دوسرے بھائی بند کو کس قدر ذلیل و رسوا کرنے پر اُتر آتا ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ ظالم و سفاک قسم کے عاملین و ماہرین حضرات بھی قابلِ مذمت ہیں ، انسانیت کے مجرم ہیں جو محض معمولی سی اُجرت کے لالچ میں کسی ایک کے کہنے پر دوسرے شخص کا مالی و معاشی طور پر بیڑہ غرق کر دینے کے لیے اچھے بُرے عملیات بجا لانے کے لیے ہمہ مستعد اور تیار رہتے ہیں ۔

ہم پورے یقین اور وثوق کے ساتھ کہنا چاہتے ہیں کہ مخفی علوم و فنون میں سے کسی بھی علم و فن کا موضوع کسی بھی شخص کو ناجائز طور پر تنگ کرنا اور نقصان پہنچانا نہیں ہے ۔ یہاں تک کہ سحر و جادو جیسے علم و فن کا موضوع بھی محض حسد و انتقام کی بنیاد پر کسی کو نقصان پہنچانا نہیں ہے ۔ بلکہ یہ علم و فن بھی ایسے موضوعات سے بحث کرتا ہے جس میں صرف دشمن کو جوابی طور پر اس کے ظلم و جبر کے مقابلہ اور بدلہ میں نقصان پہنچانا ہوتا ہے ۔ تاہم یہ ایک تاریخی حقیقت ہے ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایک بہت بڑی بدقسمتی ہے کہ مخفی علوم و فنون کو علمائے علم و فن

نے ضبطِ تحریر میں لاتے ہوئے صرف اور صرف رمز و کنایہ کی زبان میں ہی لکھا ۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قرنِ اوّل کے علماء کی محفوظ و جناتی عبارتوں پر مشتمل عملیاتی ذخیروں سے ان کے بعد آنے والی نسلیں ، دلچسپی رکھنے والے حضرات اور اربابِ علم و فن بالکل نابلد رہے ۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قرنِ ثانی کے علمائے علم و فن نے اپنے طور پر مخفی علوم و فنون کی ترتیب و تدوین کرتے ہوئے خیر و شر کے عملیات میں کوئی ترتیب نہ رکھی بلکہ رطب و یابس کا ایک ذخیرہ جمع کر دیا ۔

چنانچہ قرنِ ثانی کے عہد کے علمی و فنی ذخیرہ جات و مخطوطات کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اس دَور میں جو سحری و مخفی علوم و فنون پر مشتمل عملیات و اوراد ترتیب دینے والے جو ماہرینِ فن تھے ان میں سے زیادہ تر کا تعلق یہود و ہنود سے رہا ہے ۔ ان ماہرین حضرات نے اس علم و فن کو بطور خیر و اچھائی کے نہیں شر و عناد کے طور پر ہی روشناس اور متعارف کرایا ہے ۔ حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس تھی ۔ لیکن گردشِ روزگار کہیئے کہ امتدادِ زمانہ کے ساتھ ساتھ علم و فن کی شناخت محض تباہی و بربادی اور شر و عناد کے طور پر ہی ہونے لگی اور غالباً اس کا اثر آج تک باقی ہے کہ ہر شخص سحر و طلسمات کا نام سُن کر اپنے ذہن میں جو پہلا تصور قائم کر لیتا ہے وہ صرف اور صرف یہی ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ تخریبی صورت ہے جس سے بچنے اور محفوظ رہنے کی ضرورت ہے ۔

قارئین کرام اس سلسلہ کی ہم زیادہ تفصیل نہیں بیان کرنا چاہتے بلکہ صرف یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ کسی طور پر بھی کسی غیر مجرم شخص کو کسی قسم کی کوئی اذیت پہنچانا جیسے بجالہ کر دینا یا معاشی طور پر تباہ حال کرنا مستحسن نہیں ہے ۔ کیونکہ کسی بھی علم و فن کا موضوع ظلم و استحصال نہیں ہے ۔ ہم عرض یہ کر رہے تھے کہ سحر و جادو کے باب میں کسی شخص کے مال و منال کو تباہ و برباد کر کے معاشی وسائل کو ختم کرنے اور اسے اقتصادی طور پر تباہ حال کر کے بھوک و افلاس کے اتھاہ سمندروں میں گرا دینے والے منحوس اور ذلیل کُن عملیات و وظائف کا ایک بہت بڑا مجموعہ آج بھی موجود ہے ۔ اس مجموعہ کے وارث و امین وہ ظالم و ناعاقبت اندیش لوگ بنے بیٹھے ہیں جنہیں صرف بنیادی جاہ و حشم سے غرض ہے ۔ آخرت ان کے

نزدیک کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ یہی لوگ معاشرہ کی تباہ حالی اور پریشانیوں
کے زیادہ تر ذمہ دار ہیں۔

ارباب علم وفن کی خدمت میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ایسے عملیات
جن کا موضوع محض تباہی و نقصان ہی ہے ایک کثیر تعداد میں ہونے کے
ساتھ ساتھ سہل الحصول اور کثیر الاثر بھی ہیں۔ چنانچہ احباب کی دلچسپی اور ان کی
علمی وفنی معلومات میں اضافہ کے لیئے ایک عمل کو بطور مثال ذیل میں درج
کیا جا رہا ہے۔ یہ عمل واصل ابن عطاء بغدادی کے مصحف سے نقل کیا جا رہا ہے۔
عمل کا موضوع ہے دشمن کو مالی و معاشی طور پر تباہ کر دینا۔ ترکیب عمل کے
سلسلے میں تحریر کیا گیا ہے کہ قمر ناقص النور کے ایام میں مریخ یا زحل کی کسی منحوس
ساعت کے وقت اگر ذیل کے کلمات کو سیسہ کی تختی پر تحریر کر کے اس کے
نیچے مطلوبہ شخص کا اور اس کی ماں کا نام لکھا جائے۔ پھر اس تختی کو سیاہ رنگ کے
کچے سوت کے دھاگے سے لپیٹ دیا جائے اور پھر جب کبھی موقع ملے اس
لوح کو اس شخص کے مکان، رہائش کی کسی جگہ یا کاروباری دوکان میں دبا دیا جائے۔
اس کے نتیجہ میں ایک چلّہ کے اندر اندر ہی اس شخص کا کاروبار تباہ و برباد
ہو کر رہ جائے گا۔ مالی و معاشی پریشانیاں اس پر غالب آجائیں گی حصول رزق
کے تمام راستے اس کے بند ہو جائیں گے اور اس کے ساتھ ہی اس کی عقل و خرد
جاتی رہے گی۔ وہ ہزار کوششیں کرے گا۔ نت نئے جتن اور ہر قسم کے وسائل
کے استعمال کے باوجود اس کے ہاتھ کچھ بھی نہ آسکے گا۔ یہاں تک کہ وہ
معاشی طور پر ہلاکت کے گھاٹ اتر جائے گا۔ یہاں تک کہ اسے کوئی شخص
بھیک دینے پر بھی تیار نہیں ہوگا۔ اس کے اپنے بیگانے بن جائیں گے
شناسا اجنبی ہو جائیں گے۔ دوست و مددگار دشمن بننے لگیں گے۔ یہاں تک
کہ اس کی کوئی اچھی کہی ہوئی بات بھی دوسروں کو اچھی نہیں لگے گی۔ ہر شخص اس سے
خدا واسطے کی دشمنی رکھنے لگے گا۔ نتیجہ کے طور پر وہ مالی و معاشی طور پر تباہ حال
شخص دوسروں کی نظر میں ذلیل اور تماشہ بن کر رہ جائے گا۔ عمل کے کلمات ملاحظہ
فرمائیں۔

آجَاوُ سَحمُ دَھَا وُرُدُ قَاوُ دَاوُ یَلَمُ
ھَنْ قَدُ ھَطَمُ صَوُرَ اقَاھَدُ یتَا مَبَلاَ
ھَیرَ اضَاطَا دَوُ جَوُطَاطَا عَاوَخُ عَوُوَجُ
طَوَ اِمَوُقَا رَطَا کَیدَا قَدُخَابَا خَابُ
ھَطَوُ شَوُمَلاَ مَلاَمُ مَلاَمُ شَوُ ٥

قارئین کرام آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ کسی کو مالی و معاشی طور پر تباہ و
برباد کر دینے کے سلسلے کا یہ عمل کس قدر آسان، مختصر اور نتائج کے اعتبار سے
کس قدر ہولناک عمل ہے۔ اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی آپ کے سامنے
واضح ہوئی ہوگی کہ اس عمل کے لیئے جلالی و جمالی قسم کی شرائط وغیرہ کی کوئی پابندی
نہیں ہے۔ اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ سحر و جادو کے تخریبی اعمال نہایت
ہی آسان ترین مگر مہلک اثرات کے حامل ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس تعمیری
قسم کے عملیات و اعمال جلالی و جمالی شرائط کی پابندیوں کے ساتھ پابند کر کے
تحریر کیئے گئے ہیں۔ ایسے عملیات مؤثر ضرور ہیں مگر ان کے بجالانے کے لیئے
عامل کو مختلف شرائط کا پابند بننا پڑتا ہے۔ تقویٰ و طہارت اختیار کرنا اسکے
لیئے لازم و ملزوم قرار دیا جاتا ہے اور اس طرح کے بہت سے دوسرے اصول
و قواعد اور بھی نظر آتے ہیں جن کا پابند بننے کے بعد ہی تعمیری قسم کے عملیات
کے بجالانے کی اجازت ہوتی ہے۔

جیسا کہ تحریر کیا جا چکا ہے کہ مالی و معاشی طور پر تباہی و بربادی پھیلانے
والے عملیات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ آج بھی موجود و محفوظ ہے اور اس سے
بڑی کثرت کے ساتھ تباہی و بربادی پھیل رہی ہے۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ
اخذ کر لینا بھی کسی طور پر صحیح و درست نہیں ہے کہ تخریبی اعمال کے مقابلہ
میں تعمیری اعمال کا ذخیرہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ تخریبی
اعمال کے مقابلہ میں تعمیری اعمال کا ذخیرہ اگرچہ کم ہی ہے۔ لیکن مختصر ہونے کے
باوجود تعمیری عملیات کے ذخیرہ میں ایسے ایسے مفید، مؤثر اور لاجواب
باکمال نسخہ جات موجود ہیں کہ جن میں سے ہر ایک نسخہ اپنے فوائد و نتائج

کے اعتبار سے سینکڑوں قسم کے تخریبی عملیات کا اپنے طور پر ہی مؤثر جواب اور مکمل حل ہے۔

متذکرۃ الصدر عمل جسے ہم ایک نمونہ کے عمل کے طور پر تحریر کر چکے ہیں اور اس عمل سے جس قدر تباہی و بربادی عمل میں آتی ہے اس کی تفصیل بھی بیان کر چکے ہیں۔ اس تخریبی عمل کی تباہ کُن نحوستوں سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لیئے اگرچہ اس کے مقابلے کا کوئی آسان ترین عمل تعمیری قسم کے عملیات کے باب میں موجود نہیں ہے۔ لیکن اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس عمل کی نحوستوں سے محفوظ نہیں رہا جا سکتا اور یہ کہ اس ردّ و بطلان کے حقائق پر مشتمل کوئی تعمیری عمل موجود نہیں ہے۔ اس اور اس جیسے سینکڑوں تخریبی عملیات و اَوراد کے مقابلے میں اور ان سے محفوظ و مامون رہنے کے لیئے علمائے فن نے جو عملیات ترتیب دیئے ہیں وہ اپنے شرائط کے ساتھ اس قدر مؤثر ہیں کہ ان کے سامنے اس جیسے اعمال کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

ان اعمال کا بجا لانا نحوستوں اور پریشانیوں کو دُور کر کے تخریبی شر کو دفع کر دیتا ہے اور جلد سے جلد تر شیطانی پنجے میں جکڑے ہوئے مظلوم و مجبور شخص کو نحوستوں کے تسلط سے آزاد کر کے رکھ دیتا ہے۔ یہاں تک کہ دنوں میں ہی اس کی مالی و معاشی صعوبتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اور بھوک و افلاس کا مارا ہوا شخص دوبارہ خوشحال زندگی کا لانہ پا لیتا ہے۔ اس کی سلب شدہ عقل و خرد واپس آ جاتی ہے، دشمن دوست بننے لگتے ہیں، اپنے اور بیگانے معاون بن جاتے ہیں اور اس طرح معاشی تنگدستی کا دَور ختم ہو کر مال و منال کی کثرت اور رزق میں خیر و برکت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سلسلے کے تعمیری عملیات کو ضبطِ تحریر میں لانے سے پہلے ہم یہ ضروری خیال کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا عمل جسے معکوس کر کے تخریب کی بجائے تعمیر کے ایک مؤثر عمل کے طور پر بھی ترتیب دیا گیا ہے اسے سب سے پہلے بیان کیا جائے تاکہ عملیاتی حقائق کا یہ معجزاتی پہلو بھی سامنے آ جائے کہ کیسے اور کس طرح ایک ہی عمل تخریب و نحوست کا مخزن ہے اور وہی عمل معکوس ہو کر تعمیر و بہتری کا جامع بن جاتا ہے۔

چنانچہ مصحفِ بغدادی کے مصنف کی تحقیقات کے مطابق اکابر علمائے فن نے تخریب کے مذکورہ بالا عمل کو مؤکلات کے اسمائے کے اضافہ کے ساتھ تعمیری عمل کے طور پر جس طرح ترتیب دیا ہے اس کی مندرجہ صورت حسب ذیل ہے:-

اَیَا اَجَاؤُ سَمَائِیلُ اَیَا دَھَاؤُ دَرْدَئِیلُ
اَیَا قَاؤُ دَاؤُ یَلْمَئِیلُ اَیَا ھَرْقَدْھَطَمِئِیلُ
اَیَا صَوْرَا تَائِیلُ اَیَا ھَدَیْتَائِیلُ اَیَا بَلَا
ھَیْرَا ضَائِیلُ اَیَا طَادُوئِیلُ اَیَا جَوْطَاطَائِیلُ
اَیَا عَاوَجْئِیلُ اَیَا عَوْوَجْئِیلُ اَیَا طَوَامُوقَارَ
طَائِیلُ اَیَا کَیْدَا اَئِیلُ اَیَا قَدْ خَابَائِیلُ
اَیَا خَابَئِیلُ اَیَا ھَطَوْبِئِیلُ شَوْمَلَا مَلَادَمُ
مَلَادَمُ شَوْہ

مصحفِ بغدادی کے مطابق اس عمل سے کام لینے کا طریقہ یہ ہے کہ عامل عروجِ ماہ کے کسی نوچندے دن سونے یا سُرخ تانبے کی ایک اس قدر لوح تیار کرے کہ جس پر عمل کی معکوس عبارت کے کلمات و حروف آسانی کے ساتھ لکھے جا سکیں۔ یاد رہے کہ لوح کو شمس کی ساعت میں ہی تیار کیا جائے اور اسے سوہن سے صاف کر کے اس مذکورہ ساعت کے دوران ہی عمل مذکورہ بالا کو فولادی قلم کے ساتھ تحریر کر لیا جائے۔ اس عمل کو بجا لاتے وقت عامل کے لیئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ اس عمل کو طہارتِ ظاہری و باطنی کی پابندی کے ساتھ بجا لائے۔ عمل بجا لاتے وقت عمل کے مکان میں خوشبویات و بخورات کا سلگانا بھی ضروری قرار دیا گیا ہے۔

بغدادی فرماتے ہیں کہ اس عمل کے عامل کے لیئے یہ بھی ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ اس عمل کو تیار کرتے وقت سب سے پہلے غسل کر کے پاک پاکیزہ لباس پہنے، جسم و لباس کو خوشبویات سے معطر کرے۔ اس کے بعد عمل کی تیاری کی طرف متوجہ ہونے سے قبل اپنا حصار باندھے تاکہ ہر قسم کی بلاؤں سے

امن میں رہے۔ حصار کے اختیار کرنے کی شرط کے ضمن میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ چونکہ یہ عملِ معکوس ایک زبردست قسم کے تخریبی عمل کا تعمیری جواب ہے جس کی بنیاد پر یہ ممکن خیال کیا گیا ہے کہ کہیں کسی کوتاہی کی وجہ سے اس کا عامل کسی رجعت کا شکار نہ ہو جائے۔ حصار کا اختیار کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے تاکہ پیش آئندہ مشکلات و حوادثات سے محفوظ رہا جا سکے۔

مصحفِ بغدادی میں مندرجہ تفصیل کی ترکیب کے مطابق مذکورہ شرائط کی پابندی کے ساتھ عمل کی لوح کو تیار کر کے عامل جس قدر اس کی استطاعت میں ہو صدقہ و خیرات کرے۔ نحوستوں سے محفوظ رہنے کے لیئے بارگاہِ رب العزت میں دعا گو ہو۔ اس عمل کے بعد اس لوح پر تیرہ (۱۳) یوم تک تنبیحی ورد کرتا رہے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ عامل اس لوح کو تانبے یا سونے کے کسی برتن میں ڈال کر اس برتن کو سُرخ رنگ کے پانی سے لبالب بھرے اور روزانہ سورج نکلنے کے بعد شمس کی ساعت میں اس برتن کو سورج کی کرنوں کے سامنے رکھے خود دو زانو ہو کر پیالے کے سامنے بیٹھے اور خشوع و خضوعِ قلب کے ساتھ عمل کے کلمات کو تین سَو تیرہ (۳۱۳) مرتبہ کی متعینہ تعداد کے مطابق پڑھے۔

عمل پڑھنے کے بعد لوح کو پیالہ میں سے نکال کر کپڑے میں لپیٹ کر کسی محفوظ جگہ سنبھال کر رکھ دیا کرے۔ عمل کے تیرہ یوم پورے ہو جانے کے بعد عامل لوح کو چندن سُرخ کے بخور کے ساتھ دھوپ دے اور کسی سہرے کاغذ میں لپیٹ کر جس بھی مالی و معاشی طور پر سحر و جادو کے ستائے ہوئے شخص کو دے گا تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس پر موجود جادوئی اثرات کا قلع قمع ہو جائے گا۔ نحوستوں کے بادل چھٹ جائیں گے اور وہ ہر طرح سے پہلی حالت کی طرف پلٹ آئے گا۔ اس کی پریشانیوں کے دن ختم ہو جائیں گے اور اس کے آئندہ آنے والے دن اسے سکون و آسائش اور مال و دولت کی کثرت کی نوید سنائیں گے۔

اربابِ علم و فن جہاں تک میری ذاتی رائے کا تعلق ہے۔ اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ انسان گردشِ ایام کا شکار بھی ہو جاتا ہے جس سے وہ آسائش و آرام سے نکل کر غربت و افلاس کی جھونپڑیوں کا مکین بن جاتا ہے۔ گردشِ ایام اپنی جگہ

پر بجا لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ غربت و افلاس کا دور دورہ ہو۔ مالی و معاشی پریشانیاں مسلط آ چکی ہوں، تنگدستی نے ڈیرے ڈال دیئے ہوں تو اس کو محض فلکیاتی و قدرتی گردش کا نام دے کر خاموش اور راضی بر رضا ہو جانا میرے نزدیک کوئی احسن نہیں ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جسے آپ قدرتی گردش سمجھ رہے ہوں وہ قدرتی گردش نہ ہو سحری و جادوئی حملہ ہو تو ایسی شکل میں سحری اثرات کے حملہ کی فکر نہ کرنا درحقیقت اپنے حالات کو گردش کا پنجہ قرار دے کر پریشانی کی مدت کو لمبا کرنا ہے اور اس طرح ایک مدت کے بعد چل کر جب تہی دستی کا زمانہ آ جائے تو پھر اس طرف متوجہ ہونا کہ یہ شاید سحر و جادو کا اثر ہے، اپنے آپ کو فریب دینا اور مشکلات کو خود زیادہ کرنے کے مترادف ہے عقلمندی اسی کا نام ہے کہ جس پریشانی کا تدارک سالہا سال بعد چل کر کرنا ہے اسے ابتداء میں ہی سمجھ لیا جائے اور اس پر عمل کر کے جلد سے جلد تر گلو خلاصی کرا لی جائے۔

جہاں تک متذکرۃ الصدر عمل کا تعلق ہے اس کی صحت و سند کے لیئے واقفِ ابنِ عطائی بغدادی جیسے متبحر عامل و عالمِ طلسمات کا نام ہی کافی ہے۔ مصحفِ بغدادی کے علاوہ متذکرۃ الصدر عمل کا ذکر فلکیاتی سلسلے کی مستند ترین کتابوں میں کثرت کے ساتھ ملتا ہے۔ چنانچہ رسائلِ ہلالیہ میں تو اس عمل کو محض لوح پر کندہ کر کے ہی بڑی تعریف کے ساتھ پُر اثر عمل کے طور پر تحریر کیا گیا ہے۔ رسائلِ ہلالیہ کے مطابق اس عمل کے لیئے عملِ تنجیم کوئی ضروری عمل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ دوسری شرائط کو بھی شرائطِ ضروریہ کے طور پر تحریر نہیں کیا گیا ہے بلکہ صرف اس قدر لکھا گیا ہے کہ مذکورہ عمل کی معکوس عبارت کو شمس کی ساعت میں لوحِ مٹی پر نقش کر کے اپنے پاس رکھ لیں تو ہر اعتبار سے اثر آفرین ثابت ہو گا۔

قارئین کرام رسائلِ ہلالیہ میں مندرجہ ترکیب پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے بلاشبہ یہ ترکیب بھی اپنے طور پر مؤثر ہی ہو گی کہ جسے رسائلِ ہلالیہ جیسی عظیم کتاب میں تحریر کیا گیا ہے۔ تاہم مجھے اس سلسلے میں اس ترکیب کو کام میں لانے کا کوئی موقع نہیں ملا ہے اس لیئے میں کوئی حتمی رائے نہیں دے سکتا۔ البتہ اس عملِ معکوس کی پہلی

ترکیب کے مطابق جو با شرائط بیان کی گئی ہے میں اب تک بیسیوں بار اس عمل کو آزما چکا ہوں۔ چنانچہ میرے اخذ کردہ نتائج کے اعتبار سے یہ عمل سحری وجادوئی اثرات کے سبب پیدا ہونے والی پریشانی کو بھی دُور کر دینے کے لیئے ایک مفید ترین رُوحانی و طلسماتی عمل ہے وہاں قدرتی و فلکیاتی طور پر بھی پیدا ہو جانے والی معاشی پریشانیوں کے تدارک کے لیئے یہ عمل اپنی مثال آپ ثابت ہوا ہے۔

اس عمل کی ایک دوسری ترکیب جسے صاحب رسائل سِرِّ مکتوم وشاملین نے بڑی تعریف کے ساتھ بیان کیا ہے وہ اس طرح پر ہے کہ معکوس عمل کی عبارت کو طلوع وغروبِ آفتاب کے اوقات میں آبِ باراں یا آبِ نیساں پر پڑھ کر سحری طور پر متاثرہ شخص صبح وشام پیتا رہے اور اپنی رہائش گاہ و دوکان میں چھڑکتا رہے تو سحر وجادو کا اثر زائل ہو جائے گا۔ راقم السطور عرض کرنا چاہتا ہے کہ اس عمل سے کام لینے کی مختلف قسم کی جن تراکیب کا ذکر ملتا ہے وہ اپنے طور پر سب کی سب مؤثر اور مفید ہیں۔ اس لیئے ایک عامل و ماہر اپنے طور پر بھی اس بات کی اجازت رکھتا ہے کہ وہ اپنی صوابدید کے مطابق جس ترکیب کو اپنے لیئے آسان سمجھتا ہو اُسے عمل میں لا سکتا ہے۔

یقینِ کامل ہے کہ عاملین حضرات اپنی ذوقِ طبع کے مطابق جو بھی طریقہ پسند کر کے اس پہ عمل پیرا ہوں گے اس سے ہی مستفید ومستفیض ہو سکیں گے۔ خود مجھے ذاتی طور پر بھی اس عمل کی مختلف تراکیب کو مختلف مواقع پر آزمانے کا موقع ملا ہے۔ خدائے تعالےٰ کے فضل وکرم سے مجھے کامیابی ہی ملی ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ میں نے ہر ترکیب کو آزماتے ہوئے شرائط سے کبھی پہلو تہی نہیں کی ہے اور یہی بات میں آپ کے لیئے بھی تجویز کرتا ہوں کہ آپ جس بھی عمل کو آزمانا چاہیں اسے اس کی متعلقہ شرائط کی پابندیوں کے ساتھ بجا لائیں۔ یاد رکھیں کہ کوئی عمل بھی بلا شرائط مؤثر نہیں ہوتا۔ ایسے عاملین حضرات جو اصول وقواعد کی پابندیوں سے بے نیاز ہو کر عملیات سے بہتر نتائج کی توقع رکھتے ہیں وہ ہمیشہ ناکام ونامراد رہتے ہیں اور انہیں کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔

ایسے لوگ جہاں گوہرِ مقصود کے حصول میں ناکام رہتے ہیں وہاں رُوحانی و فلکیاتی علوم کی بدنامی ورسوائی کا سبب بھی بنتے رہتے ہیں۔

قارئین کرام! آپ با شرائط اس عمل کو بجا لائیں گے تو یقینی طور پر اس کے فوائد سے متمتع ہو سکیں گے۔ اگر اس عمل کا بجا لانا آپ کے لیئے مشکل امر ہو تو اس کے لیئے یہ احقر اس عمل کا عامل ہونے کے اعتبار سے آپ کی خدمت کے لیئے حاضر ہے۔

عمل ۵

صاحب کتاب الآیات جادو اور سحر کی امداد سے پیدا کی جانے والی امراض وعوارضات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے تحریر کرتا ہے کہ علمائے متقدمین و متاخرین کا اس بات پر اتفاق ثابت ہے کہ ایسے امراض جن سے مجموعی امراض واقع ہوتی ہیں اُن میں سے زیادہ تر کا تعلق سحر کاری سے پیدا کردہ اثرات پر مشتمل ہوتا ہے۔ جیسے ہیضہ کی وبا پھوٹ پڑے اور اس سے کثرت کے ساتھ اجتماعی طور پر اموات واقع ہو جائیں یا پھر جیسے پلیگ یعنی طاعون کا پھیلنا۔ یہ بھی اکثر حالتوں میں سحری وجادوئی کرشمہ سازی تسلیم کیا جاتا ہے۔ حکماء اور ماہرین کے نزدیک سانپ اور بچھو کے زہر کے اثر سے ہونے والی موت کا سبب بھی سحری ہوتا ہے۔ دل اور جگر کے امراض سحری وجادوئی حملہ کو ظاہر کرتے ہیں۔ حکیم انا بیوسٹس کتاب الآیات میں بحوالہ مصنف ہردوط کتاب الاسقام میں رقمطراز ہے کہ مختلف ہلاکت خیز امراض وعوارضات کو جنات وشیاطین کے پرستار سفلی عملیات کے ماہرین اپنے منحوس اعمال کی بنیاد پر پیدا کرتے اور پھیلاتے ہیں جن سے مخلوقِ خدا تعالےٰ کو اُن کا مقصد ہر صورت نقصان پہنچانا ہوتا ہے۔

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ متعدی قسم کے امراض کے علاوہ دل اور جگر جیسی کثیر الوقوع بیماریاں بھی سحر کاری کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ بنا بریں احتیاط کی ضرورت ہے کہ جسمانی قسم کے امراض کا علاج کرتے ہوئے بھی ابتدائی طور پر روحانی عمل سے یہ معلوم کر لیا جائے کہ مریض جس عارضہ میں مبتلا ہے کہیں اس کا سبب سحر وجادو تو نہیں ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جس عارضہ کو ایک عامل وطبیب جسمانی عارضہ سمجھ کر اس کا علاج معالجہ تجویز کرنا چاہتا ہو وہ جسمانی عارضہ نہ ہو بلکہ حقیقی طور پر اس عارضہ کی بنیاد دشمن کی طرف سے کیا ہوا سحر وجادو ہو۔ حکیم فرماتے ہیں کہ میں آکیم شہر کے ایک بہت بڑے سفلی عامل کے پاس زیرِ تعلیم تھا جس کے دوران ایک لمبی مدت تک مجھے اس عامل کی سحر کارانہ تراکیب کے مشاہدہ ومطالعہ کا موقعہ ملتا رہا۔ اس دوران میں نے نہ صرف

سحر وجادو کی حقیقتوں کو سمجھنے کے لئے اس فن کا مکمل مطالعہ اور مشاہدہ کیا بلکہ جن ان گنت قسم کے پریشان کن سحر کارانہ حقائق کو دیکھا اُن میں سے سحر وجادو کے ذریعے کسی شخص کو پیچیدہ قسم کے امراض میں مبتلا کر کے ہلاک کر دینے والے خطرناک عملیات کو بھی دیکھنے کا اتفاق ہوا۔

حکیم رقمطراز ہے کہ اس کا پارسی استاد جماسوق اپنے پاس آنے والے غرض مند افراد کو ان کی ضروریات کے مطابق مختلف قسم کے جو اعمال تجویز کر کے دیتا تھا اُن میں سے اکثر کا تعلق اُس کے سائلین کے مطلوبہ دشمنوں کو دل وجگر اور ہیضہ جیسے امراض میں مبتلا کر کے موت کے گھاٹ اتار دینے والے عملیات سے ہوتا۔ قارئینِ کرام۔ اس قدر تفصیل کے بیان کرنے سے مراد یہ بیان کرنا ہے کہ سحر وجادوئی اثرات کا دائرہ عمل اس قدر وسیع ہے کہ شاید ہی انسانی زندگی سے متعلقہ جملہ قسم کے موضوعات اور ہر قسم کے حالات وواقعات میں سے کوئی ایک موضوع سحر وجادو کی منحوس قوتوں کی دست وبرد سے محفوظ ہو۔

اس وقت ہم جس موضوع کو مختصراً بیان کرنا چاہتے ہیں اس کا تعلق جسمانی اور روحانی قسم کے امراض وعوارضات سے ہے۔ ہم علمائے علم وفن کی تحقیقات کے مطابق حاصل ہونے والے نتائج کی روشنی میں یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ایسی پیچیدہ قسم کی بیماریاں جو جسمانی طور پر ہوں یا ظاہری طور پر روحانی امراض کے ضمن میں آتی ہوں ان میں سے اکثر کا سبب سحر وجادو کے اثرات ہوتے ہیں۔ اس میں جسمانی یا روحانی قسم کی کوئی خصوصی یا امتیازی حیثیت متعین نہیں کی جا سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ماہر وکامل طبیب اور عاملِ روحانی جسمانی دونوں قسم کی بیماریوں کا علاج کرتے ہوئے تشخیص کو ترجیح دیتا ہے اور تشخیص کی بنیاد پر حاصل ہونے والی معلومات کے نتیجہ میں اس کے سامنے جو حقیقتِ حال واضح ہوتی ہے اس کے مطابق وہ علاج معالجہ تجویز کرتا ہے۔ غالباً یہی ایک وجہ ہے کہ ماہرین حضرات کے ہاتھوں شفایاب ہونے والے مریضوں کی تعداد ہسپتالوں سے سیکڑوں کی تعداد میں روزانہ موت کا پیالہ پی کر نکلنے والوں سے زیادہ ہوتی ہے۔

ہمارا مقصود اس سے جدید طریقہ علاج پر کوئی تنقید نہیں کرنا ہے بلکہ صرف

یہ واضح کرنا ہے کہ جسمانی و رُوحانی امراض کی اُن کی نوعیت کے اعتبار سے جداگانہ تشخیص کے نہ ہونے کے سبب اکثر مریض غلط علاج معالجہ کے ذریعے وقت سے بہت پہلے ہی لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔ جسمانی و رُوحانی امراض کے ماہرین حضرات جب بھی کسی مریض کا علاج کرنا چاہتے ہیں تو علاج سے قبل اپنے علم و عمل کے ذریعے اپنے زیرِ علاج مریض کی سب سے پہلے تشخیص کرتے ہیں اور تشخیص کے مرحلہ کے بعد دوسرے مرحلہ کے طور پر اس کے لیئے جو جسمانی یا رُوحانی ادویات و عملیات تجویز کرتے ہیں تو وہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے مریض کی صحت و شفا یابی کی علامت بن جاتا ہے۔

آپ ہیضہ جیسے ہی مہلک و پریشان کن عارضہ کو لے لیجیئے ذراسی بے احتیاطی اور کوتاہی سرزد ہوجانے تو ایسے مریض کا جانبر ہوجانا انتہائی مشکل ہوجاتا ہے دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ ہیضہ میں مبتلا مریض خوش بخت اور بلند اقبال ہو تو موت کے پنجہ سے پنجہ آزمائی کے بعد نئی زندگی حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ جبکہ اکثر حالتوں میں ایسا مریض داعیٔ اجل کو لبیک کہہ جاتا ہے۔ یہ کوئی نامناسب نہیں ہے کہ اس قسم کے موت و حیات کی کشمکش میں مبتلاء مریضوں کے علاج سے قبل ان کی جان بچانے کے لیئے پہلے ان کی تکلیف کا صحیح طور پر سبب معلوم کر کے درست علاج تجویز کر لیا جائے تو یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ پھر انتہائی بُری حالت کا شکار مریض بھی خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے رُوبصحت ہوسکتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ایسا کر لینے میں کوئی مضائقہ بھی نہیں ہے کیونکہ مقصد کسی جاں بلب مریض کی جان بچانا ہے۔ اپنے اپنے طریقہ ہائے علاج کی نمود کرنا نہیں ہے۔ ایسی نمود کہ جس میں مریض شفایاب ہونے کی بجائے موت کے گھاٹ اتر جائے۔

حکیم ارسطاطالیس کتاب الحکمت میں رقمطراز ہے کہ ایک طبیب کے لیئے رُوحانی قوتوں کا ماہر ہونا طبی حقائق کو سمجھنے کی نسبت زیادہ ضروری ہے کیونکہ امراض کی تشخیص کا دارومدار طبیب کی ماہرانہ صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ اس کے قلب و ذہن پر القا ہونے والے رُوحانی کشف پر مبنی ہے اور رُوحانی کشف و معلومات کے لیئے تائیدِ ایزدی کا حاصل ہونا بہر صورت ضروری ہوتا ہے کیونکہ امراض کا پیدا

کنندہ بھی وہی ہے اور شفاء دہندہ بھی وہی ہے۔ اس سلسلہ میں صاحب کتاب الحکمت نے جسمانی قسم کے مختلف عوارضات کے لیئے ان کے طبی علاج کے ساتھ ساتھ رُوحانی علاج کے طریقے بھی قلمبند کیئے ہیں۔ ذیل میں ہم قارئین فیوض طلسمات کے لیئے کتاب الحکمت سے چند ایک امراض کے لیئے حکیم کے تحریر کردہ طریقہ معالجات کو بطورِ نمونہ نقل کر رہے ہیں۔

حکیم موصوف ہیضہ کے علاج کے سلسلہ میں تحریر کرتے ہیں کہ اگر آپ کے پاس ہیضہ کا کوئی مریض آئے تو اس کے علاج سے قبل تشخیص کے لیئے سب سے پہلے اس مریض یا اُس کے لواحقین سے دریافت کیجیئے کہ مریض پر ہیضہ کا حملہ کس دن ہوا اور جس دن ہوا اُس دن کا کونسا پہر تھا۔ اب آپ اگر علم النجوم میں دسترس رکھتے ہیں تو معلوم کیجیئے کہ جس دن مریض پر ہیضہ کا حملہ ہوا اُس دن کا حاکم ستارہ اور اس کا متعلقہ بُرج کونسا تھا اور اس دن کے جس پہر میں وہ شخص مریض ہوا۔ اس ساعت کا کس ستارہ سے تعلق تھا۔ مرض کے متعلقہ دن اور متعلقہ ساعت کے سیارگان کی رفتار کو زائچہ میں ملاحظہ کرتے ہوئے تشخیص کریں کہ لگن میں وقت کے مطابق اوضاعِ فلکی کی حیثیت کیا ہے۔ اگر اوضاعِ فلکیہ کی حیثیت اور ان کی رفتار سریع السیر ہو تو آپ کی تشخیص یہ ہوگی کہ ہیضہ کا مریض قدرتی و جسمانی طور پر ہیضہ کے حملہ کا شکار ہوا ہے۔ اگر زائچہ میں سیارگان کی رفتار اپنی چال کے اعتبار سے بطئی السیر دکھائی دیتی ہے تو آپ کے لیئے یہ تشخیص کرنا آسان ہوجائے گا کہ ہیضہ کا مریض قدرتی و جسمانی طور پر نہیں بلکہ یقینی طور پر سحری و جادوئی اثرات کے زیرِ اثر ہیضہ میں مبتلا ہوا ہے اس سلسلے میں حکیم نے جو تفصیل بیان کی ہے اسے مجملاً بھی بیان کیا جائے تو اس کے لیئے تشخیص بالنجوم کے نام سے ایک علیحدہ کتاب کے تحریر کرنے کی ضرورت ہوگی۔ ذیل میں ہم ہفتہ کے دنوں کے متعلقہ سیارگان اور ان کی ساعتوں کی رفتار کے اوضاعِ فلکیہ کا ایک چارٹ ترتیب دیئے دیتے ہیں جس سے اربابِ علم و فن اپنی ضروریات کے لیئے استفادہ کر سکیں گے۔

نقشہ رفتارِ سیارگان اور ساعات شب و روزِ ہفتہ

نام دن اور رات	پہلی ساعت	دوسری	تیسری	چوتھی	پانچویں	چھٹی	ساتویں	آٹھویں	نویں	دسویں	گیارہویں	بارہویں
روز شنبہ	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ
رات یکشنبہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ
روز یکشنبہ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل
رات دوشنبہ	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد
روز دوشنبہ	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس
رات سہ شنبہ	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری
روز سہ شنبہ	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
رات چہار شنبہ	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ
روز چہار شنبہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ
رات پنجشنبہ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل
روز پنجشنبہ	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد
رات جمعہ	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس
روز جمعہ	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری
رات شنبہ	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر

حکیم ارسطاطالیس کے ترتیب کردہ طریقۂ تشخیص و علاج کے مطابق محولہ بالا چارٹ سے مریض کے مرض کا دن اور اس دن کی ساعت دیکھ کر دونوں کی حرکات کو معلوم کر لیا جائے۔ جس کے لیے ان کا سریع آلسیر اور بطئ السیر ہونا آپ تقویمات سے بھی بآسانی معلوم کر سکتے ہیں۔

- اگر دن زحل کا ہو تو اس دن کے لیے مرض کو شفا دینے والی ادویات عود، رال اور گوگل کو تجویز کیا گیا ہے۔ مرض کوئی ہو مریض جو بھی ہو آپ ہر سہ ادویات کو بھی

طریقہ کے مطابق ترتیب دے کر اس دن کی ساعت کے سیارہ کی متعلقہ عبارت کے فتیلہ کے ساتھ تجویز کر دیں۔ فتیلہ کو بطور دخنہ جلائیں اور ادویات کو مناسب بدرقہ کے ہمراہ استعمال کرائیں تو یقینی طور پر شفا ہو گی۔

- اگر شمس کا دن ہو تو اس کی متعلقہ ادویات عود، صندل، زعفران اور لوبان ہوں گی۔ جن کا استعمال اس دن کی متعلقہ ساعت کے سیارہ کے کلمات و حروف سے ترتیب دیئے ہوئے فتیلہ کے ساتھ بطور علاج تجویز کرنا شفا بخش ثابت ہوتا ہے۔
- مشتری کا دن ہو تو اس دن کی متعلقہ ادویات ساعت کے فتیلہ کے ساتھ صندل سرخ، لوبان، تیز پات اور جائفل کا مرکب ہیں۔
- قمر کا دن ہو تو اس کی متعلقہ ادویات کافور، عطر، لوبان اور خشخاش ہیں۔ دن کی متعلقہ ساعت کے فتیلہ کے ساتھ اُس دن کے مریض کا علاج کرنا بفضلہٖ تعالیٰ اسے شفا کی نعمت سے مالا مال کرتا ہے۔
- عطارد کا دن ہو تو اس کی متعلقہ ادویات عود، عنبر اور لوبان سے ترتیب ہیں۔ متعلقہ دن کی ساعت کے ستارہ کا فتیلہ اور مذکورہ بالا ادویات کا استعمال مریض کی جلد تر صحت کا ضامن ثابت ہوتا ہے۔
- زہرہ کا دن ہو تو اس کے لیے تنگر تری، درونج عقربی، فلفل سیاہ اور مجیٹھ جیسی ادویات کو ترتیب دے کر اس دن کی متعلقہ ساعت کے ستارہ کے فتیلہ کے ساتھ بطور جسمانی و روحانی علاج کے استعمال کرانا شفا بخش اثرات کو پیدا کرتا ہے۔
- مریخ کے دن کے لیے عود، اقرقرحا، جادوار اور مشک پر مشتمل نسخہ کو متعلقہ دن کی ساعت کے ستارہ کے فتیلہ کے ہمراہ مریض کے علاج کے لیے تجویز کرنا مفید ثابت ہوتا ہے۔

یاد رہے دن اور ان کی متعلقہ ساعتیں، رات اور دن دونوں کے لیے برابر تسلیم کی جاتی ہیں۔ اس نظریہ سے کسی کو بھی اختلاف ہو سکتا ہے لیکن ہمارا مقصد اختلافات پیدا کر کے ان کے جوابات پر تبصرہ آرائی کرنا نہیں ہے بلکہ

حکیم ارسطاطالیس کے اختیار کردہ طریقہ کو بیان کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ہر
طریقہ پر رائے زنی بھی کی جا سکتی ہے اور فنی اعتراضات بھی پیدا کیے جا
سکتے ہیں۔ چونکہ یہ موضوع بحث اس سلسلہ کی تفصیل کا بیان کرنا نہیں ہے
اس لیئے ہم اس طرف سے پہلو تہی کرتے ہوئے ذیل میں ارباب علم
وفن کے لیئے سیارگان سبعہ کی متعلقہ اُن عبارات کو مختصراً درج کر
رہے ہیں جن سے تشخیص وعلاج کے مراحل میں مدد لی جاتی ہے۔

زحل: زَلَامَا رَهُوْ لَا ئِيْلُ اَحْرَا عُمُوْا اَرْ طَائِيْلُ۔
شمس: شَوْهَيَا هَرْ مَالَاگ طَحَوْ اِنْيَا شَمَا طَا قِيْلُ۔
مشتری: مَحْرَ اَئِيْلُ بَحَا هَنَا طَلْ يَطَا قِيْلُ وَخَلَا حَنُوْقَكُ۔
قمر: قَيَا شَامَلْ شَوْهَرَا طَئِيْلُ شَوْقَيْلُ شَوَا طَوْ۔
عطارد: عَوْرَيَا قِيْلُ عَدْ طَرْ طَمَاهَلُ عَوْ عَيَا مَتْشُ۔
زہرہ: زَمْطَا قَيْلُ زَرَاتَرْ رَرَوشِ رَرْقُتَا قَرْ هَيَا اَوْ۔
مریخ: قَرْ قَادَا ئِيْلُ هَوْهَشَا مَرْقَدْ مَيَا طَلْ هَلَا هَبَا يُوْ۔

ترکیب عمل وعلاج کے مطابق حکیم کی اختیار کردہ ترجیحات کی بنیاد پر متذکرہ
الصدر طریقہ تشخیص وعلاج ہر قسم کی جسمانی و رُوحانی امراض اور پریشانیوں کے لیئے
تجویز واختیار کیا جا سکتا ہے۔ یاد رہے کہ ہم صرف ہیضہ کے علاج کے سلسلہ میں
بطور نمونہ اس عمل وعلاج کو تحریر کر رہے ہیں لیکن یہ طریقہ عمل وعلاج ہیضہ سمیت
جملہ قسم کے عوارضات کے علاج اور حالات کے لیئے بھی عمومی طور پر مفید و مؤثر
مانا گیا ہے۔ اس لیئے ہم اس سلسلے کی زیادہ تفصیل سے اجتناب کرتے ہوئے
مختصراً اُن لوگوں کے لیئے جو زائچہ سازی سے نابلد ہیں اُن کی آسانی کے لیئے تشخیص
وعلاج کے مرحلہ کو آسان ترین بنانے کے لیئے بالکل آسان ترین لفظوں میں عرض
کرنا چاہتے ہیں کہ ایک مریض اگر زحل کے دن زحل، مریخ یا شمس کی ساعت میں
تشخیص وعلاج کے لیئے آتا ہے تو آپ زائچہ کشید کرنے یا اوضاع فلکیہ کی
رفتار معلوم کرنے کی بجائے اگر یہ حکم لگا دیتے ہیں کہ مریض کا مرض غیر قدرتی ہے یعنی
جادو اور سحر کے زیر اثر ہے تو آپ کی تشخیص صحیح ترین تشخیص ہے۔

اگر دن شمس کا ہو تو زہرہ، عطارد اور قمر کی ساعات میں آنے والے
مریض کی تشخیص زہر خورانی اور خفیہ طریقہ سے کھانی پلائی جانے والی ادویات
سے پیدا ہونے والی تکالیف کو تجویز کیا جائے۔ تو یہ درست ہوگا۔ اسی دن کی متعلقہ
باقی ساعات میں آنے والے احباب کی امراض کی تشخیص آسیبی و جناتی غلبہ کے زیر اثر
کی جا سکتی ہے اور یہ تشخیص اس دن اور اُس کی متعلقہ ساعات کے اعتبار سے صحیح
تسلیم کی جاتی ہے۔

مشتری کے دن مریخ، شمس یا زہرہ کی ساعات میں آنے والے مریض
حضرات کی تشخیص سحر و جادو کے زیر اثر پیدا ہونے والے عوارضات کو بیان
کیا جاتا ہے۔ جبکہ اسی دن باقی ساعات میں آنے والے حضرات کے لیئے اُن کے
متعلقہ اُمور کو قدرتی طور پر تشخیص کیا جاتا ہے۔

قمر کے دن زحل، مشتری یا مریخ کی ساعات میں سوال کیا جائے تو سحر و جادو کو
تشخیص کیا جا سکتا ہے۔ اس دن کی باقی ساعات میں آنے والے احباب کو قدرتی اثرات
کے زیر اثر تشخیص کیا جاتا ہے۔

اگر دن **عطارد** کا ہو اور ساعت قمر، زحل یا مشتری کی ہو تو اُس دن ان ساعات
میں آنے والے مریض کے لیئے تشخیص کیا جائے کہ اس کا مرض جسمانی اور قدرتی ہے
تو یہ تشخیص فی الحقیقت صحیح ترین تشخیص ہوگی۔ عطارد کے دن مذکورہ بالا ساعات
کے علاوہ دیگر ساعات میں آنے والے سائلین اور مریض حضرات کے حالات کی تشخیص
سحر و جادو کے اثرات کے زیر اثر کی جاتے تو یہ کامل تشخیص ہوگی۔

زہرہ کا دن ہو اور مریض عطارد، قمر یا زحل کی کسی ساعات میں تشخیص کے لیئے
آئے تو جادو اور سحر تشخیص کیجیئے گا۔ اسی دن کی متعلقہ دیگر ساعات میں آنے والے
حضرات کے لیئے جناتی و آسیبی اثرات کو تشخیص کریں گے تو صحیح تر ہوگا۔

مریخ کے دن شمس، زہرہ اور عطارد کی ساعات میں آنے والے مریضوں اور
حاجت مندوں کے لیئے ان کے عوارضات اور پریشانیوں کی بنیاد جادو و سحر کو بیان
کیا جا سکتا ہے۔ اسی دن کی باقی ساعات میں آنے والے حضرات کے لیئے قدرتی
اثرات کو ان کی پریشانیوں اور بیماریوں کی بنیاد قرار دیا جائے تو یہ تحقیق شدہ اور

تسلیم کردہ صحیح ترین تشخیص وتجویز ہوگی ۔

ادویات کے سلسلہ میں ضروری ہدایات

یاد رہے کہ سیّارگان سبعہ کے متعلقہ جن ادویات کو تحریر کیا گیا ہے ان میں سے بعض ادویات ایسی ہیں جن کو ماکولات کے ذریعے اور بعض ایسی ہیں جن کو مشروبات کے ذریعے مناسب طریقہ پر ترتیب دے کر استعمال کرایا جاتا ہے. ادویات کو ان کے مصلح اجزا کے ساتھ ملا کر کسی مریض کے لیئے تیار کر کے دینا ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے اس لیئے احتیاط و انتباہ کے طور پر تحریر کیا جاتا ہے کہ ادویاتی نسخہ جات کو استعمال کرتا ہو تو اس کے لیئے کسی ماہر و حاذق طبیب سے مشورہ ضرور کر لیجئے گا ۔ جہاں تک ہماری ذمہ داری کا تعلق ہے ہم یہ ضروری خیال کرتے ہیں کہ اپنے مبلغ علم کے مطابق مذکورہ بالا ادویاتی اجزا پر مشتمل نسخہ جات کو ان کے اصلاح کنندہ اجزا کے ساتھ تراکیب دے کر درج ذیل کر دیں تاکہ اس سلسلہ کی دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لیئے آسانی رہے ۔
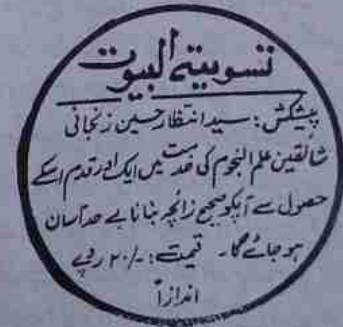
سیّارگانِ سبعہ کے متعلقہ منتخب نسخہ جات اور انکی مختصر تفصیل

۱۔ برائے زحل :

علمائے مخفیات و روحانیات نے زحل کے دن کی متعلقہ امراض اور زحل کے زیرِ اثر پیدا ہونے والے عوارضات کے روحانی علاج کے لیئے نباتاتی اجزاء و عناصر پر مشتمل جو نسخہ ترتیب دیا ہے اس کے مطابق زحل کا تعلق عود ۔ رال سفید اور گوگل سے ہے ۔ اس نسخہ کی ترکیب کا ایک طریقہ جسے ہم اوپر بیان کر چکے ہیں وہ اس طرح پر ہے کہ ان ادویات کو کوٹ پیس کر ان کا سفوف بنائیں ۔ اور اس سفوف کو زحل کے متعلقہ طلسم کے ساتھ ترکیب دے کر مریض کو اس کی دھونی دیں تو وہ خدا کے فضل و کرم سے شفایاب ہو جائے گا ۔ یہ تو روحانی طریق علاج تھا ۔ ادویات کی فنی ترکیب کے مطابق اس نسخہ کو ترتیب دیا جائے تو اس کی طبی صورت اس کے متعلقہ مصلح اجزاء کے ساتھ یوں بنے گی ۔

نسخہ : عود ۔ تمر ہندی ۔ رال سفید ۔ مومیائی ۔ گوگل ۔ زیت و خشخاش ۔

ترکیب استعمال کے مطابق روغن زیت و خشخاش کے علاوہ باقی ادویات کو ہموزن لے کر کوٹ پیس کر خوب باریک کر ڈالیں اور جو سفوف تیار ہو اس میں روغن زیت و خشخاش اس قدر ملائیں کہ ادویات کی خشکی ختم ہو جا اور وہ روغنیات سے تر بتر ہو جائیں ۔ اس عمل کے بعد اس مخلوط میں شہد حسب ضرورت شامل کر کے معجون سی بنا لیں اور کسی شیشے کے برتن میں بغرض استعمال کر رکھ چھوڑیں ۔ زحل کے عوارضات اعصاب و عضلات کی کوتاہی ۔ فالج و لقوہ اور

جوڑوں کے درد وغیرہ ہیں۔ ان تکالیف کے ازالہ کے لیئے مذکورہ بالا معجون انتہائی زُود اثر اور شفا بخش ثابت ہوتا ہے۔ اس معجون کو ہر چار گھنٹے بعد دو چمچ چائے کے برابر دن میں تین مرتبہ گرم دُودھ یا چائے کے ہمراہ استعمال کرائیں۔ پندرہ روزہ استعمال سے فالج و لقوہ اور جوڑوں کے درد کو بیخ و بُن سے اکھاڑ کر رکھ دیتا ہے۔

۲۔ برائے شمس:

شمس کے دن کی متعلقہ ادویات عود۔ صندل۔ زعفران اور لوبان تجویز کی گئی ہیں۔ علمائے رُوحانیات فرماتے ہیں کہ شمس کے دن جس قدر بھی امراض وعوارضات پیدا ہوتے ہیں ان کا تعلق زیادہ تر دموی حرارت سے جنم لینے والی بیماریاں ہی ہوتی ہیں۔ چنانچہ خون میں حرارت طبعی کے بڑھ جانے کے سبب خون کا دباؤ (بلڈ پریشر) خون کے خراب ہو جانے کی بنا پر خشک و تر خارش اور دیگر جلدی امراض مستورات میں اعضائے مخصوصہ کی پیچیدگیاں ورم رحم، سوزش رحم، سیلان و لیکوریا، اٹھرا اور عقر کا پیدا ہو جانا ہیں بنیادی طور پر الصدد امراض وعوارضات اور ان جیسی دوسری تمام ایسی بیماریاں جو خون میں غیر طبعی حرارت کے پیدا ہو جانے کے سبب جنم لیتی ہیں ان تمام تر امراض کا مؤثر علاج رُوحانی ماہرین کے نزدیک دو طرح پر تجویز کیا گیا ہے۔ پہلے علاج کا تعلق رُوحانی علاج سے ہے جس کے مطابق مذکورہ ادویات کو پیس کر شمس کے طلسم کے ساتھ دھوپ کے طور پر مریض کو اس دخنہ سے حرارت پہنچائی جاتی ہے جس کے سبب مریض تسکین پاتا ہے۔ طبی اصولوں کے مطابق اس مرکب دخنہ کی متعلقہ ادویات کو ان کے ساتھ ملا دیا جائے تو ذیل کا نسخہ ترکیب پاجاتا ہے۔

نسخہ: عود۔ فلفل گرد۔ صندل۔ اسطوخودوس۔ ثعلب دانہ۔ زعفران۔ بہدانہ۔ لوبان۔ تخم ریحان۔

مندرجہ ادویات کو باریک کر کے برابر وزن قند سفید ملا کر سفوف کو چینی کے برتن میں ڈال کر محفوظ رکھیں۔ صبح و شام ایک ایک چمچ چائے کے وزن سے

سفوف دودھ یا کسی شربت کے ہمراہ استعمال کیا جائے تو بلڈ پریشر جیسے خطرناک اور موذی مرض کے لیئے حیرت انگیز طور پر مؤثر و مفید ثابت ہوتا ہے ایسے ہی مستورات کی پوشیدہ و پیچیدہ امراض خصوصاً ورم رحم۔ سوزش رحم۔ لیکوریا وغیرہ کے لیئے بھی از بس مفید ثابت ہوتا ہے۔ جسے سفوف حیات بخش کا نام دیا جاسکتا ہے۔ خون میں پیدا ہونے والے کینسر کے لیئے بھی (بلڈ کینسر) اکسیر صفت دوائی ہے۔ عقر جس میں عورت اولاد جننے کے قابل نہیں رہ جاتی اس کے لیئے بھی یہ سفوف کامل نو ماہ تک استعمال کرایا جائے تو خدا کے فضل وکرم سے وہ عقر جیسی لاعلاج تکلیف و مرض سے نجات پا جائے۔ ارباب علم و فن فرماتے ہیں کہ اگر اس نسخہ کو شمس کے دن شمس کی ساعت میں ہی تیار کیا جائے اور شمس کی متعلقہ ساعت میں ہی مریض کو کھلانے کے لیئے اسے روزانہ کے شمسی اوقات کا چارٹ تیار کر کے دے دیا جائے جس کے مطابق وہ اس سفوف کا استعمال جاری رکھے تو خدا کے فضل وکرم سے ایک ہفتہ میں ہی صحت یاب ہو جائے۔ یاد رہے کہ یہ نسخہ و علاج صرف شمسی امراض کے لیئے مفید و کارگر ہے۔

۳۔ برائے مشتری:

مشتری کے روز کی متعلقہ امراض کے علاج کے لیئے صندل سرخ۔ لوبان تیزپات اور جائفل پر مشتمل ادویات کو بیان کیا جاتا ہے۔ علمائے طلسمات و رُوحانیات فرماتے ہیں کہ مشتری کے متعلقہ لوگ مشتری کے متعلقہ امراض و عوارضات کا ہی شکار رہتے ہیں۔ مشتری سے معدہ و جگر کی امراض کو منسوب کیا جاتا ہے۔ جیسے معدہ میں گرمی و خشکی کا پیدا ہو جانا۔ ریح فاسد کا اجتماع و تیزابیت۔ معدہ میں سُدوں کا اکٹھا ہو جانا۔ نظام ہضم میں خلل کا واقع ہونا جگر کی غیر طبعی حرارت کا بڑھ جانا۔ جگر کی گرمی وغیرہ اس سلسلے کی معروف اور کثیر الوقوع امراض ہیں۔ علاج کے اختیار کردہ پہلے طریق کار کا اصول یہ ہے کہ مذکورہ بالا ادویات کا سفوف بنا کر اس سفوف کو مشتری کے طلسم

ہی مردانہ صلاحیتوں کا مالک ہوجاتا ہے اور اس کے تن بدن سے ہر قسم کی کمزوری نکل جاتی ہے۔ اس سلسلے کے علاج کا دوسرا طبی طریقہ اس طرح پر ہے کہ ان ادویات کو ان کے مصلح اجزاء کے ساتھ جس طرح پر ترتیب دیا گیا ہے اس نسخہ کا استعمال بھی جسمانی علاج کے طور پر اس مرض کے لیئے کافی وشافی مانا جاتا ہے۔ نسخہ درج ذیل ہے۔

نسخہ: عود۔ لونگ۔ عنبر۔ زعفران۔ لوبان۔ مشک یعنی کستوری۔

اس نسخہ کی تیاری کا عمل یوں ہے کہ تمام ادویات کو برابر برابر وزن لیں اور خوب باریک پیس کر جو سفوف تیار ہو اس میں بیضۂ مرغ کی زردی حسب ضرورت شامل کر کے خوب کوٹ کر حبوب بقدر نخود بنائیں۔ مردانہ کمزوری کا مریض صبح و شام ہر کھانے کے بعد دودھ کے ہمراہ ایک ایک گولی استعمال کرے اور کوئی دو ہفتہ تک اس علاج کو جاری رکھے تو خدا کے فضل و کرم سے جملہ قسم کی جنسی کمزوری سے نجات پا جائے۔ یاد رہے کہ اس علاج کا عطارد کے دن سے عطارد کی ساعت میں شروع کرنا یقیناً کامیابی اور شفا بخشی کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔

۰۶۔ برائے زہرہ:

زہرہ کے دن کی امراض کا تعلق انسان کے جسم میں متعلقہ پیچیدہ اور خوفناک امراض سے بیان کیا جاتا ہے۔ ماہرین فن فرماتے ہیں کہ دل کی جملہ امراض کے پیدا ہونے کا دن زہرہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ وہ دل کی امراض سے محفوظ ہو رہے تو اس کے لیئے ہر زہرہ کے دن اپنی استطاعت کے مطابق صدقہ و خیرات کرے۔ خدا کے فضل و کرم سے اس ہفتہ کے دوران زہرہ کی تکلیف یعنی دل کی امراض سے بچا رہے گا اور اگر وہ شخص اس عمل کو اپنا معمول بنا لے اور زندگی بھر زہرہ کے دن صدقات و خیرات کرتا رہے اور جیتے جی دل کی امراض سے محفوظ رہے گا۔ زہرہ کے دن کی ادویات شکر تری، درونج عقربی، فلفل سیاہ اور مجیٹھ ہیں۔ ان ادویات کا سفوف بنا کر زہرہ کے طلسم کے ساتھ دل کے مریض کو اس کی دھونی دینا دل کے عارضہ سے نجات دلانے کا موجب

بنتا ہے۔ ان ادویات کے مصلح اجزاء کو ان کے ساتھ شامل کر کے جو نسخہ ترتیب دیا گیا ہے وہ یوں ہے۔

نسخہ: شکر تری۔ جدوار۔ درونج عقربی۔ میعہ سائلہ۔ فلفل سیاہ۔ اسپند یعنی حرمل۔ مجیٹھ۔ کچور۔

ان ادویات کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ تمام ادویات کو نیز قسم کے مرکہ انگوری میں کوٹ کر سفوف بنا کر خوب گوندھیں اور جو مواد تیار ہو اسے بادام روغن سے چرب کر لیں پھر اس مواد میں شہد شامل کر کے کوکنار کے برابر گولیاں بنا لیں۔ صبح و دوپہر شام دن میں تین مرتبہ ایک ایک گولی کھائی جائے تو دل کے ہر قسم کے عارضہ سے نجات مل جاتی ہے۔ یاد رہے کہ یہ نسخہ جن اجزاء و ادویات کا مجموعہ ہے۔ بلاشبہ ان ادویات و اجزاء کا تعلق دل کی امراض و عوارضات کو جڑ سے اکھاڑ دینے والی تاثیرات سے ہے۔ ماہرین یا حضرات بنائیں گے آزمائیں گے تو بہر حال حقیر کو دعائے خیر سے یاد کریں گے۔

۰۷۔ برائے مریخ:

مریخ کے دن کے لیئے عود۔ قرنفل۔ جوزبوا اور مشک کو اس دن کے عوارض کے دفعیہ کے لیئے پر اثر ادویات کے طور پر تجریہ کیا گیا ہے۔ ان ادویات کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ ان سب کو باریک پیس کر مریخ کے طلسم کے تعویذ کے ہمراہ کوئلوں پر جلائیں اور اس کی دھونی مریخی امراض کے شکار مریض کو دیں تو خدا کے فضل و کرم سے شفایاب ہوجائے۔ مریخ کے دن کی امراض کا تعلق امراض چشم، ارمد، سرخی چشم، ناخونہ، پڑبال، رشب کوری وغیرہ سے ہے۔ ان امراض سے شفایابی حاصل کرنے کا دوسرا طریقہ ہے کہ ان ادویات کے مصلح اجزاء پر مشتمل نسخہ سے علاج کیا جائے۔ نسخہ یہ ہے۔

نسخہ: عود۔ زبدالبحر۔ قرنفل۔ دارچینی۔ جوزبوا۔ الائچی خورد۔ مشک۔ رال سفید۔

اس نسخہ کی تیاری کا عمل یوں ہے کہ تمام ادویات کو صاف کر کے

سنگ سماق میں ڈال کر خوب کھرل کریں اور غبار کی مثل بنالیں۔ اس سفوف کو بطور سرمہ استعمال کریں اور رات سوتے وقت اس سفوف میں شہد شامل کر کے دونوں کنپٹیوں پر اس کا لیپ بھی کر دیا کریں۔ سات روزہ استعمال آنکھ کو تقریباً اکثر امراض سے چھٹکارا دلانے کا سبب بن جاتا ہے۔ احقر العباد السید فیض احمد شاہ نقوی البخاری، ارباب علم وفن کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ میری آنکھوں میں پانی بہنے کا عارضہ تھا جو بعرصہ دس سال سے مجھے لاحق تھا۔ آخری علاج کے طور پر میں نے خدائے بزرگ و برتر کا نام لے کر اس نسخہ کو آزمایا تو دنوں میں ہی اس تکلیف دہ مرض سے نجات حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ اور پانی بہنے کا مدتوں پرانا عارضہ بالکل جاتا رہا۔ لاریب یہ عمل وعلاج ایک مؤثر ترین اور قابل اعتماد علاج ہے۔

قارئین کرام کی خدمت میں یہ عرض کیا جاتا ہے کہ ہمارا موضوع طلسماتی عملیات اوراد کے حقائق و دقائق کی تفصیل بیان کرنا ہے۔ طب یا امراض وعوارضات کا طبی علاج معالجہ بیان کرنا نہیں ہے۔ سیارگان سبعہ کے باب میں نسخہ جات کا ذکر اس سلسلے کی ایک عمومی ضرورت تھی جس کا بیان بہرحال اشد ضروری تھا طلسماتی علم وفن کے محققین حضرات اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ قدیم زمانے کے حکمائے نامدار اور اطبائے ذی وقار اپنے حکمت وطبابت کے پیشہ کے ساتھ ساتھ علم النجوم اور دیگر مخفی علوم وفنون سے بھی ایک تعلق رکھتے تھے۔ وہ اپنے پاس آنے والے سائلین اور دوسرے مریض لوگوں کے جسمانی وطبی علاج معالجہ سے قبل زائچہ بنانے اور نجوم کی مدد سے استخراج کر کے مریض کا نسخہ تجویز کرتے تھے۔ مریض کے مرض کی تشخیص کرتے وقت مرض کا مریض کے ستارہ سے تعلق پیدا کرنے اور سیارگان کی متعلقہ امراض کے لحاظ سے مریض کے مرض کو سیارگان کی تشخیصی تقسیم و ترتیب سے ملاحظہ کر کے اس کے لیئے ایسی ادویات واجزاء سے مرکب نسخہ بناتے جو طبی اور نجمی دونوں اعتبار سے مریض کے متعلقہ مرض کا روحانی وجسمانی علاج ہوتا۔ اس طرح یہ نسخہ ایک ایسا کامل تر

نسخہ بنتا جو مریض کے مرض کے قلع قمع کرنے کے لیئے کسی کراماتی علاج سے کم نہ ہوتا۔ جابر بن حیان مشہور کیمیائی ماہر وعالم اپنے رسالہ آثار النجوم میں تحریر کرتا ہے کہ میں نے مخفی علوم وفنون پر مشتمل کتب متداولہ میں امراض کے طبی ونجمی طریقہ جات کا مطالعہ کیا تو ابتدائی طور پر یہ بات میری سمجھ سے بالا تر رہی کہ طبی ادویات کا سیارگان سے کیا تعلق و رابطہ ہے لیکن بعد میں چل کر جب مجھے معالجات کے لیئے تجرباتی میدان میں اترنا پڑا تو اس وقت طبی ونجمی تشخیص اور مشترکہ علاج کے فوائد میرے سامنے تھے۔ جو حیرت انگیز اور سریع الاثر بمنزلہ اکسیر ثابت ہو رہے تھے۔ جابر بن حیان رقمطراز ہے کہ سر درد کا ایک مریض میرے پاس بغرض علاج آیا میں اس کا طبی طریقے پر علاج کرتا رہا۔ مگر تین ماہ تک کے مسلسل علاج کے باوجود جب اُسے صحت نہ ہوسکی تو لاچار ہوکر میں نے اس شخص کا ستارہ اور اس کے ستارہ کے متعلقہ اجزاء پر مشتمل ایک نسخہ ترتیب دیا۔ نسخہ بنایا اور اسے مریض کے آخری علاج کے طور پر تجویز کرتے ہوئے اس مریض پر واضح کر دیا کہ یہ دوا اس کے آخری علاج کے طور پر دی جا رہی ہے اور یہ کہ اب میرے (جابر) پاس اس کا کوئی اور علاج موجود نہیں ہے۔ جابر بن حیان تحریر فرماتے ہیں کہ طبی ونجمی طور پر تیار کردہ نسخہ اس قدر مفید و کامیاب ثابت ہوا کہ علاج کے پہلے ہی روز مریض کا سالہا سال پر سر درد کافور ہوگیا۔ اور وہ حیرت انگیز طور پر شفایاب ہوگیا۔ موصوف لکھتے ہیں کہ میرے شفا بخش معالجات کی شہرت کا راز اسی میں ہی مضمر ہے کہ میں ہر مریض کا نسخہ تجویز کرتے وقت طبی ادویات واجزاء کو متعلقہ مریض کے ستارہ سے منسوب ادویات کے ساتھ ملا کر تیار کرتا اور ہر دو طریقہ جات کو اپنے سامنے رکھتا ہوں۔ جابر بن حیان پر ہی اکتفا نہیں کی جاسکتی مخفی علوم وفنون کی تاریخ شاہد و ناطق ہے کہ اس دور کے ماہرین فن اور اطبا و حضرات طب ونجوم کو لازم وملزوم سمجھتے تھے۔ اس سلسلے کی زیادہ تفصیل سے اجتناب کرتے ہوئے آخر میں ہم یہ واضح کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ طب ایک باقاعدہ اور علیحدہ علم وفن ہے۔ جبکہ نجوم کا علم وفن اپنی ایک علیحدہ حیثیت رکھتا ہے۔ طب اپنے معالجات کے لیئے

نجوم کا محتاج نہیں ہے اور نہ ہی علم نجوم اپنے باب میں طب کا محتاج ہے۔ بلکہ دونوں علم وفن اپنی اپنی جداگانہ حیثیت کے حامل ہیں۔ اس حقیقت کے باوجود ایک واقعاتی حقیقت یہ بھی ہے کہ اگر کوئی ماہر و حاذق اپنے معالجات میں اثر آفرینی پیدا کرنے اور شفائی قوت کو زود اثر بنانے کے لیئے طب کو نجوم کی مدد سے اور نجوم کو بھی طریقے کے ساتھ استعمال میں لاتا ہے تو یہ ایک کامیاب طریق عمل و علاج ہے۔ جس کی بدولت وہ ماہر و حاذق یقینی طور پر نیک نامی حاصل کر سکے گا۔ کیونکہ اس کا معالجاتی طریق کار نہایت موزوں اور مناسب ہوتا ہے۔ اس کی تشخیص کامل اور صحیح ترین ہوتی ہے۔ اور اس کا علاج حیاتی اثرات کا حامل ثابت ہوتا ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ علمائے متقدمین و متاخرین نے بھی اس طریق کار کو اختیار کیا اور اپنے بعد آنے والی نسلوں کے لیئے بھی اس طریق علاج کو پسند کرتے ہوئے طب و نجوم کو تقابلی حیثیت سے تحریر فرمایا تاکہ ہر زمانے کا انسان ان کے تجرباتی معالجات سے مستفیض و مستفید ہو سکے۔ بنا بریں اس فن شریف کے شائقین حضرات کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے طور پر جب اس علم وفن سے کام لینے کا عزم کر لیں تو پھر ان کے لیئے یہ بات بہت حد تک سود مند ثابت ہوگی کہ وہ مختلف امراض کے علاج اور اہم قسم کے معاشی و معاشرتی مسائل کے حل کے لیئے اس فن کے متعلقہ دوسرے علوم و فنون سے بھی مدد لیا کریں۔ اس طریقہ کو اپنا کر وہ کامیابی کو جلد تر حاصل کر سکیں گے۔ اور اس طرح ان کے کامیاب معالجات اور مسائل کے سو فیصدی صحیح ترین مناسب حل پیش کرنے کا چاروں طرف چرچا ہو جائے گا اور یوں نیک نامی ان کے مقدر کا ایک حصہ بن جائے گی۔ تاہم یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ آپ ان علوم کے حقائق کو جاننے اور علم و عمل میں لانے کے لیئے باقاعدہ طور پر مخلصانہ کوششوں سے کام لیں اور علم وفن کی جزئیات و مبادیات سے شروع کر کے اس کے مکمل حقائق تک اس کے متعلقہ امور پر دسترس حاصل کرنے کے لیئے مسلسل ان کا مطالعہ و مشاہدہ کرتے رہیں۔ اس سلسلے میں فن کے علمی حقائق و دقائق کے ساتھ ساتھ اس کا عملی مشاہدہ بھی کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مبادیات

کا تعلق اسباق سے ہوتا ہے اور کسی علم وفن کے عظیم ترین حقائق اس کے عملی طور پر سرانجام دینے سے ہی سامنے آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک کامیاب عامل کے لیئے جن شرائط کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک اہم ترین شرط یہ ہے کہ عامل و ماہر کے لیئے ضروری ہے کہ وہ اپنے علم وفن کی ابتداء سے اس کے انتہا و حد تک کے اصول و قواعد کا عالم بھی ہو اور اس کے حقائق کو عمل و تجربے کے میزان پر تول بھی چکا ہو۔ چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ایک ماہر و کامل کے دعوی کی تصدیق اس کا عمل ہوتا ہے۔ عمل ہی زندگی ہے۔ عمل ہی کلید کامیابی ہے عمل سے ہی ہر شعبہ زندگی میں روز افزوں کامیابیاں حاصل کی جا سکتی ہیں اور عمل ہی تو ہے کہ آج کے مادی و ایٹمی دور کا انسان بھی جب پریشانیوں کے دلدل میں پھنس جاتا ہے تو اس وقت وہ مادی وسائل سے مایوس ہو کر روحانی امداد کا طلب گار بن جاتا ہے اور یہ چیز روحانیت کا طرۂ امتیاز ہے۔

سرطان (کینسر) کا معجزاتی رُوحانی علاج

عمل ۶

فیوضِ طلسمات کے لیئے سحر و جادو کے علاج کے حقائق پر مشتمل منتخب عملیات کو صدہا سال پرانی کتابوں سے یکجا کرنے کا سلسلہ جاری تھا کہ اُسی دوران حکیم حمورابی کے طلسماتی عملیات کا ایک مجموعہ بنام بیاضِ حمورابی اس حقیر کے ہاتھ لگا بیاضِ حمورابی صدری و اسراری قسم کے عملیات کا ایک عظیم الشان ذخیرہ ہے جسے حکیم موصوف کے خصوصی شاگرد انالیوشس نے حکیم سے تعلیم کے دوران حاصل ہونے والے عملیات کو ترتیب دے کر اور ان عملیات کو ایک خصوصی تشریح و تفسیر کے بعد بیاضِ حمورابی کے نام سے بکری کی کھال پر تحریر کر کے محفوظ کر لیا۔ بیاضِ حمورابی نامی یہ کتاب آج بھی المالوی کتب خانہ میں بڑے اہتمام کے ساتھ نوادرات میں شامل موجود و محفوظ ہے۔ بیاضِ حمورابی عراقی زبان پر مشتمل مرموز قسم کی جناتی تحریر ہے جسے پڑھنے اور پڑھ کر اس سے مطالب و نتائج اخذ کرنے کے لیئے ایک ماہرِ فن بھی محسوس کرتا ہے کہ مدعا و مقصود کے حصول کے لیئے محنتِ شاقہ اور اس علم و فن کے حقائق و دقائق کی اصطلاحات کا مکمل طور پر جاننا اشد ضروری ہے اور اس کے بغیر ان عظیم ملفوظات و مخطوطات سے کچھ حاصل ہونا ناممکنات سے ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ طلسماتی عملیات کے حقائق سے استفادہ کرنا تو ایک علیحدہ بات ہے۔ اس فن کے حقائق کا حقیقی مطالعہ ہی بجائے خود ایک بہت کامیابی ہے بیاضِ حمورابی، جس کے متعلق ہم مختصر تعارفی حقائق اوپر درج کر چکے ہیں اپنے موضوع کے اعتبار سے دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ جسمانی امراض کے رُوحانی علاج پر مشتمل ہے۔ دوسرا حصہ رُوحانی امراض کے رُوحانی علاج پر مشتمل ہے۔ دونوں حصوں میں اس اَمر کا بطورِ خاص اہتمام کیا گیا ہے کہ امراض اور

ان کے علاج کے ساتھ امراض و عوارضات کی تشریح اور علاج کا مفصل جائزہ بھی پوری طرح تفصیل کو بیان کر دیا گیا ہے۔ اس اعتبار سے بیاضِ حمورابی اپنے سلسلے کی سب سے پہلی منضبط کتاب ہے۔ جس میں عمل و علاج کو طلسماتی اصول و قواعد کی پابندی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ جبکہ اس موضوع پر ملنے والی اکثر و بیشتر کتابیں موضوعاتی اعتبار سے رطب و یابس کا مجموعہ تو ہیں لیکن تصنیفاتی اصول و قواعد سے یکسر بے نیاز دکھائی دیتی ہیں۔

ہمیں اس سلسلہ میں تنقید و تبصرہ کا اگرچہ کوئی حق نہیں ہے تاہم متقاضہ حقائق کے طور پر علمی موضوع کی چھان پھٹک کوئی قابلِ اعتراض بھی نہیں ہے۔ اس سلسلہ کی زیادہ تفصیل سے اجتناب کرتے ہوئے اپنے اصل موضوع کی طرف پلٹ آنا چاہتے ہیں۔ عرض یہ کیا جا رہا تھا کہ بیاضِ حمورابی طلسماتی عملیات کا ایک نفیس ترین مجموعہ ہے جس میں علمی و عملی ہر دو اعتبار سے تحریر کیے گئے اَوراد و عملیات باقاعدہ طور پر اس علم و فن کے اصول و قواعد کا ایک بہترین نمونہ ہیں۔ جس سے جہاں حمورابی جیسی عظیم المرتبت شخصیت کی علمی کوششوں کا اندازہ کیا جا سکتا ہے وہاں کتاب کی افادیت بھی واضح ہو جاتا ہے۔

حکیم موصوف نے جہاں جسمانی امراض کے باب میں سر سے پاؤں تک تمام قسم کے امراض کا بیان اور ان کا علاج تجویز کیا ہے وہاں جملہ قسم کے رُوحانی عوارضات و امراض کو بھی پوری وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے ان کے رُوحانی علاج کو بھی خصوصی اہتمام کے ساتھ قلمبند کیا ہے۔ سرطان یعنی کینسر جیسے جدید دور میں بھی ناقابلِ علاج قرار دیا جا رہا ہے۔ بیاضِ حمورابی میں اس موذی مرض کا بھی علاج بڑی شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اگرچہ جسمانی امراض کا علاج ہمارا موضوع نہیں ہے۔ تاہم ہم اپنے قارئین کی دلچسپی اور علمی معلومات میں اضافہ کے لیئے ذیل میں کینسر کے رُوحانی علاج پر مشتمل حکیم کا طریقہ علاج بطورِ مثال تحریر کر رہے ہیں جس سے یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اُس دور کے معالجات کی حقیقت کیا تھی۔

چنانچہ بیاضِ حمورابی میں مندرجہ کینسر کے علاج کے متعلق تحریر ہے کہ مذکی

دریا، چشمہ یا تالاب کا ایسا پانی جو کم و بیش رُبع صدی کی تاریخ رکھتا ہو۔ اس پانی میں بحکم خدا ایک خود رَو زرد بوٹی پیدا ہو جاتی ہے جسے سوسَن بوٹی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس بوٹی کی پہچان یہ ہے کہ یہ مچھر کی طرح قدرے بلند ہو کر پھیل جاتی ہے۔ اس کے پتے بیضوی شکل کے ہوتے ہیں۔ جڑ سبز رنگ سفید ہوتی ہے۔ شاخیں سفیدی مائل سبز رنگ کی ہوتی ہیں۔ یہ بوٹی پیدا ہونے کے بعد کم و بیش دس سال تک مسلسل زندہ و سرسبز رہتی ہے۔ اس بوٹی کی شاخوں اور پتوں سے زرد رنگ کا سفیدی مائل قدرے لیس دار دودھ نکلتا ہے۔ ترکیب علاج کے مطابق بیان کیا گیا ہے کہ جب طالع برج سرطان ہو اس طرح پر کہ وہ نحوست سے خالی اور قمر کے ساتھ نظر تربیع رکھتا ہو تو اس وقت اس بوٹی کو اکھاڑ لائیں اور سایہ میں خشک کر کے باریک پیس لیں۔ اس طرح جو سفوف تیار ہو اسے کسی شیشے کے برتن میں ڈال کر محفوظ رکھیں۔ کینسر کے مریض کو اس سفوف میں سے ایک ماشہ بھر سفوف صبح و شام پانی کے ہمراہ گیارہ یوم تک کھلائیں تو مرض کا نام و نشان تک نہ رہے گا۔

اس سلسلے میں ہم کچھ زیادہ عرض نہیں کرنا چاہتے صرف اسی قدر بیان کر دینا چاہتے ہیں کہ یہ عمل و علاج بلاشک و شبہ سرطان جیسے مہلک عارضے کے لیئے کامیاب و بے خطا علاج ہے جسے عمل و تجربے کے ترازو پر تول کر ایک موثر علاج کے طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اس عمل و علاج کا تجربہ و امتحان ہم اپنے علاوہ اپنے قارئین کرام اور ارباب علم و فن پر چھوڑ رہے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ اگر مخفی علوم کے حقائق کو عملی طور پر تجربہ میں لانا چاہتے ہیں اور اس فن کی حقیقتوں کا بچشم خود مشاہدہ چاہتے ہیں تو اس کے لیئے وہ میدانِ عمل میں اتریں اور کینسر جیسے لاعلاج مرض کا مقابلہ کرنے کے لیئے اسی آسان ترین اور مفت میں ہاتھ لگنے والی جڑی کے ذریعے کر کے دیکھیں۔

ہمیں یقین ہے کہ کینسر جیسے مہلک مرض کا علاج، وہ علاج جسے شافی علاج قرار دیا جا سکے، اگر کوئی ہے تو وہ متذکرۃ الصدر علاج ہی ہے۔ ارباب علم و فن کے علاوہ ہم اطبائے کرام اور حکمائے ذوی الاحترام کی خدمت میں بھی یہ اپیل

کریں گے کہ وہ سرطان جیسے عارضہ کے علاج کے لیئے جن عناصر و ادویات کو عمل و تجربہ میں لا رہے ہیں ان میں متذکرۃ الصدر سوسَن نامی جڑی کو بھی شامل کر لیا جائے۔ اسی جڑی کا امتحان کر کے اس کے خواص و فوائد معلوم کیئے جائیں اور اور اس سے اپنے تجویز کردہ طریقہ کے مطابق سرطانی مریضوں کا علاج معالجہ کر کے نتائج حاصل کریں۔

ہمیں خدائے ذوالجلال کی شانِ کریمی پر مکمل بھروسہ ہے کہ یہ جڑی جو اپنے اندر بے پناہ کراماتی خواص رکھتی ہے اس مرض کے علاج کے لیئے اکسیر تر اور مکمل علاج کے شفا بخش اثرات کی حامل ثابت ہو گی۔ اس قدر تفصیل کے بیان کرنے سے مراد یہ ہے کہ ہر موسم میں ہر جگہ پر با افراط پائی جانے والی یہ جڑی جو بے ضرر اور مفت میں ملنے والا خداوندی عطیہ ہے کیوں نہ اس سے استفادہ کیا جائے۔ یاد رہے کہ میرے سمیت میرے ادارہ ہم روحانیات کے ذمہ دار افراد نے اس جڑی کی بدولت سینکڑوں سرطانی مریضوں کا شفا بخش علاج کیا یہی وجہ ہے کہ ہم نے اس علاج کی طرف اس قدر توجہ مبذول کرائی ہے۔

بیاض حمورابی کے علاوہ قصائد افلاطون اور مجمع الاعمال جیسی مستند ترین کتابوں میں بھی سرطان کے علاج کے لیئے سوسَن نامی بوٹی کا جڑی تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ افلاطون اپنے قصائد میں تحریر کرتا ہے کہ گلگیمش جس کے پاس اس کے کلیسا میں رات کی تاریکیوں میں خود ربِ شفا آ کر اسے امراض سے نجات کے طریقے اور ادویاتی معالجات سے نوازتا تھا، بیان کرتا ہے کہ میں نے خداوند سے ایک دفعہ بعجز و انکساری عرض کیا کہ اے ارض و سما اور مرض و صحت کے پیدا کرنے والے خداوند! کیا تیری طرف سے پیدا کردہ مرض سرطان کا بھی کوئی علاج ہے۔ خدا کی طرف سے جواب ملا اے گلگیمش ہم کسی کو بھی سرطان سے سزا نہیں دیتے۔ ہاں جو لوگ سرکشی میں ہمیں یکسر فراموش کر دیتے ہیں، ہم انہیں ان کی دنیاوی زندگی میں سرطان کے ذریعے سزا دیتے ہیں۔ چونکہ سرطان میرے قہر و غضب کی ایک شکل ہے اس لیئے ہم دنیاوی زندگی میں سرطان کے ذریعے سزا یافتہ مجرموں کا کوئی علاج بیان نہیں کرنا چاہتے۔

قصائد افلاطون کے مطابق خداوند کی طرف سے یہ جواب سن کر گلگیمش

کے جسم میں کپکپی طاری ہو گئی اور وہ رعب و جلالِ خداوندی کی تاب نہ لاتے ہوئے منہ کے بل زمین پر گر پڑا۔ فریاد و واویلا کرنے لگا کہ اے خداوندا! تو قاہر و جابر ہونے کے ساتھ ساتھ رحیم و کریم بھی تو ہے۔ اپنے بندوں پر مہربانی فرما۔ اگر تو اپنی مخلوق پر رحم نہیں کرے گا تو پھر تیری یہ مخلوق خود ایک دوسرے کا گلا کاٹ دے گی۔ تیرے غضب کی بیماریاں ہر کس و ناکس کو چاٹ کھا جائیں گی۔ تیرے معبود و خداوند ہونے کے بہت کم لوگ قائل ہو جائیں گے۔ اکثریت تو تیری منکر ہو جائے گی اور یہ منکر اپنے طور پر نہیں بلکہ ابلیس لعین کے بہکاوے کی وجہ سے تیرے خداوند ہونے کا انکار کرتے ہوئے گے۔ اے خداوند! کیا تو اپنے بندوں کو مایوس کر دے گا کہ وہ اپنی تکلیفوں میں تجھے پکارنے کی بجائے تیرے دشمنوں کو پکارے، معاف کر دے، اے ربِ یسوع و ہارون اس گلہ بان کے صدقہ میں جو جبلِ طور پر تجھ سے ہمکلام ہوتا تھا گلگمیش جب یہاں تک فریاد کرتا ہوا پہنچا تو خداوند نے اپنے جلالِ خداوندی کے ساتھ فرمایا۔ اے گلگمیش! اٹھ اور میرے ساتھ چل۔ خداوند تجھے سرطان سے شفاء کا علاج تعلیم کرنا چاہتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی خداوند، گلگمیش کو دریائے دجلہ و فرات کے کنارہ پر لے گیا اور گلگمیش سے مخاطب ہو کر کہا کہ ہماری طرف دیکھ۔ یہ کہہ کر خداوند نے اپنا ہاتھ بڑھا کر چلو میں پانی لیا اور اسے واپس دریا میں پھینک دیا اور فرمایا۔ اے گلگمیش! ہم نے اپنی رحمت سے پانیوں میں اپنے ہاتھ کے قطروں سے سوسن کو پیدا کیا ہے جو ان پانیوں کے جاری رہنے تک پیدا ہوتی رہے گی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سرطان جیسے میرے غضب سے پیدا ہونے والے عارضہ کے لیے آبِ حیات کا کام دیتی رہے گی۔

راقم الحروف عرض کرنا چاہتا ہے کہ بائبل مقدس کے مکاشفات کے باب کی آیات میں لکھا گیا ہے کہ سرطان خداوند کے غضب کا نام ہے اور اس کا علاج سمندروں اور دریاؤں کے پانی میں اگنے والی سوسن جڑی ہے۔ یہی وہ جڑی ہے جس سے خداوند کے حواری سرطان کا شفا بخش علاج کر کے مردوں کو نئی زندگی عطا کرتے رہے ہیں اور آج تک خداوند یسوع کا مردوں کو زندہ

کر دینے کا عمل مشہور ہے۔ بائبل مقدس کے علاوہ قرآنِ مجید فرقانِ حمید سے بھی حضرت عیسیٰؑ کا مردوں کو زندہ کرنا (یعنی سرطان کا علاج کر کے لاعلاج مریضوں کو شفا یاب کر دینا) ثابت ہے۔

یہ سلسلہ اگرچہ کافی تفصیل چاہتا ہے تاہم، مختصر تفصیل عرض کر چکے ہیں۔ سند جدید کے طور پر بھی عرض کر دینا چاہتے ہیں کہ قرنِ ثانی کے مشاہیر اطباء و حکماء نے بھی مرضِ سرطان کا وجود تسلیم کیا ہے اور اس کے لیے اپنے اپنے طور پر مختلف قسم کے معالجات کو عمل و تجربہ میں لا کر علاج السرطان کے نام سے بیان کیا ہے۔ چنانچہ حکیم جالینوس وہ پہلا طبیب ہے جس نے سرطان جیسے عارضہ کے پیدا ہونے / پھیلنے / سرطان کے علاج اور سرطان کے اقسام پر ضخیم رسائل تحریر کیے ہیں۔

کتاب برائے علاج الخبائث جسے علامہ جمشید سرسوی کی تصنیف مانا جاتا ہے در حقیقت افاداتِ جالینوس کا ہی دوسرا نام ہے۔ ایک ایسی تصنیف ہے جس میں خنازیر، اورام حارہ، باردہ، طاعون/ آتشک اور سرطان جیسے امراض کے علاج کو تحریر کیا گیا ہے۔ کتاب برائے علاج الخبائث میں جن معالجات کو جالینوس کے معالجات کے طور پر نقل کر کے تحریر کیا گیا ہے۔ ان میں سرطان کے عنوان سے جو باب قائم کیا گیا ہے اس میں تجویز کردہ معالجات کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس دور میں بھی دیگر امراض و عوارضات کے ساتھ سرطان کا عارضہ موجود تھا اور اس عارضہ کا علاج بھی موجود تھا۔

چنانچہ متذکرۃ الصدر باب میں سرطان کے علاج کے سلسلہ کے ایک دو نہیں سینکڑوں مجرب المجرب نسخہ جات درج کیے گئے ہیں۔ ان تمام نسخہ جات کو لکھنے کے بعد حکیم جالینوس سے منسوب جو آخری نسخہ شفا بخش علاج کے طور پر تحریر کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں لکھا گیا ہے کہ حکیم قمر کے دن یعنی دو شنبہ کو جبکہ طالع برجِ سرطان ہو۔ طلوعِ آفتاب سے قبل اپنے مطب سے نکل کر آبادی سے دور ایک جھیل کے کنارے چلا جاتا اور وہاں سے ایک بیل دار چھتری کی شکل و صورت والی جڑی اکٹھی کر کے لے آتا۔ حکیم اس جڑی کو سایہ میں

رکھ کر خشک کرتا، خشک ہونے پر باریک پیس کر اس کے سفوف کو شیشہ میں محفوظ کر کے رکھ دیتا۔ یہ سفوف حکیم سرطان میں مبتلا مریضوں کو استعمال کراتا۔

مذکورہ بالا کتاب کے مطابق حکیم جالینوس کے بعد اس کے شاگردوں میں سے ہرماقوس نامی ایک شاگرد جو شہر بغداد کا باشندہ تھا اُس نے بڑی تگ و دو کے بعد یہ جان لیا کہ حکیم جالینوس جس بوٹی کے ذریعے سرطانی مریضوں کا علاج کرتا تھا اُس بوٹی کا نام سوسل تھا۔ صاحب کتاب کی تحقیقات کے مطابق سوسل یونانی لغت ہے جس کے معنی اُس پانی کے ہیں جو نئی زندگی عطا کرتا ہے عرفِ عام میں اس پانی کو آبِ حیات کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ گویا سوسل پانی کی ایک ایسی جڑی ہے جو پانی کے لطیف اجزاء سے پیدا ہوتی ہے اور اپنے لطیف اجزاء کے خواص کے اعتبار سے آبِ حیات کی تاثیر رکھتی ہے۔

یہ ہمارا خود ساختہ نظریہ نہیں ہے بلکہ اطبائے کرام کا بھی اس بات پر اتفاق ثابت ہے کہ جس طرح پتھر اپنی طبعی عمر پوری کرنے کے بعد اپنی حرارت کے سبب پھٹ کر ریزہ ریزہ ہوجاتا ہے اور قلب الحجر کو پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے بالکل اسی طرح پانی جب اپنے مقام پر ایک ربع صدی کا وقت گذار دیتا ہے تو پانی کی برقی قوت سے پانی کا ایک لاوا سوسل کے نام سے اس جڑی کو پیدا کر دیتا ہے۔ سوسل پانی سے پیدا شدہ جڑی ہے اور سرطان جو بدن میں موجود زہریلے پانی سے پیدا ہونے والا عارضہ ہے اس کا شفا بخش قدرتی علاج ہے۔

کیا سوسل سے سرطان کا ایک ہی طریقہ پر علاج ممکن ہے یا مختلف تراکیب سے بھی ترتیب کردہ طریقہ جات کو اختیار کیا جاسکتا ہے؟ اس کے متعلق ماہرین کا اس پر اتفاق ہے کہ سوسل بہرحال سرطان کا شافی علاج ہے۔ خواہ اُسے سفوف کے طور پر استعمال کرایا جائے یا اس کا آبِ مروق حاصل کر کے مریض کو پلایا جائے۔ کوئی بھی صورت اختیار کی جائے، فائدہ مند اور کارگر ثابت ہوتی ہے فرنِ ثالث کے

ماہرین کا کہنا ہے کہ سوسل حیاتاتی جڑی ہے جسے گوشت کے بدل کے طور پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ جزائر انڈیمان، برِاعظم ایشیا، لاطینی اور افریقی ممالک کے لوگ اس جڑی کو سبزی کے طور پر صدیوں سے استعمال کرتے چلے آرہے ہیں چنانچہ یہ ایک ریکارڈ ہے کہ ان ممالک کے عوام کی اکثریت سرطان کے عارضہ سے کلی طور پر محفوظ ہے۔ اس سے یہ واضح ہوجاتا ہے سرطان کے پھوٹنے سے قبل اس جڑی کا استعمال اس مرض کو روکنے کا سبب بنتا ہے۔

اسمائے شفاء

عمل نمبر ۱

ہالیوس بن قنیان اپنے رسائل میں تحریر کرتا ہے کہ ذیل کے اسمائے طلسمات کو جنہیں اسمائے شفاء کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے، تحریر کر کے دھو کر سحر زدہ کو پلا دیا جائے تو خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے وہ فی الفور شفایاب ہو جائے گا۔ اسمائے شفائیہ ہیں :-

هُوْهُوَاهُوَايَاهُوَايَا طُهُوَايَاطَاهُوَا

يَاطَطَاهُوَايَا طَاطَاه

رسائل ہالیوس کے مطابق متذکرۃ الصدر اسمائے شفاء سے سحر و جادو کے دفعیہ کے جو طریقے بیان کیئے گئے ہیں اگر ان کی تفصیل بیان کی جائے تو یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اس کے لیئے فیوض طلسمات کے اوراق ناکافی ثابت ہوں گے۔ بنا بریں اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے رسائل میں مندرج طریقہ جات میں سہل الحصول قسم کی تراکیب پر مشتمل چند ایک طریقہ جات کو تحریر کیا جاتا ہے تاکہ اسمائے شفاء کا اجمالی سا تذکرہ ہو جائے۔ چنانچہ سحر و جادو کے رد و ابطال کے لیئے اسمائے شفاء کے طریقہ جات میں سے ذیل کا طریقہ عمل بڑی تعریف کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جس کی مختصر سی تفصیل یہ ہے کہ عامل عروج ماہ میں اسمائے شفاء کو دو شنبہ یا جمعہ کے روز مشک و زعفران کی سیاہی سے تحریر کر کے مسحور کے بازو پر باندھ دے۔ بحکم خدائے تعالےٰ مسحور ہفتہ عشرہ کے دوران ہی سحر و جادو کے منحوس اثرات سے نجات پا جائیگا اور حیرت انگیز طور پر شفا یاب ہو جائے گا۔ سحر و جادو سے نجات کے

لیئے جو ایک تیسرا طریقہ بیان کیا گیا ہے اس کے مطابق اسمائے شفاء کو مسحور کے پہنے ہوئے پرانے کپڑے پر تحریر کیا جائے۔ اس کپڑے کو لپیٹ کر اس کا فتیلہ بنا لیا جائے اور مٹی کے نئے چراغ میں روغن کنجد ڈال کر اس فتیلہ کو اس چراغ میں رکھ کر بطور بتی کے جلایا جائے۔ مسحور شخص اس چراغ کے جلنے کے دوران اس ارادہ کے ساتھ کہ میرا سحر و جادو باطل ہو جائے، مسلسل مکمل یکسوئی اور اعتماد کے ساتھ روشن چراغ کے فتیلہ کی طرف دیکھتا رہے۔ سات دن تک اس عمل کو برابر جاری رکھا جائے تو اس عمل کے دوران ہی اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس پر سے سحر و جادو کا اثر جاتا رہے گا۔ اور وہ حیرت انگیز طور پر عمل کے سات دنوں کے اندر اندر ہی صحت کلی حاصل کر سکے گا۔

رسائل ہالیوس میں مندرجہ اسمائے شفاء سے کام لینے کا ایک چوتھا طریقہ اس طرح پر بیان کیا گیا ہے کہ عروج ماہ میں مشتری کی ساعت کے وقت یکشنبہ یا پنجشنبہ کو اسمائے شفاء کو زعفران سے کاغذ پر تحریر کرے اور ایک چھوٹی کوری بدہنی میں ڈال کر اوپر سے تھوڑی سی چینی یا شکر ڈال دیں۔ اس عمل کے بعد اس بدہنی کو زیر زمین دفن کر دیں اور دفن کرنے کے بعد اس کے اوپر آگ جلا دیں۔ یہ آگ مسلسل جلتی رہنی چاہیئے تاکہ برتن کو برابر حرارت پہنچتی رہے۔ رسائل ہالیوس کے مطابق جوں جوں حرارت زیر زمین دفن شدہ بدہنی کو پہنچتی رہے گی توں توں سحر زدہ کو آرام و سکون ملے گا۔ اس عمل کو متواتر تین روز تک بجا لانے سے مریض پوری طرح شفایاب ہو جائے گا۔ مریض کے شفایاب ہونے کے بعد بدہنی کو آگ میں سے نکال کر کسی دریا، نہر، ندی یا چشمہ کے پانی میں ڈال دیں۔ سحر و جادو کے ذریعے جلنے اور جھلس جانے والا بدن سرد ہو جائے گا۔ ہالیوس رقمطراز ہے، کہ اسمائے شفاء سے کام لینے کا یہ ایک ایسا طریقہ ہے کہ جس کے ذریعے سحر و جادو کے علاوہ عمومی قسم کے جسمانی امراض کا بھی علاج کیا جا سکتا ہے۔

اسمائے شفاء کے سلسلے کا پانچواں طریقہ اس طرح پر ہے۔ اگر کسی شخص پر ایسا سحر کیا گیا ہو جو سفلی اور شیطانی عمل ہونے کی وجہ سے انتہائی سخت

قسم کا خطرناک جادو نظر آتا ہو اور عمومی قسم کے عملیات سے اس کا ابطال ناممکن ہو کر رہ گیا ہو تو اس قسم کے شدید تر جادو کے باطل کرنے کا ایک کامیاب ترین طریقہ یہ ہے کہ ایسے مریض کو خدائے تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے اور ہندوؤں کے تہوار دیوالی کے دن کا انتظار کیا جائے۔ چنانچہ جب دیوالی کا دن آ جائے تو رات کے وقت دیوالی کے چراغوں میں سے وہ روئی حاصل کر لی جائے جو چراغوں کے جلنے کے بعد بچ رہتی ہے۔ اس روئی کو اکٹھا کر کے سنبھال رکھیں بغیر مردے کی کھوپری لے کر جو پیشتر ازیں مہیا کر لینی چاہیئے۔ دیوالی کے دوسرے روز طلوعِ آفتاب سے قبل اٹھ کر کسی محفوظ مکان میں چلے جائیں۔ کھوپری کو اس مکان کی چھت سے لٹکا دیں۔ اسمائے شِفاء کو بطور تعویذ لکھ کر مٹی کے چراغ میں رکھ کر جلائیں۔ اس طرح پر کہ اس کا دھواں کھوپری کو لگتا رہے۔ جب تعویذ جل جائے ازیں بعد عمل کو ختم کر دیا جائے۔ کھوپری کو اتار لیں اور اس پر لگے ہوئے کاجل کو بحفاظتِ تمام و کمال حاصل کر کے بحفاظت سنبھال رکھیں۔ یہ کاجل مسحور زدہ بطور سُرمہ صبح و شام آنکھوں میں لگاتا رہے۔ اس عمل کو ایک چلہ دکامل تک بجالائے یعنی روزانہ معمول کے مطابق سُرمہ لگاتا رہے تو خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے سخت سے سخت تر جادو بھی باطل ہو جائے گا۔

سحر و جادو کے منحوس اثرات سے نجات پانے کے لیئے اسمائے شِفاءؑ سے منسوب و متعلق علاج کا چھٹا طریقہ یہ ہے کہ اگر مسحور مرد ہے تو اسمائے شِفاءؑ کو پارۂ نان پر تحریر کر کے گیارہ روز تک حمارِ اہلی یعنی گھریلو گدھے کو کھلائے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے مسحور شِفا یاب ہو جائے گا۔ اگر مسحور عورت ہو تو اس صورت میں مادہ گدھے کو اسمائے شِفاءؑ روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر گیارہ روز تک کھلاتے رہنے سے مسحور عورت صحت یاب ہو جائیگی۔

ساتواں طریقہ یہ ہے کہ جب قمر زائد النور ہو اور زہرہ برُجِ شرف میں طالع ہو تو زہرہ کی ساعت میں تانبے کی لوح پر اسمائے شِفاءؑ کو اس طرح پر تحریر کریں کہ عمل کی عبارت کے کلمات لوح کے چاروں طرف چار سطروں میں برابر آ جائیں اور درمیان میں جگہ خالی رہے۔ اس خالی جگہ کو مسحور کے نام اور والدہ کے نام کے

اعداد نکال کر جفر کے طریقہ سے تکسیر کر کے ایک مربع نقش چال آتشی کا لکھیں اس نقش کو تختی کے درمیان خالی جگہ پر کندہ کر کے تختی کو سوہن سے صاف کریں اور اس عمل کے بعد اس تختی کو لوبان اور حرمل سے دھوپ دے کر مریض کے گلے میں پہنا دیں تو خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ مریض فی الفور شِفا یاب ہو جائے گا۔

اسمائے شِفاءؑ کا آٹھواں طریقہ عمل یوں ہے۔ اسمائے شِفاءؑ کو کچی اینٹ پر تحریر کر کے آگ میں دبا دیں اور جب وہ جل کر پختہ اور سُرخ ہو جائے تو اسے آتش آمدہ میں سے نکال کر کسی ویران کنوئیں میں ڈال دیں۔ سحر و جادو کا اثر جاتا رہے گا۔ یاد رہے کہ جس شخص کا جادو باطل کرنا ہو۔ اس کا اور اس کی والدہ کا نام اینٹ کے دوسری طرف لکھنا ضروری ہوتا ہے۔

نویں ترکیب کے مطابق اسمائے شِفاءؑ کو کسی حلال جانور کی ہڈی پر تحریر کر کے کسی کہنہ قسم کی پرانی قبر میں دبا دیا جائے تو چند ہی روز میں سحر زدہ رُوبصحت ہو جائے۔ اسمائے شِفاءؑ کے سلسلے کے آخری اور دسویں طریقہ کی ترکیب کے مطابق قمر ناقص النور میں ایک پہاڑی کوا پکڑ کر ذبح کریں اور اس کے خون سے اسمائے شِفاءؑ کو بھوج پتر پر لکھ کر سحر زدہ کی رہائش گاہ کے کسی حصہ میں دبا دیں۔ بفضلہ تعالیٰ سحر و جادو سے نجات مل جائے گی۔

معزز قارئینِ کرام! اسمائے شِفاءؑ نام کا مذکورہ بالا عمل ایک انتہائی مؤثر قسم کا کامیاب و بے خطا عمل ہے جو سحری و جادوائی اثرات کے باطل کر دینے کے حقائق کا حامل ایک ایسا سحر انگیز عمل ہے جو اپنی مثال آپ ہے رسائل ہاتوس کے علاوہ طلسماتی سلسلہ کی تصنیفات و تالیفات کا مطالعہ کیا جائے تو علمائے متقدمین و متاخرین کی طلسماتی سلسلہ کی عظیم ترین کتابوں میں اس عمل کا ذکر بڑی شرح و بسط کے ساتھ ملے گا۔ جمہور علمائے فن نے اس عمل کی تعریف و توصیف میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس سے اس کی افادیت و صداقت روزِ روشن کی طرح واضح اور عیاں ہو جاتی ہے۔

اسمائے شفاؑ کی تفصیل

کتبِ طلسمات میں اسمائے شفاؑ کو عمومی اور خصوصی دو قسم کی تراکیب کے ساتھ ترتیب دے کر بیان کیا گیا ہے۔ عمومی ترتیب پر مشتمل ترکیب کی عبارت کو ہم اوپر درج کر چکے ہیں۔ اسمائے شفاؑ کے سلسلے کی یہ سب سے مستند ترین عبارتِ عمل ہے۔ جس کی صحت پر علمائے متقدمین و متاخرین تک کا اتفاق ثابت ہے۔ یہاں تک کہ امام العاملین قاضی جرجان الیافوجی بحوالہ مصحفِ سلاآدوس رقمطراز ہیں کہ اسمائے شفاؑ کا عمل الہامی عمل ہے جو بطور موہبت و وحی کے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جلداتی، جاتور، گلگمیش، قلیات بن انوش، ایونیوتس اور سیاطوس ثانی جیسے جلیل القدر اور عظیم المرتبت علمائے فن نے اسمائے شفاؑ کو طلسماتی یا سحری عمل کی بجائے نغماتِ داؤدی کے نام سے موسوم کر کے اپنی اپنی تصنیفات و تالیفات میں بڑی تفصیل اور خصوصی تراکیب کے ساتھ بیان کیا ہے۔

چونکہ دامنِ فیوضِ طلسمات میں اس قدر وسعت نہیں ہے کہ اس سلسلے کی زیادہ تفصیل کو بیان کیا جائے اس لیئے ہم اربابِ علم و فن سے معذرت کرتے ہوئے اور اس سلسلے کی تفصیل کو چھوڑتے ہوئے عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اسمائے شفاؑ کی مذکورہ بالا عبارت ہی جسے عمومی عبارت کی ترکیب کا نام دیا جاتا ہے۔ ایک ایسی عملی ترکیب ہے جسے اکثریت کے نزدیک ایک مکمل عبارتِ عمل کے نام سے تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اسمائے شفاؑ کی دوسری ترکیب جو اس عمل کی خصوصی ترکیب کے نام سے مشہور ہے۔ اس عمل کی ایک ایسی ترکیب ہے جو عمل کے اسمائے مشکلات کی اضافی عبارت پر مشتمل ہے۔ اسمائے شفاؑ کی اس دوسری صورت کی خصوصی ترکیب کی عبارتِ عمل ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) اَیَا ھَوُیَا بِیلُ (۲) یَا ھَوَا اِیلُ
(۳) اَیَا ھَوَا اَیَا بِیلُ (۴) یَا ھَوَا طِیلُ
(۵) اَیَا ھَوَا اَیَا طَا بِیلُ (۶) یَا ھَوَا اَیَا طَطَا بِیلُ

(۷) اَیَا ھَوَا اَیَا طَاطِیلُ ○

محولہ بالا خصوصی عبارتِ عمل ہرمس الہرامسہ میں حکیم سلطاجوش جو ساتویں پشت میں امام ہرمس کے عملیاتی مرشد و استاد تسلیم کیئے جاتے ہیں اور جن کا سلسلہ نسب گلگمیش سے جا ملتا ہے، نسبی طور پر جالوطی قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ کالدو شریان کی یہ آتش پرست قوم کے نام سے مشہور ہوئی جس کا سردار ایک آتش پرست قوم پانچویں مصری فرعون سلاطاس نامی فرعون کے عہد میں عاد و ثمود کی قوم کے نام سے مشہور رہی جس کا ساحر و کاہن) صاحب ہرمس الہرامسہ یعنی امام سلاآدوس کی نانویں پشت سے ہو گزرا ہے۔ جس کی تیسری یعنی ساتویں پشت حکیم سلطاجوش کے قبیلہ سے جا ملتی ہے۔ یہ قبیلہ اپنے عہد کے آخری تاجدار امام ہرمس کے نام سے ہرمسی قبیلہ کے طور پر بھی کتبِ طلسمات میں ایک کاہنی قبیلہ کے طور پر مشہور و مقبول قبیلہ بیان کیا گیا ہے۔ سلطاجوش اسی قبیلہ کے امام ہرمس کا ساتویں پشت میں استاد تسلیم کیا جاتا ہے۔ حکیم سلطاجوش کیسی عظیم تاریخی شخصیت ہے، ہم مختصراً بیان کر چکے ہیں۔ یہ ذی وقار کاہن و ساحر اور فرمانروائے سرزمین فراعین علمائے فن کے نزدیک اسمائے شفاؑ کی مذکورہ بالا خصوصی ترکیب کا بانی سمجھا جاتا ہے بلکہ جو اسمائے شفاؑ کی خصوصی ترکیب کا موجد تسلیم کیا جاتا ہے اپنے مصحف میں اس عمل کی جس قدر تفصیل بیان کرتا ہے اس کے ضمن میں کم و بیش ایک سو ایک صفحات آتی ہیں۔ ظاہر ہے اس قدر تفصیل کو فیوضِ طلسمات جیسی مختصر سی کتاب میں ان کی مکمل تفصیل کے ساتھ ہرگز ہرگز بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اس وقت ہم صرف بطور نمونہ اسمائے شفاؑ کی خصوصی عبارت کا ایک عمل درج کر رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے صاحبانِ ذوق و شوق اس ترکیب کو ملاحظہ کر کے خود بخود جان سکیں گے کہ یہ ترکیب کس قدر واضح اور غیر مبہم ہے جسے اس کا شارح بڑی خوبصورتی کے ساتھ خوبصورت پیرائے میں بیان کرتا ہے۔

ذیلِ اس سلسلہ کے نمونہ کا ایک عمل قلب و ذہن کے ترازو پر تول کر پرکھیئے کہ حقائق میں کس قدر وزن، باطنی شواہدات میں کس قدر صداقت اور

خصوصی عمل کی اثر ترکیب کا عمل ہونے کے ناطے اپنی افادیت میں کس قدر حقانیت کا جامع ہے۔ ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ طلسماتی سلسلہ کی معروف و غیر معروف مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کسی بھی کتاب میں عملیاتی حقائق سے بہرہ ور ہونے کی مذکورہ ترکیب جیسی کوئی دوسری ترکیب موجود نہیں ہے جسے اس ترکیب کی طرح بطور نمونہ و مثال پیش کیا جا سکے۔ تو جناب ترکیب یہ ہے کہ جو کوئی بھی اسمائے شفاء کو مکلاتی ترکیب کی عبارت کے اضافی کلمات کے ساتھ پڑھ کر مسحور پر دم کرے اس کا سحر جاتا رہے۔

سلطاجوش کہتا ہے کہ اس نے اسمائے شفاء ایک سحر زدہ پر جو سحری اثرات کے سبب جناتی و شیطانی قوتوں کے طوق و سلاسل میں جکڑا ہوا تھا۔ دم کیا تو چشم زدن سے قبل تندرست ہو گیا۔ مسحور کے عزیزوں نے اسکی شفایابی پر میری خدمت میں دو سو بکریاں نذرانہ کے طور پر پیش کیں۔ سلطاجوش کہتا ہے کہ میرے پاس ایک مریض لایا گیا جس کا پیشاب سحر و جادو کی مدد سے بستہ کر دیا گیا تھا۔ اُس مریض پر تین دن اور تین راتیں گزر چکی تھیں۔ مریض خود اور اس کے متعلقہ لواحقین اس حد تک مایوس ہو چکے تھے کہ مریض کی شفایابی کا تصور ان کے نزدیک ایک خواب و خیال بن کر رہ گیا تھا۔ مایوسی اور ناکامی کی امیدوں کو سہارا بنا کر وہ لوگ اس مایوس العلاج مریض کو میرے آتش کدہ پر چھوڑ کر شاید واپسی پلٹ جاتے۔ سورج بھی اس وقت غروب ہونے کے قریب تھا اور قریب تھا کہ عُسرالبول کا وہ مریض سورج کے چھپتے ہی اپنی جان، جان آفرین کے سپرد کر دے، ایک نادیدہ قوت نے مجھے پکار کر کہا کہ سلطاجوش اُٹھ! اس سے پہلے کہ تیرے بیت الشفاء میں آنے والا مریض دم توڑ جائے اور دنیا تجھے ربّ الشفاء کی بجائے جالوطی کے لقب سے ملقب کر ڈالے، اپنے دائیں بازو کو دراز کر، اپنی شفاء دہندہ انگلیوں کو مریض کے دُکھ بھرے سر کے بالوں پر رکھ اور انہیں محبت کے ساتھ اس کے بالوں میں کنگھی بنا، شفقت و رحم کی نظر اس کی مایوس نظروں میں ڈال۔ زبان کی حلاوت میں شیرینیا کو اس کے آگے ڈھیر کر دے اور میرے ذکر کے کوثر سے دُھلی ہوئی آواز کو مدہم کر کے اسمائے شفاء کو پڑھ،

اس پر پھونک دے اور پھر بلند نیلے آسمان کی چھت کی طرف دیکھ، مجھ سے فریاد کر کہ میں فریادرس ہوں، تو علاج کر شفاء میں دُونگا۔

سلطاجوش بیان کرتا ہے کہ میں اپنی نشست گاہ عبادت سے اُٹھ کھڑا ہوا مریض کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھ کر اسے دلاسہ دیا۔ شفایابی کی نوید سنائی۔ اسمائے عمل کو پڑھ کر اس پر پھونکا اور اس کے ساتھ ہی خدائے بزرگ و برتر کے حضور اپنی جبین نیاز کو جھکا دیا اور پکار کر کہا کہ اے خدائے یکتا و واحد تو نظر تو نہیں آتا۔ البتہ تیرے رحم و کرم کی نظر سے یہ تیرا بندہ جو ربِ شفاء کے نام سے مشہور ہے کہیں جالوطی طبیب بن کر ہی نہ رہ جائے۔ اے مالکِ دوجہان! اس مریض کو شفاء دے تا کہ تیری یکتائی کا کلمہ سر بلند ہو اور مجھے سُرخروئی ملے۔ بلاشبہ تو قادر و مقتدر ہے۔ حکیم موصوف رقمطراز ہے کہ میری دُعا و مناجات کے کلمات ختم نہ ہونے پائے تھے اس مریض کا رُکا ہُوا پیشاب ایک چشمہ جاری کی طرح اُبل پڑا۔

راقم الحروف عرض کرنا چاہتا ہے کہ عُسرالبول کے علاج کے سلسلے میں متذکرۃ الصدر حکایت سے جو حقائق واضح ہوتے ہیں ان کے مطابق اسمائے شفاء کے عامل کے لیئے ضروری ہے کہ وہ مسلمان ہو یا عیسائی، پارسی ہو یا مجوسی اپنے اپنے عقائد کے مطابق اپنے ملجا و ماوی کا عبادت گزار ہو یعنی خدا پرست ہو، پاک باطن، نیک سیرت اور مضبوط قوتِ ارادی کا مالک ہو۔ مریضوں سے محبت بھری گفتگو کرنے پر قادر ہو۔ مایوسی کی بجائے حوصلہ مندی کے طریقہ کار بند ہو۔ علاج کرتے ہوئے شفایابی کا دعوٰی دار نہ بنے بلکہ شفاء کے لیئے ربِّ شفاء کو پکارے۔ عامل صرف اسی صورت میں ہی کامل ہو سکتا ہے جب وہ عامل ہونے کے ساتھ عبادت گذار بھی ہو۔ مذکورہ بالا شرائط پر کاربند ہو کر ہی ایک عامل عزت اور نام پیدا کر سکتا ہے۔ جب تک وہ عملیاتی قواعد و ضوابط کا پابند نہیں بنے گا۔ اس وقت تک ربِ شفاء اس کے ہاتھ میں شفاء و مسیحائی کی قوت نہیں دے گا۔ بنابریں عمل پیرا ہونے سے

دست بستہ گذارش ہے کہ عملیات پر

قبل عامل کے لیئے ضروری ہے کہ عملیاتی اصول وقواعد کا خود کو پابند بنائے۔ یاد رکھیں!

ع

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

علاج الجنیان والخبائث

عمل ۸

ینابیع الطلسمات نامی طلسماتی سلسلہ کی مشہورِ عالم کتاب میں قرنِ ثانی کے صفِ اول کے عامل و عالمِ طلسمات قاضی عماعد اسمائے شِفاء برائے علاج الجنیات والخبائث کے زیرِ عنوان طلسم متذکرۃ الصدر کو قلمبند کرتے ہوئے اس کے ضمن میں مختلف تراکیب پر مشتمل جو اعمال بیان کرتے ہیں ان کی بنیاد پر اسمائے شِفاء کا عمل ایک مجمع الاعمال قسم کا عمل ہے جو آسیب و جنات اور خبائث و شیاطین سے چھٹکارا پانے کے کراماتی اثرات کا حامل ہے۔ قاضی موصوف کی تحقیقات کے مطابق جناتی و آسیبی قوتوں سے نجات دلانے کے حقائق کا جامع یہ عمل طلسماتی اعمال میں اپنے فوائد و نتائج کے اعتبار سے اعظم ترین عمل کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ عمل کی عبارت ملاحظہ کیجیے گا:-

طَوْهَوْيَا اَطَوْيَاهَا هَايَوْهَطَا اَهَوْطَايَاطَوْهَا
هَوْاَا اَطَوْيَاهَوْطَايَاهَوْطَوْهَيَا طَيَوْهَيَاطَيَا
هَاطَوْهَيَا طَوْهَيَوْطَا طَيَاهَا هَطَوْطَا طَيْرَهَا
طَيَوْهَا هَيَوْطَاه

ینابیع الطلسمات میں مذکورہ بالا عمل سے کام لینے کے جو مختلف طریقے تحریر کیئے گئے ہیں ان میں سے چند ایک سہل الحصول قسم کی ترکیب کے اعمال ذیل میں نذرِ قارئینِ فیوضِ طلسمات کیئے جاتے ہیں۔ امید واثق اور یقین کامل ہے کہ جناتی و آسیبی اثرات کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے مریض اور دکھی لوگ ان اعمال سے اپنی بیماریوں اور پریشانیوں کا مداوا کر سکیں گے۔ عاملین حضرات کے لیئے یہ عمل جامع الاعمال ہونے کے اعتبار سے کافی و شافی ثابت ہوگا اور احباب اس عمل کو حاصل کرنے کے بعد دوسرے اعمال سے

یقینی طور پر بے نیاز ہو جائیں گے۔

ینابیع الطلسمات میں اس عمل کو جس تفصیل کے ساتھ تحریر کر کے بیان کیا گیا ہے۔ اس تفصیل کو بیان کیا جاتا ہے۔ صاحبِ ینابیع الطلسمات رقمطراز ہے کہ اسمائے عمل کو عطارد کی ساعت میں سیسہ کی لوح پر کندہ کر کے مریض کے گلے میں لٹکا دے تو بحکمِ خدا وہ مریض جناتی و آسیبی خلل سے نجات پا جائے گا۔

قاضی صاعد بیان فرماتے ہیں کہ دمشق میں ایک بدوی قبیلہ کے ہاں مقیم تھا۔ ان کے یہاں شب بسری کے لیئے مجھے جس کمرہ میں لے جایا گیا اسکے متعلق مجھے آگاہ کیا گیا کہ قاضی صاحب ہمارے گھر کے اس کمرہ میں رات کے وقت جنات کا ظہور ہوتا ہے اور جنات پریشان کُن خوفناک قسم کی حرکات کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے کوئی شخص یہاں نہیں ٹھہر سکتا۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آپ ہمارے ہاں تشریف لائے ہیں۔ خدائے رحیم و کریم آپ کی وجہ سے ہمارے گھر میں برکت نازل فرمائے اور جناتی اور آسیبی تسلط سے چھٹکارا مل جائے تو ہم تا زیست آپ کے ممنون و مشکور ہوں گے۔

قاضی صاعد فرماتے ہیں کہ میں خدا کا نام لے کر اس کمرے میں زمین پر بچھونا بچھا کر لیٹ گیا۔ رات کا ایک پہر گذرا ہوگا کہ میں نے یہ عجیب و غریب بات دیکھی کہ بیسیوں سیاہ فام حبشیوں پر مشتمل خوفناک صورتوں والی ایک عجیب و غریب مخلوق ہاتھوں میں ننگی تلواریں بلند کیئے میرے اس کمرہ میں نمودار ہوئی۔ جن میں سے ہر حبشی نما شخص کی آنکھوں سے آگ کے انگارے نکل رہے تھے۔ یہ خوفناک لوگ تیزی کے ساتھ میری طرف بڑھے اور ان کی حرکات و سکنات سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ مجھے اپنی تلواروں سے قتل کر کے رکھ دیں گے۔ اور ان کی آنکھوں کے شرارے مجھے جلا کر بھسم کر دیں گے۔ انکی آوازیں انتہائی کرخت، منحوس اور دل ہلا دینے والی تھیں۔ قریب تھا کہ وہ لوگ مجھ پر حملہ آور ہو جاتے، میں اُٹھ کھڑا ہوا اسمائے متذکرۃ الصدر کو پڑھنے لگا جس سے فی الفور پہلے تو میرا خوف جاتا رہا اس کے بعد وہ تمام حبشی نما انسان ایک ایک کر کے ایک دوسرے کے ہاتھوں تہہ تیغ ہو کر گرنے لگے۔ یہاں تک کہ

اُن میں سے ایک کریہہ الشکل شخص باقی رہ گیا جو یہ کہہ کر "قاضی صاعد تیرے عمل کے اسماء نے میرے قبیلہ کے افراد کو موت کے گھاٹ اتار کر رکھ دیا ہے۔ قسم بخدا! اگر تو اس عمل کا وِرد نہ کرتا تو ہم تیری بوٹی بوٹی کر کے رکھ دیتے۔ اے قاضی! یہ عمل ہم جیسے خبیث و اشرار جنات و شیاطین سے محفوظ رہنے کے لیئے ایک کارگر ہتھیار ہے۔ جس کا ذکر حضرت پیغمبر سلیمان ابن داؤد علیہما السلام کے مصحف میں کیا گیا ہے۔ یہ وہ نافع عمل ہے کہ جو شخص بغیر کسی عمل اور وظیفہ کے اس کو رات کے وقت پڑھ کر سو جائے اور ایسی جگہ پڑھ کر سو جائے جہاں ہمارے قبائل بود و باش رکھتے ہوں تو وہ شخص صبح تک ہمارے شر و نقصان سے امن میں رہے گا اور اگر ان اسماء کو صبح پڑھ لیا جائے تو ان کا ذاکر شام تک مامون رہے گا۔

قاضی صاعد موصوف رقمطراز ہیں کہ ان الفاظ کے ادا کرنے کے بعد وہ بد شکل خوفناک جن بھی چیخ مار کر گر پڑا اور اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی جس سے وہ جل کر خاک ہو گیا۔ "قاضی صاعد تحریر کرتا ہے کہ آسیب زدہ مکان میں ان اسماء کو تلاوت کر کے پھونکنا یا پانی پہ پڑھ کر وہاں چھڑکنا آسیبی تسلط سے نجات کا سبب بنتا ہے۔ "قاضی صاحب اس حکایت کو بیان کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد میرے پاس جہاں سے بھی یہ خبر آئی کہ فلاں مقام پر جنات کا بسیرا ہے تو میں اپنے معمول کے مطابق اسمائے عمل کو تحریر کر کے وہاں لٹکانے کے لیئے تجویز کرتا، پانی پر پڑھ کر وہاں چھڑکاؤ کرواتا تو وہاں کے جنات و شیاطین اس جگہ کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لیئے چلے جاتے۔

قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ اسمائے مذکورہ بالا سے کام لینے کا یہ میرا ذاتی عمل و تجربہ ہے۔ جبکہ ان اسمائے سے آسیبی و جناتی خلل سے نجات پانے کے دو ایک طریقہ جات ہیں جو علمائے فن کے یہاں مروج و معمول ہیں۔ "قاضی صاعد اس سلسلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اگر آسیب و جنات کسی شخص پر مسلط ہوں اور آسیب زدہ کے لواحقین ہر قسم کے علاج معالجہ کرانے

کے بعد عاجز آچکے ہوں کہ انہیں نجات کا کوئی راستہ نظر نہ آتا ہو تو ایسے لاعلاج آسیب زدہ کے علاج کا ایک طریق عمل یہ ہے کہ شرف مشتری یا نیک طالع دیکھ کر خچر جانور کے بول پر اسمائے متذکرۃ الصدر کو ایک سو ایک (۱۰۱) بار پڑھ کر پھونکا جائے پھر اس بول کو کسی شیشے کے ظرف میں ڈال کر برتن کو مریض کے رُو برُو رکھ کر اسے حکم دیا جائے کہ وہ اس بول میں اپنے عکس پر نظر جمائے اور مسلسل دیکھتا جائے۔ عمل کی قوتِ تاثیر سے خچر کا بول چند ہی لمحوں بعد اس طرح گرم ہو کر کھول اُٹھے گا کہ جیسے اس برتن کو کسی آتشدان پر رکھ کر اسے حرارت پہنچائی جا رہی ہے۔

بول کے گرم ہونے کے ساتھ ساتھ مریض پر مسلط اس کا ایذا دہندہ اس کے جسم پر آ حاضر ہوگا۔ عمل کے شروع میں پُرسکون اور صاحبِ عقل و خرد انسان دیکھتے ہی دیکھتے بے سکون اور فاترالعقل بن جائے گا۔ اور وہ اپنے جسم پر حاضر ہونے والے آسیب و جن کے سبب جناتی تسلط کے زیرِ اثر عامل سے مخاطب ہو کر گفتگو شروع کر دے گا کہ اسے سخت قسم کی تکلیف سے دوچار کر کے کیوں بلایا گیا ہے۔ فاضی صاعد فرماتے ہیں کہ یہ عمل جس کا تعلق حاضریٔ آسیب سے ہے ایک نہایت ہی معتبر قسم کا مجرب عمل ہے جس کی مدد سے عامل اپنے مریض پر مسلط ہر قسم کے آسیب و جن کو لمحہ بھر میں حاضر کر سکتا ہے۔ عامل کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ حاضریٔ آسیب و جن کے وقت کسی قسم کا خوف و خطر دل میں لائے بغیر اس سے مریض کو تکلیف پہنچانے اور اس پر مسلط ہو جانے کا سبب دریافت کرے۔ اس عمل کی برکت و تاثیر سے سرکش سے سرکش قسم کا آسیب و جن بھی بلبلا اُٹھتا ہے اور عامل اس سے اس کی حاضری کے وقت جو کچھ بھی دریافت کرتا ہے وہ اس کے متعلق صحیح ترین معلومات فراہم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

عامل مریض پر مسلط آسیب و جن کی حاضری کے بعد اپنی صوابدید کے مطابق کسی قسم کی کارروائی سے قبل اس مریض کا حصار کرنے۔ حصار کے سلسلے میں عامل جس بھی عمل حصار سے کام لینا چاہے لے سکتا ہے۔ زیادہ مناسب

اور موزوں یہ ہوگا کہ حاضریٔ آسیب کے بعد عامل ذیل کے عملِ حصار کو گیارہ مرتبہ تلاوت کر کے فولادی چھری پر دم کرے اور حسبِ دستور مریض کا حصار کر کے چھری کو اس کے سامنے زمین میں گاڑ دے۔ اس عمل کے بعد عامل جو کچھ معلومات وغیرہ حاصل کرنا چاہے تسلی اور اطمینان کے ساتھ دریافت طلب امور کے متعلق آگاہی کر کے مریض پر حاضر ہونے والے آسیب و جن کو حکم دے کہ وہ اس مریض کا پیچھا چھوڑ کر چلا جائے۔ اگر آسیب و جن عامل کا حکم بجا لائے اور متعلقہ مریض کا پیچھا چھوڑ کر چلے جانے کا وعدہ کر لے تو عامل اسے حکم دے کہ جاتے ہوئے اس اُبلتے ہوئے بول کو پی جائے۔ آسیب و جن جاتے ہی حیرت انگیز طور پر شیشے کے ظرف میں عمل کی تاثیر سے کھولتا ہوا بول برتن سے ختم ہو جائے گا۔ اور عامل سمیت کوئی شخص بھی یہ معلوم نہ کر سکے گا کہ وہ بول جو پہلے برتن میں موجود تھا وہ کیسے اور کیونکر برتن سے غائب ہو گیا۔

فاضی صاعد لکھتا ہے کہ اس عمل کی مدد سے بول کے پینے کے بعد مریض کا جسم چھوڑ کر بھاگنے والا آسیب و جن زندگی بھر اس مریض کی طرف دوبارہ پلٹ کر نہیں آتا۔ عملِ حصار کی عبارت حسبِ ذیل ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ خَاوُدًا بِسْمِ اللّٰهِ مَرُوْدًا بِسْمِ اللّٰهِ
نَصُرًا حَسُرًا حَسِيْرًا يَفْتُوْنَ مِنْ جَمِيْعِ
الْمَكْرُوْهَاتِ وَالْآفَاتِ وَالْمُضَرَّاتِ حَوْلًا
حَيُوْلًا دَرُوْخًا دَرُوْمًا بِالسَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ
سَرْعَطًا سَرْهَقًا مَدُرُوْرًا فَرَجًا هَنِيْئًا
بَادَاهِيَا بَاهَيُوْبًا وَهَابًا بَدُوْحًا حَدُوْبًا
سَرِيْعًا مُطِيْعًا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ يَا كَرُوْكَرُوْهًا
دُوْخًا قَيُّوْمًا هَيُوْمًا دَوِيْرًا ٥

متذکرۃ الصدر حصار کے متعلق ینابیع الطلسمات میں مندرجہ تفصیل کے مطابق حصار سے کام لینے کا طریقہ کچھ اس طرح پر تحریر کیا گیا ہے کہ جب تک عامل اس عمل کی زکوٰۃ کو ادا نہیں کر دیتا اس وقت تک وہ اس عمل کے روحانی فیوض و

برکات سے متمتع نہیں ہو سکتا۔

بنابریں عاملین حضرات کے لیئے ضروری ہے کہ اس عمل سے کام لینا چاہیں تو سب سے پہلے شرائطِ عمل کے مطابق اس عمل کی تسخیر پر کاربند ہوں جسکے بجالانے کی ترکیب یہ ہے کہ جلالی وجمالی شرائط کی پابندیوں کے ساتھ عروجِ ماہ کی نوچندی جمعرات سے عمل کا آغاز کریں۔ عمل کے لیئے علیحدگی کے کسی پُرسکون مکان کی ضرورت ہے۔ عمل کے وقت خوشبویات وبخورات کا سُلگانا عمل کی ضروریات میں شامل کیا گیا ہے۔ عمل کی عزیمتِ بالا کو ایک ہزار (۱۰۰۰) بار اول و آخر درود پاک کے ساتھ چودہ (۱۴) روز تک پڑھ کر عمل کے چودہ روزہ چلّہ کو مکمل کر لیا جائے تو حصار کا مذکورہ بالا عمل تسخیر ہو جاتا ہے۔ عمل متذکرۃ الصدر کو قابو میں رکھنے کے لیئے روزانہ ایک مقررہ تعداد کے مطابق پڑھنا بھی عمل کا شرائط کے مطابق ضروری قرار دیا گیا ہے۔

"قاضی صاعد فرماتے ہیں کہ آسیب وجن کی حاضری بلانے اور آسیب زدہ کا علاج کرنے سے قبل آسیب وجن کی تشخیص کے عمل کا بجالانا عمل کی مبادیات میں سے ہے۔ تشخیصِ آسیب وجن کے سلسلے میں قاضی صاحب موصوف اپنا ایک مجرب ومعمول طریقہ عمل تحریر فرماتے ہیں جو تشخیصِ آسیب وجن کے سلسلے کا ایک حیرت انگیز نادرِ روزگار طریقہ عمل ہے۔ چنانچہ قاضی صاحب موصوف رقمطراز ہیں کہ اگر یہ معلوم کرنا مقصود ہو کہ مریض کے مرض کا سبب آسیبی وجناتی تسلط ہے تو اس کا ایک عجیب وغریب طریقہ عمل اس طرح پر ہے کہ مریض کو کسی پاک وپاکیزہ فرش پر رو بقبلہ کر کے کھڑا کر دیں اور خود مریض کے رُوبرو کھڑے ہو کر اسمائے متذکرۃ الصدر کو ایک سو ایک (۱۰۱) بار تلاوت کر کے مریض پر پھونکیں مریض پر آسیبی وجناتی تسلط ہوگا تو اس عمل کی قوت سے مریض خود بخود پاگل ودیوانہ مریض کی طرح قہقہہ مار کر ہنسے گا۔ ہنسنے کے ساتھ آہ وبکا کر کے روئے گا۔ ہنسنے اور رونے کے ساتھ ساتھ مریض کا قدرتی لہجہ تبدیل ہو کر آواز میں ترشی، درشتگی اور بھاری پن پیدا ہو جائے گا۔ سر سے پاؤں تک مریض کے جسم کے تمام بال نوکیلے کانٹوں کی طرح سیدھے کھڑے ہو جائیں گے مریض حیرت انگیز

طور پر پلک جھپکائے بغیر دیکھنا شروع کر دے گا۔ اس وقت اگر اس آسیب زدہ کمزور وناتواں شخص کو بیسیوں آدمی ایک ساتھ مل کر قابو میں رکھنا چاہیں گے تو وہ بے قابو رہے گا اور زبردست قسم کی حرکات کا مظاہرہ کرے گا۔

صاحب ینابیع الطلسمات کا قول ہے کہ جب مریض اس دگرگوں حالت کا شکار ہو جائے تو اس وقت عامل ایک آئینہ اس کے سامنے کر دے۔ مریض آئینہ میں اپنے چہرے پر نظر کرتے ہی ایک لمبی اور سرد آہ بھر کر زمین پر گر پڑے گا۔ اور لوٹ پوٹ ہونے لگے گا۔ اس وقت عامل کے لیئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ خود اپنا اور تمام حضارِ مجلس کا حصار کرے کیونکہ تشخیص کے اس عمل کے بعد زمین پر گر کر تڑپنے والا مریض اپنے جسم پر مسلط آسیبی وجناتی قوتوں کے زیرِ اثر حیرت انگیز طور پر اچانک اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور عامل کے غافل ہوتے ہی اس کے گلے پڑ جاتا ہے۔

ینابیع الطلسمات کے مطابق عامل کے لیئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ تشخیص کے عمل کے بعد جب پوری طرح یقین کر لے کہ اس کا زیرِ علاج مریض فی الواقع جناتی وآسیبی خلل کے زیرِ اثر ہے تب جا کر علاج کی طرف متوجہ ہو۔ تشخیص اور علاج کرتے وقت مریض کے علاج وتشخیص کے ساتھ ساتھ حفاظتِ خود اختیاری کے عمل سے غافل نہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ عامل مریض کے تشخیص وعلاج کے عجائباتی مشاہدات میں گم ہو کر غافل ہو جائے اور عامل کی اس بے احتیاطی سے فائدہ اٹھا کر مریض پر مسلط آسیب وجن عامل کا کام تمام کر ڈالے۔ چنانچہ اس سلسلے میں کامل احتیاط کی ضرورت ہے۔

آسیب وجن کے عامل کے لیئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ شریعتِ مطہرہ ومقدسہ کا پابند ہو۔ عباداتِ الٰہیہ کی بجا آوری کو اپنے لیئے لازمی قرار دینا موجب ضروری قرار دیا گیا ہے کہ کسی آسیب زدہ کا علاج کرنے سے قبل مقدور بھر صدقہ وخیرات کرنے کا عادی ہو۔ قاضی صاحب موصوف کے بیان کردہ تشخیص کا ایک آسان ترین دوسرا طریقہ عمل جو میرے معمولات ومجربات میں سے ہے اس طرح پر ہے کہ عبارتِ عمل کو تحریر کر کے مریض کو دیں کہ وہ اسے دانتوں میں رکھ کر چبائے اور چبا کر

نگل جائے۔ آسیبی و جناتی اثرات کے زیرِ اثر مریض پوری کوشش کے باوجود بھی اس کاغذ کے پارچہ کو نہ تو چبا ہی سکے گا۔ اور نہ ہی نگل سکے گا۔ یہ عجیب و غریب اور سہل الحصول ترکیب میری ذاتی طور پر اختیار کردہ اور اب تک سینکڑوں مریضوں پر آزمائی ہوئی مجرب المجرب ہے۔

ینابیع الطلسمات میں اسمائے متذکرۃ الصدر کے ضمن میں جو مختلف قسم کی تراکیب بیان کی گئی ہیں ان میں سے زیرِ نظر ترکیب مجھے بے حد پسند آئی ہے۔ لیجئے قارئینِ کرام! آپ بھی اس ترکیب سے استفادہ فرمایئے۔ تجربہ شرط ہے آپ بھی اس سہل الحصول ترکیب سے یقینی طور پر میری طرح مطمئن و مسرور ہوں گے کہ یہ ترکیب کس قدر پُر تاثیر اور دلچسپ ہے۔ جس مریض کی تشخیص کرنا ہو اُسے پاکیزہ جسم و لباس کے ساتھ صندل و کافور کے دھونے کے ساتھ دھوپ دے کر اپنے سامنے بٹھائیں۔ عبارتِ عمل کو پڑھ کر اس کے مُنہ، دونوں کانوں اور ناک کے نتھنوں میں پھونکیں۔ اس کے فوراً بعد مریض کو حکم دیں کہ وہ اٹھ کھڑا ہو آسیب زدہ ہونے کی صورت میں مریض اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا نہیں ہو سکے گا۔ اور اگر وہ اٹھ کھڑا ہو جائے گا تو دوبارہ بیٹھ نہیں سکے گا۔ مریض ایسا محسوس کرے گا کہ جیسے اس کے اعصاب و اعضاء ناکارہ ہو گئے ہیں اور اس کے جسم میں جان باقی نہیں رہی وہ محض ڈھانچہ ہے کہ جس کی رُوح فنا ہو کر محض جسم باقی رہ گیا ہے۔

تشخیص کے اس عمل کے بعد اسمائے عمل کو پانی پر پڑھ کر مریض کو وہ پانی پلائیں تو وہ اپنی اصلی حالت پر واپس آجائے گا۔ اس طرح تشخیص کے عمل میں جو ناطاقتی اس کے جسم میں پیدا ہوئی تھی وہ ختم ہو جائے گی اور پہلے کی طرح اُٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے اور ہر طرح کی حرکات و سکنات کرنے پر قادر ہو جائے گا۔ نہایت عجیب و غریب عمل ہے۔ جو عامل، مریض اور ہر شخص کو ایک مرتبہ ورطۂ حیرت میں ڈال دیتا ہے۔